گلستانِ توحید گلستانِ رسالت

بجواب

گلشنِ توحید و رسالت

مولوی اشرف سیالوی کی کتاب

گلشن توحید و رسالت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ



مؤلف

مولانا ابو ایوب قادری

ادارہ تحقیقات اہل سنت

مولوی اشرف سیالوی کی کتاب گلشن توحید رسالت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

گلستانِ توحید گلستانِ رسالت

بجواب

گلشن توحید رسالت

مناظر اہل سنت

مولانا ابو ایوب قادری

ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سنت

فہرست

مقدمہ

بریلویوں کی توحید دشمنی

مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی نجیب اللہ عمر صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ توحید کی تصدیق کے بغیر ایمان جس طرح معدوم ہوتا ہے ایسے ہی محبت رسول ﷺ کے بغیر دعویٰ اسلام کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ دعویٰ عشق رسالت ﷺ ہی کا اظہار تھا کہ علمائے دیوبند نے دین کے ہر میدان میں اول دستے کے طور پر کام کیا (یہ ایک الگ موضوع ہے)

دونوں چیزیں (۱) توحید خداوندی (۲) اور محبت رسول ﷺ ایمان کی بنیادیں ہیں بلکہ اصل ایمان ہیں۔ ان ہر دو میں سے کسی کا بھی انکار کفر اور زندقہ ہے۔ دعویٰ توحید عشق رسالت ﷺ کے بغیر سراسر کفر ہے اور دعویٰ عشق محمدی ﷺ توحید کے بغیر شرک محض ہے بالفاظ دیگر عشق رسالت سے صرف نظر کرنے والے لوگ یا خوارج کے پیروکار ہیں توحید کے اقرار اور تصدیق کے علاوہ عشق رسالت ﷺ کا دعویٰ سرتاپا کفر الحاد شرک اور دین ابو طالبی کا اتباع ہے۔ ہماری مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو خود کو ''رضا خانی بریلوی'' کہلواتے ہیں اور توحید سے ان کو ایسی چڑ اور الرجی ہوتی ہے کہ اس سے بغض و عداوت کا اظہار ان کے چہروں کے خد و خال سے بھی ہونے لگتا ہے۔ یہ لوگ توحید کا انکار کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے اور لفظ توحید کا مذاق اڑا کر اپنا شمار مشرکین کی فہرست میں کروانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً مشرکوں کی بد ادا سے

لفظ توحید کا ثبوت قرآن سے

قارئین اہلسنت والجماعت قرآن مجید کے آخری پارے کی سورۃ سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ احد) کون سے مسلمان کی نظروں سے اوجھل ہے مفسرین کرام نے اس سورت کے جہاں بہت سے مختلف ناموں کا ذکر کیا ہے ان میں سے ایک "سورۃ التوحید" بھی ہے گویا لفظ "احد" اور "واحد" سے صرف نظر خود لفظ "توحید" بھی قرآن کی ایک سورۃ مبارکہ کا نام ہے۔

مشہور مفسر اہل سنت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

واعلم ان كثرة الالقاب على مزيد الفضيلة والعرف يشهد لما ذكرنا فاحدها سورة التفريد و ثانيها سورة التجريد وثالثها سورة التوحيد. (تفسیر کبیر: ج ۱۱ص ۳۰۷)

اس جگہ علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ اخلاص کے ایک نام سورہ توحید کا بھی ذکر کیا ہے۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وسميت بها لما فيه من التوحيد. ولذا سميت ايضا بالاساس فان التوحيد اصل لسائر اصول الدين

(روح المعانی ج ۱۱ص ۳۰۷)

اس مقام پر علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ اخلاص کو سورہ توحید کے نام سے یاد فرمایا اور اسی طرح تفسیر منیر ص ۴۶۱ میں بھی اس کو سورۂ توحید کہا گیا۔

لفظ توحید کا ثبوت احادیث سے

(۱) ان عائشة قالت كان رسول الله ﷺ اذا ضحى اشترى كبشين قال فيذبح احدهما عن امته من اقر بالتوحيد الخ

(مسند امام احمد ص ۱۹۱۲ رقم الحدیث ۲۵۲۷۱)

ایک اور روایت میں "فیذبح احدهما عن امته ممن شهد بالتوحيد"

کے الفاظ ہیں۔ (مسند امام احمد ج ۱۸ ص ۸۱ رقم الحدیث ۶۲ ۲۵۷)

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کی قربانی کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے دو دنبے ذبح فرمائے اور فرمایا ان میں سے ایک توحید کا اقرار کرنے والوں کی طرف سے ہے۔

(۲) ان عمرو سال النبی ﷺ عن ذالك فقال اما ابوك فلو كان اقر بالتوحيد فصمت و تصدقت عنه نفع ذالك

(مجمع الزوائد ج ۴ ص ۱۹۵ و مسند احمد ج ۱۰ ص ۱۷۶)

عاص بن وائل (جو کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے والد تھے اور زمانہ جاہلیت میں فوت ہو چکے تھے) اور ہشام رضی اللہ عنہ (جو کہ عاص بن وائل کے بیٹے اور صحابی تھے) اپنے والد کی طرف سے اپنے حصہ کے پچاس بدنہ کا نحر کر دیا عمرو بن العاص نے نبی ﷺ سے اس بارے میں پوچھا کہ (کہ میں ان کی طرف سے قربانی کر سکتا ہوں یا نہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ توحید کا اقرار کرتا تھا تو اس کی طرف سے صدقہ کر لو اس کو فائدہ پہنچے گا۔

لفظ توحید کا استعمال اہل سنت کے ہاں

(۱) امام ترمذی رحمہ اللہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اور تابعین کی ایک جماعت سے آیت ربما یود الذین کفروا لو کانو مسلمین کی تفسیر نقل کرتے ہیں کہ:

قالوا اذا خرج اهل التوحيد من النار وادخلوا الجنة يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين (ترمذی ج ۲ ص ۹۳)

جب اہل توحید (یعنی مسلمان موحدین) کو جہنم سے نکالا جائے گا اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا تو کافر لوگ بار بار تمنا کریں گے کہ کیا خوب ہوتا اگر وہ مسلمان ہوتے۔ (بیان القرآن)

(۲) امام ترمذی رحمہ اللہ آگے فرماتے ہیں کہ:

ووجه هذا الحديث عن بعض اهل العلم ان اهل التوحيد سيدخلون الجنة۔ الخ

یعنی اہل علم نے اس حدیث کی توجیہ یہ بیان کی ہے کہ اہل توحید (یعنی موحد مسلمان) کوعنقریب جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

(۳) ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے جھوٹی قسم کھائی لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ اللہ نے اس کی مغفرت کر دی اس حدیث میں امام شعبہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ

من قبل التوحيد (مسند احمد ص۱۳۳ ۱۱من ابن زبیر)

(۴) علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ وهم يذكر الرحمن هم كافرون کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اى بالتوحيد

(۵) ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

انما جاء الانبياء لبيان التوحيد (شرح فقہ اکبر ص۱۱)

(۶) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

اعلم ان للتوحيد اربع مراتب (حجۃ اللہ البالغہ ج۱ ص۱۱۹)

احادیث اور علماء اہل سنت کے ان اقوال سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ لفظ ''توحید'' نبی کریم ﷺ کا استعمال شدہ لفظ ہے اور قرآن کی ایک مکمل سورۃ کا نام سورتوحید ہے اور توحید والے ہی جنت میں جائیں گے۔ ہم نے یہاں لفظ توحید اور عقیدہ توحید کی اہمیت کی وجہ سے چند ہی اقوال نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے ورنہ توحید کا تعلق اعتقاد سے ہے کتب اسلامیہ اس کے استعمال کے اثبات سے بھری پڑی ہیں۔

موحد وہ ہیں جو غیر اللہ کے آگے نہیں جھکتے
وہ پیشانی پہ داغ شرک لگوایا نہیں کرتے

تمام حوالوں کے بعد شاید کوئی کوڑھ مغز، عقل و خرد سے عاری اور جاہل مشرک ہی

اس لفظ کا انکار کر سکتا ہے ورنہ عقل مند کے لیے اتنے دلائل کی بھی ضرورت نہ تھی۔ کسی گاؤں : دیہات کے باسی لاعلم مسلمان سے بھی اس توحید کے اعتقاد کے بارے میں دریافت کیا جائے تو وہ بھی یقیناً اس کی اہمیت بیان کر دے گا۔

لیکن افسوس! صد افسوس کہ ہمارا جن لوگوں سے پالا پڑا ہے وہ اگر چہ خود کو اہل سنت کہلواتے ہیں مسلمان اور عاشق رسول ہونے کے دعوے دار ہیں لیکن توحید کا یکسر انکار کر دیتے ہیں اور اس کے خلاف ایسی موشگافیاں ان کی کتب میں پائی جاتی ہیں کہ الامان والحفظ۔

بریلویوں کی توحید دشمنی

بریلوی جماعت کے حکیم الامت مفتی احمد یار گجراتی کے صاحب زادے مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتا ہے کہ

> وہابیوں نے سات لفظ اپنی مرضی سے اپنے دین میں ایجاد کر لیے ہیں جن کا قرآن و حدیث میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ نہ آج تک کوئی ثبوت دے سکا (۱) لفظ توحید (۲) لفظ موحد۔ کتب تصوف میں وہابیوں نے ہی ان لفظوں کی ملاوٹ کی ہے۔ اولیاء اللہ خلاف قرآن و حدیث ایسے لفظ استعمال کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ (شرعی استفتاء ص ۱۳ نعیمی کتب خانہ لاہور)

قارئین اہل سنت! ہمارے مذکورہ حوالہ جات دیکھ کر خود ہی فیصلہ کر لیجیے کہ ان الفاظ کو ہم نے ایجاد کیا ہے یا خود مفسرین بلکہ مسند احمد کی روایت میں تو خود نبی کریم ﷺ سے بھی اس کا ثبوت ہے۔

علم و عمل کی یہ کوتاہی قلب و نظر کی یہ گمراہی
آج کا انسان توبہ کتنا ہے انجام سے غافل

یہی صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

> مقالات غوث اعظم میں لفظ توحید اور لفظ موحد کا استعمال کرنا بعد کی ملاوٹ

ہے بھلا غوث اعظم ایسے لفظ کیوں استعمال فرماتے جو اللہ و رسول کو پسند نہیں۔ (شرعی استفتاء ص ۲۴ نعیمی کتب خانہ لاہور)

اس کا تو ہم اثبات کر چکے ہیں لفظ توحید کس کی ایجاد ہے لیکن سوال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک لفظ کا استعمال فرما چکے ہیں لیکن آپ کو وہ پسند نہیں؟ سچ کہوں تو تمھیں رسول اللہ ﷺ سے عداوت ہے، دشمنی ہے، دعویٰ عشق صرف ظاہری نمود و نمائش کے لیے ہے تا کہ ناواقف اور دین سے نا آشنا مسلمانوں کا ایمان اور مال لوٹ کر ابلیسی مشن کی تکمیل کر سکو اور اپنے شکم کی آگ بجھا سکو۔ اللہ عقیدے کی بدبختی سے بچائے۔ آمین

حضرت کی ہرزہ بافی کچھ مند نہیں
کہنے کی ایک حد ہے بکنے کی حد نہیں

پیران پیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ پکے سنی تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشق تھے انھوں نے اس لفظ کا استعمال اس لیے کیا ہے کہ میرے اور ان کے آقا نبی کریم ﷺ نے اس کا استعمال کیا۔ حضرت جیلانی ؒ کو بدعتی بریلوی تو تھے نہیں کہ ان کو یہ لفظ ناپسند ہوتا اور بعد کی ایجاد معلوم ہوتا۔

صاحبزادہ اقتدار احمد گجراتی صاحب آگے لکھتے ہیں کہ

اللہ و رسول کو لفظ ایمان اور لفظ مومن...... وغیرہ..... پسند تھے نہ کہ توحید اور موحد۔ (حوالہ ایضاً ص ۲۴)

نصیر الدین گولڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ جب آدمی کے دل سے نور توحید کی نعمت سلب کر لی جاتی ہے...... صاحبزادہ صاحب اس پر تبصرہ و تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

اقول۔ یہ نور توحید کیا چیز ہے؟ اس کا ثبوت دو، جب لفظ توحید ہی ثابت نہیں تو نور توحید کہاں سے آ گیا؟

قارئین کرام غور فرمائیں توحید سے بغض و عداوت کس وافر مقدار میں موجود ہے اور شرکیہ جراثیم کا کتنا گہرا اثر ہے توحید کا نام سنتے ہی آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ کیا ان حضرات کے تعارف کے لیے مزید دلائل درکار ہیں؟ جو اس قدر اسلام دشمنی پر کمربستہ ہیں۔

بریلوی حضرات کے کئی القاب والے مولوی فیض احمد اویسی بریلوی لکھتے ہیں کہ:

توحیدی عقیدہ رسالت و ولایت سے دور کرنے کی ایک یہودیانہ سازش ہے۔ (فضل الوحید ص ۹)

استغفر اللہ والعیاذ باللہ ''توحیدی عقیدہ'' کو یہودیانہ سازش کہنا اور رسول اللہ ﷺ کے پسندیدہ جملے کی اس طرح توہین کرنا کیا یہ حرکت اسلام دشمنی کا کھلا ثبوت نہیں؟ کیا ایسے توحید دشمنوں کا اسلام میں کوئی حصہ ہے؟

ستم گر تجھ سے امید کرم ہو گی جنھیں ہو گی
ہمیں تو دیکھنا یہ ہے کہ تو ظالم کہاں تک ہے

مولوی فیض احمد اویسی بریلوی ''استعمال توحید کی بدعت'' کا عنوان بنا کر لکھتا ہے کہ

جو لوگ توحید پر زور لگا رہے ہیں، وہ خود کو بدعت کا دشمن بتاتے ہیں لیکن یہ (توحید کے استعمال کی) بدعت سے اتنی محبت کیوں کہ اسلام کی اصلی اصطلاح کے بجائے توحید نو پید (بدعت) کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے۔

(فضل التوحید ص ۲)

اگر قرآن و حدیث سے ادنیٰ تعلق بھی ہوتا تو اس لفظ کو بدعت کہنے کی جرات کبھی نہ کرتے لیکن افسوس کا مقام ہے بریلوی مذہب کے لیے کہ ان کو آج تک کوئی اہل فہم رہنما میسر ہی نہیں ہو سکا جو ان کی صحیح رہنمائی کرتا۔

باطل جو صداقت سے الجھتا ہے تو الجھے
ذرّوں سے یہ خورشید چھپا ہے نہ چھپے گا

مولوی نعیم الرحمٰن بریلوی لکھتے ہیں کہ:

لفظ توحید کی ایجاد ہی توہین نبوت کے لیے ہوتی ہے۔ (شرعی استفتاء ص ۱۳)

ہم نے ثابت کر دیا کہ اس لفظ کو نہ صرف قرآن نے استعمال کیا بلکہ نبی ﷺ کی زبان صحابہ کرام اور علمائے اہل سنت نے اپنی کتابوں میں اس لفظ کا ذکر کیا مولوی نعیم الرحمٰن صاحب کھل کران کے بارے میں کچھ تبصرہ کرنا پسند فرمائیں گے؟

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

قارئین اہل سنت و جماعت! یہ بات سمجھانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں کہ توحید کا کیا مطلب ہے اور اس کی کس قدر اہمیت ہے؟ کیونکہ یہ ایک ایسی اصطلاح ہے کہ جس کو سنتے ہی مسلمان کے دل و دماغ میں اس کا پورا تعارف ابھر کر سامنے آ جاتا ہے لیکن ہمارا واسطہ ایسے لوگوں سے پڑا ہے جو ضد ہٹ دھرمی اور جہالت میں مشرکین مکہ سے بھی گئے گزرے ہیں اس لیے ان دشمنان توحید کے سامنے توحید کا کچھ تعارف بھی کروادیتے ہیں۔

شاید کہ اترے جائے تیرے دل میں میری بات

سید میر شریف جرجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

توحید کا معنی اللہ قدوس کی ذات کو معبودیت میں ہر ایک چیز سے مقدس و مجرد ماننا ہے جو وہم و گمان میں آ سکتی ہو (یعنی تصورات و خیالات میں آنے والے کسی شیء، کسی فرد کسی ہستی کو بھی لائق عبادت نہ جانے صرف اللہ کو معبود برحق مانے) توحید تین چیزوں کا نام ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کے رب ہونے کے اعتبار سے۔ ثانیاً اس کی وحدانیت کا اقرار، ثالثاً اس سے ہر شریک

کی نفی کرنا۔ (التعریفات ص ۷۳، دارالکتب العلمیہ بیروت)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ:

التوحید اثبات الھیة المعبود و تقدیسہ و نفی الھیة ما سواہ

(الاتقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۳۱۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

پس توحید یہ ہے کہ معبود کی الوہیت اور ہر عیب سے اس کا پاک ہونا ثابت کیا جائے اور اس کے ماسوا سے الوہیت کی نفی کی جائے۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ بریلوی جس توحید کا انکار کر رہے ہیں وہ کس قدر اہم اور لازمی چیز ہے۔ بلکہ علامہ سیوطی ابن جریر رحمۃ اللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ قرآن تین چیزوں پر مشتمل ہے ان میں سے ایک ''توحید'' ہے اسی لیے سورہ اخلاص کو ثلث قرآن کہا جاتا ہے کہ وہ پوری کی پوری توحید پر مشتمل ہے۔

قال ابن جریر القرآن یشتمل علی ثلاثه اشیاء التوحید والاخبار والدیانات ولھذا کانت سورة الاخلاص ثلثه لانھا تشمل التوحید کله (الاتقان ج ۲ ص ۳۴۹ طبع بیروت)

آج بریلوی اس توحید کا انکار کر کے گویا ثلث قرآن کا انکار کر رہے ہیں اب ہمارے قارئین خود فیصلہ کر لیں کہ جو قرآن ہی کے منکر ہوں کیا وہ لوگ کبھی مسلمان ہو سکتے ہیں؟

توحید کا مطلب بریلوی کتب سے بھی ملاحظہ فرمالیں:

مفتی احمد یار سعید کاظمی لکھتے ہیں کہ:

کلمہ طیبہ کے پہلے جز میں توحید کا ذکر ہے، دوسرے میں توحید کی نوعیت کا ذکر۔ (رسائل نعیمیہ ص ۲۸۰)

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتا ہے کہ:

اس میں شک نہیں کہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ دعویٰ ہے اور محمد رسول اللہ اس کی

دلیل ہے اور اس دلیل کو دعوے سے اتنا قرب ہے کہ دونوں کے درمیان داد عاطفہ تک کی گنجائش نہیں۔ (ضرورت توحید، صفحہ آخر)

جب یہ بات معلوم ہو چکی کہ پورا کلمہ ہی توحید ہے تو پھر اس کا انکار اس کا مذاق اڑانا کس قدر ناروا اور غیر مناسب حرکت ہے اور اسلام دشمنی کی کسی کھلی نشانی ہے توحید سے عداوت کی کیسی واضح دلیل ہے۔

احباب کی یہ شان حریفانہ سلامت
دشمن کو بھی یوں زہر اگلتے نہیں دیکھا

اے مسلمانو! خدارا انصاف فرمائیے۔ اپنے ہوش و حواس کے دائرے میں رہتے ہوئے دل و دماغ کو حاضر کر کے خوف خدا اور حب مصطفیٰ ﷺ اور روز جزا کے حساب و کتاب اور جہنم کی ہولناکیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بتائیے کہ کیا توحید جو کہ قرآن کی ایک سورۃ کا نام ہے توحید جو کہ ثلث قرآن کا مضمون ہے توحید جو کہ جناب رسالت مآب ﷺ کا پسند فرمودہ جملہ ہے توحید جس کے ذکر سے اہل سنت کی کتابیں بھری پڑی ہیں اس عقیدے کو ''یہودیانہ سازش''، ''توہین نبوت''، ''بدعت''، ''وہابیوں کی ایجاد''، اللہ و رسول کا ناپسندیہ لفظ جیسے القابات سے نوازنا کیا کسی ادنیٰ مسلمان سے بھی اس کی توقع کی جاسکتی ہے؟ نہیں مسلمان تو بہت دور کسی مشرک سے بھی توحید کی توہین ان الفاظ سے آپ کو نہیں ملے گی۔

لیکن افسوس کہ نام نہاد مسلمان عشق رسالت کا دعویٰ کرنے والے دین کے یہ لٹیرے کس دیدہ دلیری سے اس عقیدے کی تردید کر رہے ہیں کیا اس سے بڑھ کر ظلم، زندقہ، الحاد کی مثال دنیا کے کسی بھی کافر، مشرک، شیطان سے مل سکتی ہے؟

انبیاء علیہم السلام ساری زندگی جس عقیدے کی ترویج کے لیے تکالیف و مصائب جھیلتے رہے اور خود خاتم النبیین ﷺ (فداہ امی و ابی) جس عقیدے کی ترویج و اشاعت کے لیے دن رات، سردی گرمی، میں کوشاں رہے اور جس عقیدے کے بغیر کوئی شخص مسلمان

کہلانے کا حق وار نہیں اس عقیدے کی یوں توہین کرنا بریلویت کو کس سمت دھکیلتا ہے؟

اے سنی مسلمانو! کیا توحید سے دشمنی آپ کے مذہب میں قابل قبول ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر اس سے عداوت و دشمنی کی بنا پر بریلوی رضاخانی اسلام کے دعوے میں سچے کیسے تسلیم کیے جا سکتے ہیں؟

آخر میں امت بریلوی کے دام فریب کے اسیر حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ اللہ کے لیے حق کو سمجھئے اور ہر بات میں اپنے بڑوں کی بات کو حرف آخر سمجھنے کے بجائے طلب حق اور اسلام پسندی کا مادہ پیدا کیجیے اور ان توحید دشمنوں کا اتباع اور پیروی اختیار کر کے خود کو جہنم کا ایندھن مت بنائے۔ اللہ مجھے اور آپ کو حق کا دلدادہ اور راہ توحید پر ''نور سنت'' کے ذریعے سے گامزن فرمائے۔ آمین

زیر نظر کتاب برادرم محترم مناظر اسلام حضرت مولانا ابو ایوب قادری صاحب حفظہ اللہ کی تحریر کردہ ہے جو کہ بریلوی مذہب کے پیشوا اشرف سلوی کے بے ہودہ و لایعنی اعتراضات اور افتراءات کا منہ توڑ جواب ہے اللہ اس کتاب کو اہل بدعت کی ہدایت کا ذریعہ بنائے اور حضرت قادری صاحب کے علم و عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

کیا اس امت میں شرک آ سکتا ہے

آج کل بریلوی حضرات نے ایک نیا مسئلہ اٹھایا ہے کہ یہ امت تو شرک کر ہی نہیں سکتی لیکن دیوبندی وغیرہ ہمیں مشرک کہتے ہیں۔ بریلوی حضرات احادیث پیش کرتے ہیں۔ بخاری باب الصلاۃ علی الشہید، کتاب المغازی تحت غزوہ احد، کتاب مسلم الحوض وغیرہا ئی اور جگہ بھی ہیں ان میں الفاظ ہیں:

ما اخاف علیکم ان تشرکوا الخ او کما قال

محدثین نے ان جیسی ان احادیث کے تحت لکھا ہے مثلاً علامہ عینی اس کے تحت لکھتے ہیں

معناه علی مجموعکم لان ذلك قد وقع من البعض والعیاذ بالله (عمدۃ القاری ج۸ ص ۳۲۷ باب الصلوٰۃ علی الشہید)

یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ تم ساری امت شرک میں مبتلا نہیں ہو گے کیونکہ بعض امت اس میں واقع ہوئی ہے۔

(۲) امام نوویؒ لکھتے ہیں:

لا ترتد جملة (نووی ج۲ ص ۲۵۰)

یعنی ساری امت مرتد نہ ہوگی یعنی ساری امت مشرک نہ ہوگی اگر بعض افراد ہو جائیں تو اس حدیث کے خلاف نہیں۔

(۳) علامہ طاہر پٹنی لکھتے ہیں

مراده جمیع امته والا فقد ارتد البعض بعده (مجمع بحار الانوار ج۳

ص ۲۱۴ مادہ شرک)

یعنی اس حدیث سے مرا تمام امت ہے کیونکہ آپ کے بعد بعض امت کے افراد مرتد ہوئے۔

(۴) حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں شرک کی بحث کرتے ہوئے:

''یہی مرض اکثر یہودیوں اور عیسائیوں اور مشرکوں کا تھا اور آج بھی امت محمدیہ کے بعض غالی منافق لوگوں کا ہے۔'' (حجۃ البالغہ ج ا ص ۱۸۳ عربی)

(۵) سید احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''جب تم اولیاء کرام سے تعاون چاہو تو اولیاء سے مدد نہ مانگو اور نہ ہی ان سے فریاد کرو اس لیے کہ یہ شرک ہے البتہ ان کی محبت کے طفیل اللہ تعالیٰ سے مانگو۔'' (البرہان المؤید ص ۱۴۴)

(۶) مولانا احمد الدین بگویؒ جن کو بریلویوں نے ''تذکرہ علماء اہل سنت والجماعت لاہور'' میں اپنے اکابر میں شمار کیا ہے وہ اپنی کتاب ''دلیل المشرکین'' کی وجہ تالیف میں لکھتے ہیں:

''حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ اس دور میں شرک اور اس کی مختلف اقسام عوام و خواص میں پھیلی ہوئی ہیں۔'' (تذکار بگویہ ج ا ص ۱۰۸)

آگے لکھتے ہیں:

شرک فی العلم: کوئی شخص یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کے سوا اس کی مخلوق میں سے کسی کو مطلق علم (عام اور ہر چیز کا علم) حاصل ہے اور حاضر و ناظر اور دور جگہ سے بھی علم رکھنے والا جانتا ہو اور اس اعتقاد کا اثر اس شخص کی باتوں سے بھی ظاہر ہو مثلاً اٹھتے بیٹھتے، نیند اور بیداری وغیرہ کی حالت میں اپنے مرشد اور شیخ کا نام پکارے بجائے اللہ تعالیٰ کا نام لینے کے۔ (تذکار بگویہ ج ا ص ۱۱۴)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

شرک فی الاستعانۃ: مردوں سے استعانت اور حاجتیں طلب کرنے اور ان کی توجہ مبذول کرنے میں شرک کا ارتکاب کرنا شرک کی قبیح ترین صورت ہے حالانکہ عبادت اور استعانت تو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ (تذکار بگویہ ج ا ص ۱۱۵)

(۷) پیر صاحب لکھتے ہیں کہ:

"اے صاحب مزار میرا فلاں کام سرانجام دو تو بتوں کے پجاریوں سے مشابہت پیدا ہو جائے گی جو نا جائز ہے۔" (اعلاء کلمۃ اللہ ص ٦٧)

(۸) ملت بریلویہ کے بانی فاضل بریلوی اس شخص کے متعلق لکھتے ہیں جو رکوع میں کسی خاص آدمی کی خوشامد کے لیے یا خاص تعلق کی وجہ سے رکوع کو لمبا کرنا، چاہے ایک بار تسبیح کی مقدار ہی کیوں نہ ہو۔

وہ لکھتے ہیں:

"ہمارے امام اعظمؒ نے فرمایا یخشی علیہ امر عظیم یعنی اس پر شرک کا اندیشہ ہے۔" (احکام شریعت حصہ دوم ص ۱۷۸)

(۹) علامہ سید یوسف سید ہاشم رفاعی لکھتے ہیں:

حضرت عمرؓ نے اس درخت (جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی) کو اس لیے کٹوایا تھا کہ شرک جو اس سے پہلے لوگوں کے دلوں میں جاگزیں یا ان کے قریب رہ چکا تھا راہ نہ پا سکے۔ (اسلامی عقائد مترجم ص ۱۶۴)

اس پر مندرجہ ذیل جید بریلویوں کی تقاریظ ہیں:

(۱) قائد بریلویت مولوی شاہ احمد نورانی صاحب

(۲) مولوی سید محمد احمد رضوی صاحب

(۳) مفتی عبدالقیوم ہزاروی مہتمم جامعہ نظامیہ لاہور

(۴) مولوی عبدالستار خان نیازی

نمبر۴ سے لے کر ۸ تک تمام صورتیں بریلویوں میں وقوع پذیر ہیں۔ اب بولیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ علماء دیوبند کی زیادتی ہے کہ وہ بریلوی حضرات کو مشرک کہتے ہیں ان میں سے کون دیوبندی ہے؟

امت میں اگر شرک آ ہی نہیں سکتا تو پھر ان اکابر نے مشرک کا فتویٰ تم پر کیوں لگایا؟

نمبر ۹، ۱۰ کو ملاحظہ فرمائیں۔ اگر امت میں شرک آ ہی نہیں سکتا تو سیدنا عمرؓ نے درخت کیوں کٹوایا اور امام اعظمؒ شرک کا اندیشہ کیوں محسوس فرما رہے تھے۔

(۱۱) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری میں باب الصلوٰۃ علی الشہید کی دوسری روایت میں ما اخاف علیکم ان تشرکوا الخ کی تشریح میں لکھتے ہیں:

ای علی مجموعکم لان ذلك قد وقع من البعض اعاذنا الله تعالیٰ (فتح الباری ج ۳ ص ۱۷۲ قدیمی)

یہ حکم ساری امت کے مجموعہ کے لیے ہے کیونکہ بعض افراد مشرک ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

(۱۲) علامہ عبدالحئی لکھنویؒ لکھتے ہیں:

انبیاء و اولیاء کو بروقت حاضر و ناظر جاننا اور اعتقاد رکھنا کہ ہر حال میں وہ ہماری ندا سنتے ہیں اگرچہ ندا دور سے بھی ہو شرک ہے کیونکہ یہ صفت اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔ (مجموعہ الفتاویٰ کتاب العقائد ص ۴۶، ایچ ایم سعید)

(۱۳) شیخ جیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: لان الاشتغال بغیر الله عزوجل شرك

(۱۴) اس کے ترجمہ میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے

زیرا کہ مشغول شدن بغیر خدا و طلب کردن آنرا شرک است

(شرح فتوح الغیب ص ۲۹۲ مقالہ نمبر ۵۲)

یعنی کہ غیر خدا کے ساتھ مشغول ہونا اور اس سے مانگنا شرک ہے۔

(۱۵) شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"پرستش یہ ہے کہ سجدہ کیا طواف کیا کسی کے نام کو تقرب کے طریقے سے ورد بنانا یا کسی کے نام پر جانور ذبح کیا۔ یا خود کو کسی کا بندہ کہا۔ جاہل مسلمانوں میں سے کوئی بھی ان کاموں سے کوئی کام قبر والوں کے لیے کرے گا تو اسی وقت کافر ہو جائے گا۔" (فتاویٰ عزیزی ج ا ص ۳۲)

دوسری جگہ شاہ صاحب لکھتے ہیں:

"نیک ارواح سے مدد چاہنے کے مسئلہ پر اس امت میں بہت زیادہ افراط سے کام لیا گیا ہے چنانچہ جاہل اور عوام یہ کرتے ہیں...... اور ان کو ہر عمل میں مستقل جانتے ہیں بلاشبہ یہ شرک جلی ہے۔" (فتاویٰ عزیزی ج ا ص ۱۲۱)

اگر اس امت میں شرک آ ہی نہیں سکتا تو شاہ صاحب نے یہ کیوں لکھا؟

(۱۶) شیخ شرف الدین یحییٰ منیری لکھتے ہیں:

نفع ونقصان کا غیر اللہ کی جانب سے جاننا شرک ہے۔

(۱۷) مجالس الابرار جس کی تصدیق و تائید خاتم المحدثین شاہ عبدالعزیزؒ نے فتاویٰ عزیزی میں کی ہے۔ اس میں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لعنت خدا کی یہودی اور نصاری پر جنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

آگے لکھتے ہیں:

لعنت کی بددعا فرمانے کا یہ سبب ہے کہ جہاں ان کے انبیاء دفن تھے وہ ان مقامات پر نماز پڑھا کرتے تھے یا اس لحاظ سے کہ ان کی قبروں کا سجدہ کرنا ان کی بڑائی کرنا کھلا ہوا شرک ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

بعض محققین نے کہا ہے کسی متبرک مقام میں جہاں صلحاء کی قبریں ہوں نماز

پڑھنا بھی اس ممانعت میں شامل ہے خصوصا ایسی حالت میں کہ جب ان صلحاء کی تعظیم کا یہ سبب بنے۔ اس لیے کہ اس میں بھی شرک خفی ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

یہ علت جس کی وجہ سے شارع نے قبروں کو مسجد بنانے سے منع فرمایا ہے اسی نے بہتروں کو شرک اکبر یا اس سے کچھ کم درجے کے شرک میں مبتلا کر دیا ہے کیونکہ مرد صالح کی قبر کا شرک دل جلد قبول کر لیتا ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

مسلمانوں کا علم دین کے موافق اس امر پر اتفاق ہے کہ قبروں کے پاس نماز ممنوع ہے کیونکہ فساد شرک اور بت پرستی سے مشابہت قبروں کے پاس نماز پڑھنے میں زیادہ ہے۔

پھر آگے ایک جگہ طلوع وغروب وزوال کے وقت عبادت سے منع پر قیاس کرتے ہوئے لکھتے ہیں؛

جب شارع نے صرف اس مشابہت (کیونکہ مشرکین طلوع وغروب کے وقت عبادت آفتاب کا خیال کرتے تھے) سے بچنے کے لیے اس عبادت سے منع کیا (جو اوقات طلوع وغروب میں کی جائے) حالانکہ یہ بات نمازی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوگی (کہ میں مشرکین کی مشابہت کر رہا ہوں) تو پھر اس ذریعہ کا کیا کہنا جس سے اکثر شرک تک نوبت جا پہنچتی ہے اور وہ یہ ہے کہ مردوں کو پکارتے ہیں اور ان سے حاجتیں مانگتے ہیں۔

(مجالس الابرار مجلس نمبر ۱۷)

دوسرے مقام پر شیخ احمد رومی قبر کی زیارت کی دو قسمیں بنا کر:

(۱) زیارت شرعی

(۲) زیارت بدعی

زیارت بدعی کے تحت لکھتے ہیں:

زیارت بدعی یہ ہے کہ قبروں کے پاس نماز پڑھنے، طواف کرنے اور بوسہ دینے اور چومنے اور قبروں پر منہ ملنے اور وہاں کی مٹی لینے اور اہل قبور کو پکارنے اور...... ان سے مدد اور رزق اور عافیت اور اولاد اور ادائے قرض کا سوال کرنے اور بختیوں کے دور ہونے اور لاچاروں کی امداد اور اس کے سوا دوسری ان حاجتوں کے لیے، جن کو بت پرست اپنے بتوں سے مانگتے تھے، قبروں کی زیارت کرنا۔ اس میں شک نہیں کہ اس زیارت بدعی شرعی کی اصل ان ہی بت پرستوں سے لی ہوئی ہے۔ (مجالس الابرا مجلس نمبر ۵۷)

(۱۸) مفتی اقتدار احمد نعیمی بریلوی لکھتے ہیں:

ان مندرجہ تمام احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کسی اور شئے کی قسم کہنا ممنوع ہے اور بفرمان نبوت غیر اللہ کی قسم بولنے والا کافر و مشرک ہو جاتا ہے۔ (العطایا الاحمدیہ ج ۳ ص ۳۹۳)

فاضل بریلوی نے غیر اللہ کی قسمیں کھائی ہیں۔

(۱۹) بریلوی جید عالم پروفیسر مسعود کے جد امجد لکھتے ہیں جس کو نقل پروفیسر صاحب نے خود ہی کیا ہے:

نہ بسوئے قبر سجدہ کند کہ موجب شرک و کفر است

(تذکرہ مظہر مسعود ص ۱۴۰)

اور قبروں کو سجدہ نہ کرے کیونکہ یہ موجب شرک اور کفر ہے۔

(۲۰) ڈاکٹر مسعود لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ اعراس میں بالعموم افعال مشرکیہ کا ارتکاب اس کثرت سے ہونے لگا کہ عرس کے نام سے بعض حضرات کو چڑ سی ہو گئی ہے۔

(فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ص ۵۳)

یہ سب صورتیں بریلویوں میں واقع ہیں تو اگر شرک آ ہی نہیں سکتا تو انھوں نے شرک کے فتوے کیوں دیے حالانکہ یہ سب تو دیوبندی نہیں ہیں۔

اب احادیث کے صحیح مطالب و مفاہم اور اسلاف امت کے فرامین سے معلوم ہو گیا کہ ساری امت محمد یہ شرک میں مبتلا نہیں ہوسکتی باقی رہی یہ بات کہ بعض افراد کا شرک کرنا وہ نہ صرف ممکن ہے بلکہ واقع ہوا ہے ہم علی العموم بریلویوں کو مشرک نہیں کہتے ان میں سے جو افراد وہ کام کرتے ہیں جس پر اسلاف نے شرک کا حکم دیا ہے ہم ان کو ضرور مشرک کہیں گے۔

اب رضا خانیوں کی مرضی ہے کہ وہ احادیث کا من گھڑت معنی لیں یا اسلام کی رو سے مان کر اپنے آپ کو بریلوی مسائل سے بچا کر شرک سے بچائیں۔ جتنے بریلوی علماء نے ان احادیث سے غلط معنی لے کر امت کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ بحمد للہ اس تحریر سے اپنے الفاظ کا بخوبی رد دیکھ لیں۔ چاہے وہ آصف جلالی ہوں، خان محمد قادری ہوں، عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری ہوں چاہے کوئی اور۔

کل میاں حجام جہاں مونڈتا تھا اوروں کے سر
آج اسی کوچہ میں خود اس کی حجامت ہو گئی

مفتی احمد یار خاں نعیمی لکھتے ہیں کہ

''نجات کا دارومدار صرف عقیدہ توحید پر نہیں۔'' (رسائل نعیمیہ ص ۲۵۸)

اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ (شیطان) وہ بڑا موحد ہے۔ (نور العرفان ص ۷۸۸)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

موحد ہونا کمال نہیں موحد تو ابلیس بھی ہے۔ (تفسیر نعیمی۔ جلد ۲ ص ۷۲)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

وہ (ابلیس) مشرک نہیں پکا موحد ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۸ ص ۳۹۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادران اہل السنۃ والجماعت۔

افسوس صد افسوس سیالوی صاحب اور ان کی برادری پر کہ جیسے اس وقت کے مشرکوں کو توحید راس نہ آئی، آج بھی ان کے متبعین ایسے موجود ہیں کہ توحید جیسی عظیم نعمت ان کو ایسے معلوم ہوتی ہے جیسے بیمار آدمی کو چینی۔

سیالوی صاحب نے اپنی عاقبت خراب کر کے توحید جیسے بنیادی عقیدہ کو داغدار کرنے کی سعی ناتمام کی ہے اور انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ فرزندان توحید زندہ موجود ہیں اور بعون اللہ و توفیقہ شرک و بدعت کی عمارت کو تباہ و برباد کرتے رہیں گے۔ اور اس عمارت میں رخنہ ڈالنا اور اس کی بنیادوں کو ہلانا ایمان و اسلام کی خدمت سمجھتے رہیں گے۔

سیالوی صاحب وہ بدنام زمانہ انسان ہیں جن کی نسبت بریلوی زعماء کا فیصلہ و فتویٰ تکفیر کا ہے۔ جیسا کہ آپ پیچھے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

جب سیالوی صاحب کی پوری زندگی پر تبصرہ اجمالی طور پر آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں تو آپ کو معلوم کر لینا چاہیے کہ ایسی شخصیت کا اعتبار ہی کیا ہے۔ سیالوی صاحب نے ایک تقریظ پیر کرم شاہ الازہری سے لی ہے۔

جو حسام الحرمین کا منکر ہے کیونکہ اس نے مولانا قاسم نانوتوی کو مسلمان لکھا ہے بلکہ پاکان امت میں شمار کیا ہے اور حسام الحرمین کے احکام سے جو متفق نہ ہو وہ تو بریلویوں کے نزدیک کافر ہوتا ہے اور جو کافر آدمی سے تقریظ لے اور اسے مسلمان سمجھے اور اپنا بزرگ و قائد سمجھے؟۔

تو حسام الحرمین کی تحریر کے مطابق من شک فی کفرہ فقد کفر کا طوق اس کے گلے میں بھی آگیا تو سیالوی صاحب کتاب لکھنے کا پہلا تحفہ قبول فرمائیے کہ آپ کافر ہو گئے۔

دوسری تقریظ محمد خان قادری سے لی ہے جو تفضیلی رافضی مشہور ہے اور اس کے خلاف لکھی گئی کتاب ضرب حیدری پر سیالوی صاحب کی بھی تقریظ ہے عجیب منافقت سیالوی صاحب نے کی جس کو شیعہ بنایا اسی سے اپنی کتاب میں تقریظ کہیں سیالوی صاحب آپ بھی شیعہ تو نہیں؟۔

القصہ:

ہم کتاب کی طرف آتے ہیں:۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں امام اہلسنت کی کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ ''مشرکین اصنام واوثان کو صرف قبلہ توجہ سمجھتے ہے اور معبود و مسجود بالکل نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ ان کے اصل معبودات انبیاء علیہم السلام اور اولیا اکرام علیہم الرضوان ہی تھے۔ الخ (گلشن توحید و رسالت ص ۲۳)۔

الجواب سیالوی صاحب تفصیل آگے کسی مقام پر آئے گی اجمالی طور پر میں یہاں کچھ عرض کردیتا ہوں کہ آپ کے غزالی دوراں رازی زمان صاحب لکھتے ہیں:۔

مشرکین جو امور عظام میں اللہ تعالیٰ کو متصرف مانتے تھے اور ساتھ یہ عقیدہ بھی رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض عباد صالحین کو الوھیت عطا فرمادی لہذا وہ تمام مخلوق کے معبود ہونے کے مستحق ہو گئے، حتی کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو وہ اس وقت تک مقبول نہیں ہوسکتی جب تک ان عباد صالحین کی عبادت کے ساتھ مضمون نہ ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انتہائے بلندی میں ہے۔ بس پہلے اس کی مخصوص عبادت بے کار ہے۔ عبادت انہی صالحین کی کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں تا کہ ان کی برکت سے ہم اللہ تعالیٰ کے مقرب ہو سکیں ان کا عقیدہ تھا کہ ہمارے معبود سمیع و بصیر ہیں اور ہماری امداد و نصرت کرتے ہیں انہوں نے انہی کے نام پر پتھر گھڑ لیئے تھے اور جب وہ

اپنے معبودوں کی طرف رخ کرتے تو اپنی توجہ کا قبلہ ان پتھروں کو بنالیتے ہے ان کے پیچھے آنے والوں نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ ان پتھروں اور انسانوں میں کتنا بڑا فرق ہے اور انہوں نے ان پتھروں ہی کو اپنا معبود بنالیا۔ (مقالات کاظمی ج ۱، ص ۳۰)

معلوم ہوا کہ شرک کی ابتداء اسی طرح ہوئی کہ لوگ نیک لوگوں کی پوجا پاٹ کے لئے پتھروں لکڑیوں سے بت بنا کر محض ان بتوں کی طرف توجہ کرتے تھے، حقیقتاً عبادت ان نیک بندوں کی کرتے تھے۔

سیالوی صاحب امام اہلسنتؒ نے بھی یہی ثابت کیا ہے۔ اور اگر بعض لوگ افراط وتفریط سے کام لے کر انہی بتوں کو ہی سب کچھ سمجھنا شروع ہو گئے تو۔

اس سے امام اہل سنت کو بھی انکار نہیں۔

لیکن سوچنا تو یہ ہے کہ کیا اس طرز کا کوئی بھی مشرک نہ تھا ؟

اور اس کو ثابت کرنا سیالوی صاحب کے بس کی بات نہیں اصل میں سیالوی صاحب اپنی راہ صاف کرنے کے لئے مشرکین کی صفائی دے رہے ہیں۔ سیالوی صاحب اس سے بات نہیں بنے گی۔

اصل شرک شروع اسی طرح ہوا پھر بڑھتے بڑھتے بعض مشرکین اس حد سے بھی گزر گئے، جیسا کہ آگے شاہ ولی اللہؒ کے حوالے سے آئے گا۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں علماء دیو بند کا علماء نجد وغیرہ کے ساتھ اختلاف اپنی جگہ قائم ہے۔ (ملخصاً ص ۲۴)

واہ سیالوی صاحب آج تک تو آپ اپنی جھوٹی زبانوں سے ہی کہتے آئے کہ علماء دیو بند نجدی ہیں آج بالآخر آپ مان ہی گئے کہ:

''نجدیوں سے آج تک علماء دیو بند کا اختلاف قائم ہے۔''

الفضل ماشهدت به الاعداء۔

سیالوی صاحب آگے اپنے بریلویوں کی گت بناتے ہوئے کئی صفحات سیاہ کرتے

ہیں سیالوی صاحب ہم تو پہلے ہی ان کو بھیڑیں کہتے ہیں اور خوش نہ ہوئیے گا آپ بھی انہی میں سے ہیں۔

اور یہ بات ناراض ہونے کی بھی نہیں۔

آپ کو بھولی بھیڑیں فاضل بریلوی نے بھی کہا ہے (وصایا شریف) آپ کو بھیڑیں آپ کے محترم مقرظ جناب پیر کرم شاہ نے بھی کہا ہے ملاحظہ فرمائیے جمال کرم۔ وہ کہتے ہیں بریلوی بھیڑوں کا گلہ ہیں۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

علامہ اقبال مرحوم الخ (ص ۲۷)

سیالوی صاحب کلمہ پڑھیں، جس اقبال کی تکفیر کرتے کرتے آج تک بریلوی تھکتے نہیں تھے اس کو آپ مرحوم لکھ رہے ہیں، اگر تکفیر والے فتاویٰ دیکھنے کا شوق ہو تو ملاحظہ فرمائیے تجانب، تنقیدات اقتدار بر نظریات اقبال (تبیان القرآن ص ۴۹۵، ج ۲) برق آسانی۔ جن میں آپ کے اکابر نے علامہ مرحوم کو خدا اور رسول کا گستاخ اور توہین کرنے والا لکھا ہے اور (اور گستاخ رسول بحکم حسام الحرمین کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی، فلہٰذا آپ بھی گئے)

آج آپ اس کے لیے مرحوم کا لفظ استعمال کر رہے ہیں۔ یہ فتویٰ جو نیچے دیا گیا ہے گلے میں ڈالیے۔

بریلویوں کے صدر الشریعہ مولوی امجد علی رضوی لکھتے ہیں:

کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور۔ یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے وہ کافر ہے

(بہار شریعت حصہ اول ص ۴۴)

اس کتاب کی تصدیق فاضل بریلوی نے بھی کی ہے۔

سیالوی صاحب اگر آپ پورے یقین سے اس کو گلے میں ڈالیں اور امید واثق رکھیں کہ اگر موت نہ آئی تو کم از کم ٹیڑھی گردن بھی نہیں رہے گی۔

یہ آپ کو دوسرا تحفہ پیش خدمت ہے اس کتاب لکھنے کے صلہ میں۔
سیالوی صاحب غصے میں یارسول اللہ کہنے والوں پر فتویٰ شرک لگاتے ہیں یہ گلشن توحید رسالت ص ۲۸ ملاحظہ فرمائیں:
جناب من غصہ تھو کیے۔
اگر آپ کے اکابر بھی اس کو شرک کہیں تو پھر غصہ انہی پر تھو کیے ہمارے گلے میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔
(۱) بریلوی اکابر مولوی مسعود شاہ صاحب کہتے ہیں:
واضح ہو کہ یارسول اللہ کہنا وقت سونے اور نشست اور ہر کار وغیرہ کے وقت ممنوع ہے۔ اور بہ نیت حاضر و ناظر کہنا موجب شرک کا ہے (فتاوی مسعودی ص ۵۲۹ اشاعت اول)
(۲) دوسری جگہ لکھتے ہیں:
یارسول اللہ ہمراہی درود شریف یا بوقت کسی موقع کے اوپر مزار شریف وغیرہ کے درست ہے ہر وقت مثل نشست و برخاست کے کہنا ناجائز ہے۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاء للہ کہنا ممنوع ہے اور قائل کو توبہ کرنی اور تجدید نکاح چاہیے۔
(تذکرہ مظہر مسعود ص ۱۳۱ اشاعت اول)
(۳) مولوی عبدالسمیع رامپوری لکھتے ہیں:
سمجھ لو کہ جو اشعار شوقیہ رسول خدا ﷺ کے جناب میں بطور خطاب حاضر کیے ہیں وہ اس لئے ہیں چونکہ تصور آپ کا دل میں بندھا ہوا ہے غلبہ اشتیاق میں خطاب حاضرانہ بباعث حضور فی الذھن کے کرتے ہیں۔ (انوار ساطعہ ص ۲۲۸)
پھر آگے لکھتے ہیں:
جو کوئی کہتا ہے:
"تمہارے نام پر قربان یارسول اللہ"

''فدا ہے تم پر میری جان یارسول اللہ''

اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ میری جان حضرت پر قربان ہے مراد اس کی جملہ خبر یہ ہے گو اس نے لفظ ندائیہ بولا ہے کیا ضرور کہ یوں کہو کہ یہ شخص تو خدا کی طرح حاضر و ناظر جان کر پکارتا ہے۔

ہاں البتہ تم خود معنی شرک و کفر کے لوگوں کے ذہن میں جماتے ہو۔ (انوار ساطعہ قدیم ص ۲۲۷۔ ۲۲۸) (جدید ص ۴۵۹)

اس پر تصدیق فاضل بریلوی کی بھی موجود ہے۔

سیالوی صاحب خدا کی طرح حاضر و ناظر جان کر یارسول اللہ کہنے کو رامپوری اور فاضل بریلوی بھی شرک سمجھتے ہیں اور بریلوی آج کل تو اللہ کی طرح ہی حاضر و ناظر آپ علیہ السلام کو سمجھتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے تفسیر نعیمی ج ۱، سورۃ فاتحہ آیت نمبر ۴) وہ لکھتے ہیں نمازی جس طرح اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی۔

اب آپ کے اکابر ہی یارسول اللہ کہنے کو شرک کہہ رہے ہیں:

اور اس کہنے میں فاضل بریلوی بھی ہے اور فاضل بریلوی کا جو ہم عقیدہ نہ ہو اس کو تو تم کافر سمجھتے ہیں (انوار شریعت و فتاویٰ صدر الافاضل) تو جناب ان کے نزدیک حاضر و ناظر سمجھ کر یارسول اللہ کہنا اور حاضر و ناظر بھی خدا کی طرح سمجھنا شرک ہے۔

جبکہ آپ زور و شور سے اس کو کہتے ہیں تو آپ اپنے گلے میں یہ تیسرا فتویٰ بھی ڈالیے۔

یہ آپ کی خدمت میں تحفہ پیش ہے۔
آپ اس فتویٰ کی رو سے کافر ٹھہرے۔

واہ سیالوی صاحب:

یہ توحید کی مخالفت کا نتیجہ ہے کہ ابتداء ہی میں اپنے بریلوی علماء کی طرف سے کفر کی بوچھاڑ آپ پر ہو رہی ہے۔

سیالوی صاحب نے پیش لفظ کے عنوان سے لکھا ہے کہ:۔

امام اہل سنت نے صرف مشرکین کو توحید کے انکار کی وجہ سے ناقابل مغفرت قرار دیا ہے اور رسالت کے انکار کے باعث نہیں کہا۔ (ملخصاً ص ۲۹)

جناب سیالوی صاحب امام اہل سنتؒ مشرکین اور شرک کی ابتداء کی بات کی ہے اور اس بات سے کسی کو مفر نہیں کہ جب توحید کے مسئلے پر اختلاف بڑھا تو پھر وہ مشرکین جو آپ بریلویوں کے بڑے تھے وہ رحمت کائنات ﷺ کے اور آپ علیہ السلام کے خاندان واصحاب کے بھی دشمن بن گئے۔

آپ نے یہ بات امام اہل سنت کی کتاب سے بطور مفہوم مخالف نکالی ہے جبکہ آپ کے اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

محققین کے نزدیک مفہوم مخالف حجت نہیں (فہارس فتاوی رضویہ ص ۶۷۰)

کیوں جناب کیا آپ اپنے آپ کو محقق نہیں سمجھتے اور یقیناً آپ اپنی جماعت کے محقق نہیں ورنہ ایسی بات نہ کہتے یہ آپ کے عقل سے خالی ہونے کی دلیل ہے۔

سیالوی صاحب آپ کو دعوت فکر ہے کہ ایک جملہ بھی ایسا دکھادیں جس کا مطلب صراحتہً یہی ہو کہ رسالت کے انکار کرنے والے قابل بخشش ومغفرت ہیں شاید آپ نے بال دھوپ میں سفید کیے ہیں اگر آپ میں ہمت ہے تو پھر دکھائیں اگر اجازت ہو تو پھر ہم بھی آپ کے گھر کے بیسیوں اقوال مفہوم مخالف مراد لے کر عرض کرتے ہیں۔

انشاء اللہ یار زندہ صحبت باقی۔

مگر دو عدد عرض کر دیتا ہوں تاکہ عقل ٹھکانے آئے۔

(۱) فاضل بریلوی ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں" اور اللہ چاہے تو تمہارے اوپر اپنی حفاظت کی مہر فرمادے (الشوریٰ نمبر ۲۴)

اس کا مفہوم مخالف یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا ہے حفاظت ومہربانی کی مہر لگانے کو اور نہ ہی لگائی ہے۔ کیوں جناب سیالوی صاحب کوئی عقل ٹھکانے آئی۔

(۲) سیالوی صاحب آپ نے لکھا ہے کہ جو شخص آنحضور پرنور ﷺ کے علم کو عزرائیل اور شیطان کے علم کے برابر بھی نہ جانے وہ جاہل وغبی ہے یا گمراہ وغوی ہے۔ (حاشیہ کوثر الخیرات ص ۹۴)

سیالوی صاحب اس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ:

جو آپ علیہ السلام کے علم مبارک کو شیطان لعین کے علم کے برابر جانے وہ گمراہ وجاہل نہیں ہے۔

تو کیا سیالوی صاحب اگر ہمارے لئے مفہوم مخالف مان سکتے ہو تو یہاں بھی مانو۔ اور فتویٰ نمبر ۴ بھی ملاحظہ فرمالو۔

آپ کی انوار شریعت ج ۱ میں ہے جو آپ علیہ السلام کے علم کو شیطان لعین کے علم کے برابر سمجھے وہ کافر ہے۔

سیالوی صاحب یہ چوتھا فتویٰ تھا۔

انشاء اللہ آخر کتاب تک آپ کو سر سے پاؤں تک آپکے اکابر کے کفر کے فتوؤں سے لاد دوں گا۔ اور ہوسکتا ہے یہ کتاب آپ کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے کیونکہ بریلیوں نے آپ کو جہنمی، اسلام سے خارج تک کہہ دیا ہے اور آپ کے نظریات کے خلاف کئی کتب لکھی ہیں۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

جب علماء دیوبند پر گستاخانہ عبارات کیوجہ سے علماء عرب وعجم نے کفر کا فتویٰ لگایا تو انہوں نے شور مچایا۔ الخ (گلشن توحید ورسالت ص ۳۰)

سیالوی صاحب:

علماء عرب وعجم نے تو تمہارے پر بھی کفر وشرک کا فتویٰ دیا جو ہمارے ہاں کتب میں موجود ہے اور تم نے بھی اس پر بڑا شور مچایا جلوس وریلیاں نکالیں اور تمہارے عقائد ونظریات کے کفریہ شرکیہ ہونے کی وجہ سے کنزالایمان پر پابندی عائد کی گئی جبکہ

ہم نے تو قطعا کوئی جلوس نہیں نکالا اور مزے کی بات یہ ہے کہ انہوں نے غلط فہمی اور دھوکے میں آکر فتویٰ دیا اور جب وضاحت ہماری طرف سے ہوئی تو علماء حرمین شریفین نے ہمارے حق میں فیصلہ دیا جبکہ تم پر تو تاحال فتویٰ تکفیر ہے اور کسی حرم شریف کے جید عالم نے اس فتویٰ پر رد نہیں کیا۔

سیالوی صاحب اپنی خیر منائیے۔

سیالوی صاحب نے آگے یہ طنز و طعن کیا ہے کہ یہ مشرک بنا کر جہنم کا حقدار بنائے جا رہے ہیں۔ (ملخصا ص ۳۱)

سیالوی صاحب:

مشرک ہم بناتے نہیں بتاتے ہیں آپ کی ٹیڑھی گردن ہونے کی وجہ سے شاید نظر کا بھی فقدان ہے۔

باقی مشرک ہم نے نہیں کہا آپ کو آپ کے اکابر کہتے ہیں اور دیگر اکابرین اسلام نے بھی آپ کے شرک پر دستخط کیے ہیں۔

کچھ پیچھے آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں اور کچھ پھر ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں:

اگر کوئی شخص قبروں کا طواف یا سجدہ کرے یا اس قسم کی دعا مانگے کہ اے صاحب مزار میرا فلاں کام سرانجام دو تو بتوں کے پجاریوں کے ساتھ مشابہت پیدا ہو جائیگی جو ناجائز ہے۔ (اعلاء کلمۃ اللہ ص ۶۷)

(۲) خواجہ غلام فرید صاحب فرماتے ہیں:

وہابی کہتے ہیں کہ انبیاء اور اولیا سے مدد مانگنا شرک ہے بے شک غیر خدا سے امداد مانگنا شرک ہے توحید یہ ہے کہ خاص رب تعالیٰ سے مدد طلب کرے۔ (مقابیس المجالس ص ۷۹۶)۔

(۳) اب آیئے مشائخ امت کی طرف:

سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

جب تم اولیاء کرام سے تعاون چاہو تو اولیا سے مدد نہ مانگو اور نہ ہی ان سے فریاد کرو اس لئے کہ یہ شرک ہے۔ (البرہان المؤید ص ۱۴۴)

امید تو ہے کہ سیالوی صاحب کا ذہن صاف ہو گیا ہوگا۔ ورنہ ہم اس سے زائد حوالہ جات بھی عرض کر سکتے ہیں۔

سیالوی صاحب محمد بن عبدالوہاب نجدی مرحوم کے متعلق تاثر یہ دیتے ہیں کہ علماء دیوبند نے اس بارے میں منافقت سے کام لیا ہے۔ (ص ۴۱)۔

سیالوی صاحب:

حضرت گنگوہی کی رائے گرامی ہی درست ہے اور باقی حضرات نے جو اپنے علم کی حد تک اس کے بارے میں رائے دی اس سے ان اکابر کا رجوع بھی ثابت ہے۔ اس کے لئے دیکھیے محمد بن عبدالوہاب نجدی اور ہندوستان کے علماء حق از مناظر اسلام علامہ مولانا محمد منظور نعمانی۔

سیالوی صاحب اس تضاد سے بگڑ کر یہاں تک لکھ گئے:

اگر مولانا مدنی صاحب کو حضرت گنگوہی کے اس قول کا علم تھا تو پھر کذب بیانی ہے اگر نہیں تھا تو پھر جہالت ہے، اور مولانا گنگوہیؒ وہ نجدیہ وہابیہ میں جا پہنچے۔

(ملخصاً ص ۴۸)

سیالوی صاحب اگر یہی اصول آپ کا ہے تو پھر ملاحظہ فرمائیے، مولوی احمد رضا خان اور اس کے والد نقی علی خان نے جنابت کی حالت میں درود شریف پڑھنا مستحب قرار دیا ہے دیکھیئے عرفان شریعت، سرور القلوب، اور شہد سے میٹھا نام محمد ﷺ میں ہے کہ

فیض احمد اویسی نے جنابت کی حالت میں درود شریف پڑھنے کا فتویٰ دینے والے کو بے ادب گستاخ، مفت کا مفتی، تعزیز کے لائق قرار دیا ہے۔ ہمارا بھی یہی سوال

ہے اگر اویسی کو اس کا علم تھا تو پھر کذب و دروغ ہے۔

کیونکہ خان صاحب تو تمہارے نزدیک نقطہ برابر خطا سے معصوم ہیں (انوار رضا) اور اگر علم نہ تھا تو پھر فیضی جاہل ہوا اور اس جہالت کیوجہ سے فاضل بریلوی بے ادب، گستاخ، مفت کا مفتی، تعزیر کے لائق جاہتا۔

جو جواب آپ کا وہی ہمارا ہے:

باقی سیالوی صاحب ہمارے شیوخ نے جو دو رائے دیں وہ تاریخ سے تعلق رکھتی ہیں جس کو جو معلوم ہوا اس نے اپنی معلومات کے بارے میں لکھا۔ مولانا گنگوہیؒ کو اس کے اچھے ہونے کا پتہ چلا تو یہی بتایا اور یہ بھی ساتھ کہہ دیا کہ مزاج میں شدت تھی۔

جبکہ حضرت مدنیؒ کو اس کے بارے میں جو معلومات ہوئیں اس سے آپ نے شہاب ثاقب کو معمور کیا کہ وہ شخص برا تھا۔

پھر جب سید حسین احمد مدنیؒ کو اصل حقائق کا علم ہوا تو آپ نے رجوع کر لیا دیکھیئے۔ مولانا نعمانیؒ کی کتاب۔ جبکہ تم اویسی کا رجوع ثابت کرو ورنہ مانو کہ فاضل بریلوی بے ادب گستاخ عشق سے محروم تعزیر کے لائق ہے۔

ہمیں اس بات کا شدت سے انتظار رہے گا۔

حضرت گنگوہی نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ اس کے بعض ساتھی حد سے گزر گئے ہے اور جو آج کل اس کی برائیاں مشہور ہیں وہ غالبا انہی ساتھیوں کی ہونگی جو بعد میں گزرے۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں مولانا گنگوہی صدیق فاروق و بانی اسلام کے ثانی سمجھے گئے ہیں۔

سیالوی صاحب آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی کو شعر میں خیر الاتقیاء کہا گیا ہے جبکہ اسی شعر میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ (مدائح اعلیٰ حضرت) اب آپ بتائیے کہ لغوی معنی کے اعتبار سے کسی کو صدیق کہنا اگر جرم ہے تو سیدنا صدیق اکبرؓ

سے افضل کہنا کیا اسلام ہے۔

بت ہم کو کہے کافر اللہ کی مرضی ہے

سیالوی صاحب یہاں صدیق و فاروق کا مطلب حضرات شیخین نہیں ہیں، بلکہ لغوی معنی مراد ہیں، بہت سچا، بہت فرق کرنے والا اگر آپ نور اللغات کو ملاحظہ فرماتے تو یہ نادانی کی بات کبھی منہ سے نہ نکالتے۔

سیالوی صاحب بانی اسلام کا ثانی والے اس پورے شعر کا معنی یہ ہے کہ:

رسالت پناہ ﷺ کے بارے میں احد میں مشہور ہوا کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے تو مشرکین اعل ھبل کا نعرہ لگانے لگے اسی طرح جب آپ علیہ السلام کے وارث حضرت گنگوہی تشریف لے گئے تو دنیا نے کفر و شرک و بدعت والحاد نے بھی بڑی خوشی کی۔

اور یہ بھی سیالوی صاحب آپ کو یاد رہے کہ آپ کے بریلویوں کی تحقیق یا اس مسلک کی تحقیق جس کو آپ اختیار کیے ہوئے ہیں یہ ہے کہ:

شاعرانہ مذاق الگ ہوتا ہے اس میں حدود شرعیہ نگاہ میں نہیں رکھی جاتیں، کیونکہ یہ پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہے کہ ان میں مبالغہ ہوتا ہے اور ان میں کسی کے عقائد کا سراغ نہیں لگ سکتا۔ (رسائل میلاد حبیب ص ۱۷۴)

لہٰذا آپ کو اپنے مسلک کی پاسداری کر کے یہ ماننا پڑے گا کہ ان اشعار پر فتویٰ نہیں لگ سکتا۔

سیالوی صاحب:

نے یہ ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی ہے کہ علماء دیوبند حنفی کہلانے کے باوجود نام کے حنفی ہیں۔ (ملخصا ص ۵۰)

سیالوی صاحب یہ تو آپ کا دل گواہی دے رہا ہوگا کہ اصل حنفی کون ہے، آپ اپنی بدعات کو فقہ حنفی کے مفتی بہ مسائل سے ثابت کر کے دکھائیں، مثلاً دعا بعد نماز جنازہ

کو کئی فقہا نے ممنوع قرار دیا ہے۔

اذان علی القبر سے بھی فقہاء نے روکا۔

آپ اپنے تمام مسائل بدعیہ وشرکیہ کو فقہ حنفی پر تو لیئے آپ کو خود دودھ کا دودھ پانی کا پانی نظر آجائیگا۔

ہماری حنفیت کی بات تو خواجہ قمر الدین سیالوی کے والد گرامی اور آپ کے دادا پیر خواجہ ضیاء الدین سیالویؒ کی زبانی سنیئے انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے اصل حنفیت دارالعلوم دیوبند میں دیکھی۔ (تذکرہ مولانا ذاکر صاحب)

پیر کرم شاہ صاحب جن سے آپ نے تقریظ لکھی ہے، انہوں نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں ہمیں اہل سنت والجماعت میں شمار کیا ہے۔ اور پیر مہر علی شاہ نے فتاویٰ مہریہ میں فرقہ اسماعیلیہ کو اہل سنت والجماعت میں شمار کیا ہے۔

سیالوی صاحب آپ اپنی خبر سنیئے۔

ضرب حیدری نامی کتاب کے مصنف کے متعلق مفتی محمد خان قادری جو آپ کا محمود اور آپ اس کے محمود ہیں، اس کی زیر ادارت نکلنے والے رسالے سوئے حجاز میں ہے۔

(۱) ہمیں ان کے ناصبی ورخارجی ہونے کا خطرہ ہے۔

(سوئے حجاز ص ۷۱ جولائی ۲۰۱۰)

(۲) صاحب ضرب حیدری نے افضلیت شیخین کے دفاع کی آڑ میں خصائص مرتضوی پر ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کی ہے اور بعض مقامات پر مولائے کائنات ؓ کا ذکر مبارک اس قدر عامیانہ انداز میں کیا ہے جس سے تحقیر و تنقیص کی بو آتی ہے۔

(ص ۳۱)

(۳) ایک جگہ صاحب ضرب حیدری کے بارے میں لکھتے ہیں:

آج ہمارے کچھ مسلمان اہل بیت اطہار کی ان عظمتوں کو دل وجان سے تسلیم

کرنے کی بجائے ان پر تنقید و تحقیر کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

پھر آگے لکھتے ہیں صاحب ضرب حیدری کے بارے میں اندازہ فرمائیں کہ اہل بیت اطہار کی محبت پر کس قدر گھٹیا پھبتی کسی گئی ہے۔ (سوئے حجاز ص ۵۱، جون ۲۰۱۰)

(۴) ایک جگہ صاحب ضرب حیدری کے متعلق لکھا ہے:

وہ خصائص مرتضوی کے انکار پر تلے ہوئے ہیں۔ (سوئے حجاز ص ۲۹، مئی ۲۰۱۰)

سیالوی صاحب آپ کی تقریظ ضرب حیدری پر موجود ہے تو آپ بھی خارجیت اور ناصبیت کے فتوے کی زد میں آئے اور سیدنا علی المرتضیٰؓ وغیرہ اہل بیتؓ کی توہین و تحقیر کرنے والے ثابت ہوئے۔

تو آپ حنفی نہ رہے:

اور دوسری طرف ہے:

آپ نے مفتی محمد خان قادری کی تقریظ لی ہے۔

اس کے متعلق اپنے علماء کی سنیئے:

(۱) مفتی خان قادری کے رافضی ہو جانے میں نہ قاسمی صاحب کو کوئی شک ہے اور نہ ہمیں۔ (ضرب محققین ص ۶)

(۲) خائن قادری ایک نہایت بے وقوف آدمی ہے۔ (ص ۳۸)

(۳) الو کا پٹھا۔ (ص ۳۹)

(۴) خطی صاحب کو ملا علی قاری نے مندرجہ ذیل جوتے برسائے (ص ۴۰)

(۵) کم عقل اور بدنیت مفتی۔ (۴۷)

(۶) جاہل مفتی خائن (ص ۵۰)

(۷) ارے ظالم (ص ۵۲)

(۸) خائن صاحب کے سر عجیب بدنصیبی سوار ہے۔ (//)

(۹) بول اوے رافضی۔ (ص ۵۵)

(۱۰) خود کو خالص رافضی ثابت کر دیا۔ (۵۶)

(۱۱) سوئے ایران (حجاز) نے ضرب حیدری کی زد میں آ کر یہاں تک لکھ دیا ہے کہ شہر علم میں چور دروازے بتانے کی سعی نامشکور سے باز آ جائیں (پہلی قسط ص ۶۴) تمام صحابہ کو چور دروازے کہنا صحابہ پر تبرا ہے اور خائن صاحب پر لازم ہے کہ اس بکواس سے توبہ کریں۔ (ضرب ختنین ص ۵۸)

(۱۲) منہ کالا کیا۔ (ص ۵۹)

(۱۳) خائن کا بیڑا غرق کیا ہے۔ (ص ۶۳)

سیالوی صاحب یہ ہے آپ کے ممدوح کا حال تو جب ان کا یہ حال تو اس سے تقریظ لینے والا بھی ایسا ہوا۔

سیالوی صاحب آپ کو آدھے بریلوی خارجیت اور ناصبیت کی طرف دھکیلتے ہیں اور کچھ رافضیت کی طرف۔

اللہ ہی جانے کہ آپ صرف رافضی ہو یا صرف خارجی یا دونوں اوصاف آپ میں ہیں اور آپ جامع الرفض والخارجیت ہیں۔

اب آیئے آپ اپنی سیالوی نسبت کی طرف:

حالانکہ آپ کو سیال شریف سے نکلے ہوئے اور وہاں کے حضرات سے تعلق توڑے ہوئے عرصہ دراز ہو گیا، مگر روٹی کی غرض سے سیالوی نسبت ترک نہ کی۔ جبکہ خواجہ قمر الدین سیالوی نے آپ کو ظالم و خائن قرار دیا۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ایڈیشن ۲۰۱۱) اور خواجہ حمید الدین سیالوی نے تو آپ کے متعلق لکھا کہ:

کثرت علم نے اس میں بگاڑ پیدا کر دیا (تجلیات علمی)۔

آپ اب کیسے سیالوی ہوئے؟

ہم سے الجھو گئے تو انجام قیامت ہوگا

اب بھی آپ ہمیں خارجی لکھیں تو شرم آنی چاہیے (ملخصا گلشن ص ۳۵) اگر

خارجی کہنا اس وجہ سے ہے کہ ہم آپ کو مشرک کہتے ہیں تو پھر پیچھے عرض کر آیا ہوں کہ بہت سے افراد آپ کو مشرک کہتے ہیں۔ لہذا سب ہی خارجی ہوئے۔

سیالوی صاحب نے لکھا ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غیب ہوتے ہیں۔ الخ پھر آگے لکھتے ہیں یہ الحاد و زندقہ ہے۔ (ملخصا گلشن ص ۵۸)

سیالوی صاحب:

ہمارا تو کب سے یہی اعلان ہے کہ بریلویت خدا و رسول کو ایک ہی ذات تصور کرتی ہے۔

مثلاً یہ بات کہ:

جو بجاتے تھے انی عبدہ کی بانسری ہر دم
خدا کے عرش پر انی انا اللہ بن کے نکلیں

دیوان محمدی مصدقہ کاظمی صاحب ہے:

اس میں بھی یہ شعر ہے:

اور فیض احمد اویسی جس کے مرنے پر ماہنامہ رضائے مصطفےٰ نے پورا صفحہ اس کی سن وفات کی تاریخوں پر لکھا ہے۔

وہ اویسی بھی اس شعر کو اپنی کتاب شہد سے میٹھا نام محمد ﷺ میں لکھتا ہے۔

سیالوی صاحب آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ

مولوی حق نواز صاحب اور ان کے ہم مشرب لوگوں کو غلطی یہاں سے لگتی ہے کہ وہ تصور مصطفوی کو تصور خداوندی کے خلاف اور الگ الگ سمجھتے ہیں حالانکہ خیال مصطفےٰ خیال خداوند تعالیٰ ہے اور ان کا دیدار دیدار خداوندی ہے۔ (مناظر جھنگ ص ۱۲۰)

تمہیں یہ عقیدہ مبارک ہو، ہم تو یہ عقیدہ نہیں رکھتے ہمارے نزدیک خدا، خدا ہے مصطفےٰ مصطفےٰ ہیں ﷺ جہاں تک خدا کی خدائی ہے وہیں تک رحمت کائنات کی مصطفائی ہے۔

وہ معبود ہے	یہ عابد ہیں
وہ مسجود ہے	یہ ساجد ہیں
وہ رازق ہے	یہ مرزوق ہیں
وہ مالک ہے	یہ مملوک ہیں
وہ خالق ہے	یہ مخلوق ہیں
وہ دینے والا ہے	یہ سائل ہیں اس کے در کے

اگر آپ کا شوق اب بھی کم نہیں ہوا تو پھر سنیئے۔

اگر غیر کہنا الحاد و زندقہ ہے تو پھر بڑا زندیق، مفتی احمد یار نعیمی ہے جس نے جاء الحق میں آپ علیہ السلام کو غیر اللہ کہا ہے۔

اور بڑا زندیق مفتی نعیم الدین مرادآبادی ہے جس نے خزائن العرفان میں آپ کو غیر اللہ لکھا ہے (آل عمران نمبر ۷۹۔۸۰) اور آپ نے بھی غیر لکھا ہے حوالہ آگے آئیگا۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

قارئین آپ نے دیکھا کہ کیسے یہ علماء کافروں اور مومنوں کو اور انبیاء و اولیاء اور امام کو ایک سطور پر رکھتے ہیں۔ (ملخصا ص ۳۳) دوسری جگہ لکھتے ہیں ان پر قیاس کرتے ہیں۔ (ملخصا ص ۱۱۸)۔

سیالوی صاحب:

کافروں پر قیاس تم کرو۔ اور مجرم ہم بن جائیں؟۔

(۱) آپ نے نبی پاک ﷺ کے پیدائشی نبی ہونے کا انکار کیا اور دلیل پیش کی کہ عالم ارواح میں سب نے بلی کہا چاہے وہ فرعون و شداد و قارون وغیرہ تھے اور مسلمانوں نے بھی۔ مگر یہاں آکر تو کافر منکر ہو گئے۔

ایسے ہی نبی پاک ﷺ وہاں عالم ارواح میں نبی تھے یہاں آکر نبی نہ رہے۔

(العیاذ باللہ) (ملخصاً تحقیقات و مولانا اشرف سیالوی کو دعوت رجوع)

سیالوی صاحب آپ کی اس تشبیہ کو منحوس آپ کے گھر کے افراد نے بھی کہا ہے دیکھیے (نبوت مصطفےٰ ہر آن ہر لحظہ) اور اس بات کو مفتی عبد المجید سعیدی نے بھی محسوس کیا ہے دیکھئے (مولانا اشرف سیالوی کو دعوت رجوع) تو بتایئے کہ انبیاء اور کافروں کو آپ نے ایک صف میں کھڑا کیا یا ہم نے؟۔

(۲) مفتی احمد یار نعیمی نے نور العرفان میں اور انوار ساطعہ میں رامپوری نے آپ ﷺ کو حاضر و ناظر ثابت کرنے کے لئے شیطان پر قیاس کیا ہے بتایئے شیطان کو اور نبی کو آپ نے ایک صف میں کھڑا کیا یا ہم نے۔

(۳) بلکہ حاضر و ناظر ہونے میں تم نے انوار ساطعہ میں شیطان کو نبی سے بڑھایا یا نہیں۔

اب بھی ہم مجرم؟

(۴) بلکہ آپ کے پیر نصیر الدین نصیر نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ:

اللہ جل جلالہ کے سامنے جب پیشی ہوگی تو مملوک و مخلوق کی حیثیت سے اصنام اور اولیاء برابر ہوں گے۔

آگے لکھتے ہیں:

نبی ﷺ کے مشرکین کے ساتھ مثلیت مخلوق خدا ہونے میں ہے، وہی مثلیت اصنام و اولیاء وغیرہم میں بھی ہے۔ (اعانت و استعانت کی شرعی حیثیت ص ۴۸)

اور یہ یاد رہے کہ اس کو غیر معتبر کہنے سے جان نہیں چھوٹے گی کیونکہ عبد الحکیم شرف قادری نے ''نور نور چہرے'' میں اس کو قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والا لکھا ہے اور وہ شرف قادری آپ کا ثقہ اور معتبر آدمی ہے۔

سیالوی صاحب: آپ نے خود بھی لکھا ہے کہ

یہ عجیب منطق ہے کہ وہی علم شیطان و ملک الموت میں شرک نہیں اور رسول عالم

ﷺ میں ثابت کرنا شرک ہے۔ حالانکہ صفت ایک ہے اور غیر خدا ہونے میں سب برابر ہیں۔ (حاشیہ کوثر الخیرات ص ۹۶،۹۵)

اب دیکھئے سیالوی صاحب آپ نے نبی پاک ﷺ کو خود ہی غیر خدا لکھا ہے اور شیطان کے برابر بھی۔ تو جو فتوے الحاد اور زندقہ کے ہمیں دکھا رہے تھے ان سے خود دل بہلائیے اور اپنی آخرت کی فکر کیجیے۔

سیالوی صاحب نے امام المجاہدین شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہرزہ سرائی کرتے ہوئے ان کی چند عبارات پیش کر کے غلط مطلب دینے کی مذموم کوشش کی ہے۔ (ص ۵۹ تا ۶۲)

سیالوی صاحب:

(۱) سوال یہ ہے کہ اگر واقعی یہ عبارات کفریہ تھیں تو ان کے قائل کو کافر کہنا ضروری تھا۔ اور فاضل بریلوی تو کافر کہتے نہیں ہیں۔ فلہذا فاضل بریلوی خود کافر ہوئے۔

(۲) بالفرض ان عبارات کے کفریہ معنی بنتے ہوں تو بقول رضاخان اصول فقہا یہ ہے کہ کسی بات میں ۹۹ پہلو کفر کے ہوں ایک اسلام کا ہو تو اس کو اسلام کہا جائے گا کفر نہیں کہا جائے گا۔ (تمہید ایمان)

اور شاہ صاحبؒ کی عبارات کے متعلق آپ نے لکھا ہے۔

اسماعیل کو اس کی عبارات کے مفہوم ظاہر کے برعکس ممکن التاویل ہونے کی بنا پر کافر نہیں کہا۔ (مناظرہ جھنگ ص ۲۸۳)

اور آپ کے مفتی اعظم ہند لکھتے ہیں۔

تاویل بعید ان میں ممکن ہے (جہان مفتی اعظم ص ۷۵۶)

تو جب تاویل ان میں ہو سکتی ہے آپ کے بقول اور یہ بھی آپ کا ہی بیان کیا ہوا اصول ہے کہ ایسی حالت میں تکفیر نہیں ہوگی بلکہ مسلمان کہا جائے گا۔ (اصول تکفیر پیر محمد چشتی)

تو پھر ان عبارات کو گستاخانہ کہنا زیادتی ہے۔

(۳) سیالوی صاحب ایسی ہی بلکہ ان سے بھی بڑھ کر آپ کی عبارات بھی ہیں جو انشاء اللہ عبارات اکابر کے تحقیقی وتنقیدی جائزہ کے جواب میں پیش ہونگی۔

(۴) آپ نے شاہ صاحبؒ کو شہید لکھا ہے (مناظرہ جھنگ ص ۲۳۳) اور آپ کے اکابرین نے بھی مقابیس المجالس کے مقدمہ میں ص ۲۲۷۔ لطمۃ الغیب ص ۲۱۰۔

فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ص ۲۵۷، الجامعہ کا اتحاد عالم اسلام نمبر ص ۱۱۴۔ ان سب میں شہید لکھا ہوا ہے۔

فتاویٰ مظہریہ میں مرحوم اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے۔ ص ۳۵۰۔

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی بریلوی کی ترتیب وتقدیم سے چھپنے والی کتاب تحفۃ الابرار میں لکھا ہے۔

مولوی محمد اسماعیل مغفور (ص ۴۴۵)

اگر شاہ کی عبارات کفریہ ہیں تو یہ سب مرحوم ومغفور وشہید لکھنے والے بریلوی علماء کافر ٹھہرے اور آپ خود بھی اس فتوے سے نہیں بچ سکتے۔

(۵) آپ کے جید عالم مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی لکھتے ہیں علماء دیوبند کے عقائد میں کوئی عقیدہ ایسا ثابت نہیں ہوا جس پر حکم کفر وارتداد دیا جا سکے۔

(انکشاف حق ص ۳۳)

سیالوی صاحب نے اکابر دیوبند کی مزید عبارات پیش کی ہیں۔ (ص ۶۲)

سیالوی صاحب ان کا تفصیلی جواب عبارات اکابر کے تحقیقی وتنقیدی جائزہ کے جواب میں آرہا ہے۔ انشاء اللہ۔

سیالوی صاحب نے ص ۸۷ سے ۱۰۰ تک یہی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مشرکین کو اختلاف توحید ورسالت دونوں سے تھا۔

الجواب:

سیالوی صاحب آپ کہلواتے تو شیخ الحدیث اور سمجھ اتنی بھی نہیں کہ کسی کے کلام کو سمجھا جا سکے۔

امام اہل سنتؒ نے اختلاف کی بنیاد لکھی ہے کہ شروع شروع میں رحمت کائنات ﷺ کے دعویٰ نبوت کے بعد کفار و مشرکین کی حالت یہ تھی کہ وہ توحید سے انکاری ہوئے۔

اور یہ انکار رفتہ رفتہ آپ علیہ السلام کی شان اقدس کی مخالفت و مخاصمت بنتا گیا۔

ورنہ آپ کی ذات گرامی تو مشہور تھی ہر خوبی کے حوالے سے تو آپ علیہ السلام جو بقول فیض احمد گولڑوی شرک کی رد کے لئے تشریف لائے (ملخصا تحقیق الحق) تو یہی بات آپ علیہ السلام کی ذات والا سے اختلاف کی بنیاد بنی۔

سیالوی صاحب نہ ہی امام اہل سنت کو اس کا انکار ہے کہ مشرکین زسالت آپ ﷺ کے دشمن بن گئے اور نہ ہی اس بات کا اصرار ہے کہ صرف عناد توحید کے مسئلہ پر تھا اور رسالت پر نہ تھا۔

بلکہ بنیاد یہی مسئلہ توحید ہی انکار رسالت کا بنا ہے۔

مشرکین کے انکار رسالت کی وجہ یہی تھی کہ وہ توحید کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

آپ اپنے اوپر نہ بھولئے کہ مشرک بھی ہیں اور رسالت پناہ ﷺ سے عشق کا دعویٰ بھی۔

سیالوی صاحب آپ کا نقاب پھر کسی وقت ہم اتار کرامت کو دکھائیں گے کہ جو لوگ نبی پاک ﷺ کی عبدیت سمجھانے کے لئے کتے کی مثال پیش کر دیں جو رحمت کائنات ﷺ کو بتوں کا ذبیحہ کھانے والا سمجھیں۔ جو نبی پاک ﷺ کو سانپ سے تشبیہ دیں وہ عاشق کیسے ہو سکتے ہیں۔

یہ سب باتیں نور العرفان آپ کی معتبر و مستند کتاب میں موجود ہیں۔

القصہ ہم اس سے انکار قطعاً نہیں کرتے کہ مشرکین رسالت پناہ ﷺ کے جانی

دشمن نہیں تھے، اور وجہ دشمنی یہی تھی کہ مسئلہ توحید اور ہماری بات سے مفہوم مخالف کی طرح یہ سمجھنا کہ رسالت سے مشرکین کو عناد نہ تھا۔ حد درجہ بد دیانتی ہے اور مفہوم مخالف جو ہم نے پیچھے مراد لیا ہے اگر وہ درست مان لیں تو پھر بھی ہم اجازت نہیں دیتے اپنے کلام میں مفہوم مخالف معتبر ماننے کی۔

لیکن آپ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ مفہوم مخالف معتبر ہوتا ہے تو پھر ان دونوں مسئلوں جو میں پیچھے میں آپ گستاخ رسول پاک علیہ السلام ٹھہرے۔

آج تک امت کو دھوکا دینے والے چورا ہے پر گستاخ ہونا مان بیٹھے کل تک عشق و محبت کی باتیں کرنے والے گھر لوٹتے ہوئے عشق گم کر کے گمراہی و گستاخی لیے جا رہے ہیں۔ فوا اسفا۔

سیالوی صاحب نے گلشن ص ۸۹ پر صورت بشری کی بحث چھیڑی ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپ صرف لباس بشری میں تھے۔

الجواب:

سیالوی صاحب معلوم ہوتا ہے کہ آپ بشریت کو رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عیب سمجھ رہے ہیں اسی وجہ سے تو آپ لباس بشریت اور صورت بشری کی بات کر رہے ہیں۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جو بشر نہ ہو وہ لباس بشری اور صورت بشری میں آتا ہے جیسے جبریل علیہ السلام چونکہ بشر نہیں تھے اسی لیے لباس بشری میں آتے تھے تو معلوم ہوا کہ جو بشر ہو وہ لباس بشری اور صورت بشری میں نہیں آتا اور جو لباس بشری اور صورت بشری میں آئے وہ بشر نہیں ہوتا۔

تو سیالوی صاحب آپ لباس بشری میں آپ علیہ السلام کو مان کر سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کے منکر ہوئے نہ کہ قائل اور یہ آپ کے گھر کے افراد کا کہنا ہے کہ جو آپ علیہ السلام کی بشریت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ (انوار رضا، انوار کنز الایمان جمال کرم، ضیائے حرم کا اعلیٰ

حضرت نمبر)

تو سیالوی صاحب یہ توحید دشمنی کی سزا آپ کو ملی کہ آپ اپنے گھر کے افراد کے ہاتھ لٹ گئے۔

کل میاں حجام جہاں مونڈتا تھا اوروں کے سر
آج اسی کوچہ میں خود اس کی حجامت ہو گئی

سیالوی صاحب حواس باختہ ہو کر لکھتے ہیں کہ

امام اہل سنتؒ نے قولو لا الہ الا اللہ کا معنی صرف توحید کیا ہے رسالت نہیں اس پر کافی سارے اوراق لکھ دیے ہیں دیکھئے (گلشن ص ۱۰۶ تا ص ۱۱۱)

الجواب

علامہ سیالوی صاحب ایک کے اثبات سے دوسرے کی نفی نہیں ہوتی یعنی مفہوم مخالف مراد نہیں لینا چاہیے، آپ کے اعلیٰ حضرت نے بھی آپ کو سمجھایا ہے مگر آپ کی سمجھ میں بات نہیں آرہی لگتا ہے کہ آپ کا سارا معاملہ مفہوم مخالف پر ہی چلے گا تو پھر مجھے بھی اجازت دیں کہ میں پہلے آپ سے آپ کے مفہوم مخالف والی عبارات جو پیچھے ذکر کر آیا ہوں کے بارے میں پوچھوں۔ ان سے گلو خلاصی کرائیے پھر بات کریں۔

باقی اگر یایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا کو توحید کے لئے پیش کرنا جرم ہے تو پھر آیئے اپنے بزرگوں سے سنئیے:

(۱) مولوی عبدالحکیم شرف قادری لکھتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کا پیغام کیا تھا؟ ارشاد فرمایا ا .الا اللہ کہو کامیاب ہو جاؤ گے۔

یعنی شرک چھوڑ دو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہ مانو۔ (مقالات شرف قادری ص ۱۱۴)

ہاں جی اگر امام اہل سنت نے یہی مطلب لے لیا تو وہ مجرم، کیوں؟ یہ تمہارے

اکابر کیوں نہیں۔

(۲) پیر کرم شاہ الازھری لکھتے ہیں:

ان پر آشوب حالات میں بغض و عناد کی ان تند آندھیوں میں بھی اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ اپنے رب کریم کی توحید کی دعوت کو عام کرنے کے لئے سرگرم عمل ہے۔ ہر گھر میں یہ پیغام پہنچا رہے ہیں ہر مجمع میں اس کا اعلان فرما رہے ہیں۔ ہر خلوت میں اسی کا ذکر ہے مکہ کے ہر کوچہ و بازار میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا چرچا کر رہے ہیں۔ یہ ساری کوششیں ایک نقطہ پر مرکوز ہیں کہ جزیرہ عرب کے گوشہ گوشہ میں آپ کے خالق قدیر کی یکتائی کا ڈنکا بجنے لگے انسانوں کی پیشانیاں معبودان باطل کے آستانوں کو چھوڑ کر صرف اور صرف اسی حی وقیوم کی بارگاہ بے کس پناہ میں سجدہ ریز ہوں جو ساری کائنات کا سچا اور حقیقی خالق و مالک ہے۔

ہر شخص جس سے ملاقات ہوتی ہے آزاد ہو یا غلام کمزور ہو یا توانا غریب ہو یا امیر، مرد ہو یا عورت سب کو یہی درس دیا جا رہا ہے۔

لا الہ الا اللہ...... لا الہ الا اللہ اس کے علاوہ دنیا کی کسی چیز سے کوئی سروکار نہیں کفار و مشرکین اذیت رسانی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رہے لیکن ہر جور و ستم حضور کے ذوق بندگی اور شوق محبت کو کم کرنے کی بجائے فزوں سے فزوں تر کرتا چلا جاتا ہے اس اذیت رسانی میں حضور کا چچا ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل جس کا نام اروی بنت حرب بن امیہ ہے اور جو ابوسفیان کی بہن ہے سب سے پیش پیش ہے۔

امام احمد بن حنبل ربیعہ بن عباد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے ذوالمجاز کے میلہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا حضور فرما رہے ہیں یایھا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا۔

اے لوگو! کہو کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے یہ کہو گے تو دونوں جہانوں میں سرخرو ہو جاؤ گے۔ (ضیاء النبی ج ۲ ص ۳۰۳)

ہاں سیالوی صاحب پیر صاحب نے اسی جملہ کو توحید کے ضمن میں پیش کیا ہے، اب کیا فتویٰ ہے پیر صاحب پر اگر فتویٰ لگائیں گے تو وہ بھی آپ پر لگے گا کیونکہ آپ نے ان کی عزت واحترام کر کے ان سے تقریظ لی ہے۔

(۳) جید بریلوی عالم قاضی عبدالدائم دائم صاحب لکھتے ہیں:

جان دو عالم ﷺ نے فرمایا اگر میں یہ اطلاع دوں کہ اس پہاڑ کے عقبی دامن سے ایک لشکر تم پر حملہ کرنے کے لئے بڑھ رہا ہے، تو کیا تم یقین کرلو گے، ہاں کیوں نہیں سب نے کہا، ہم نے تم کو بارہا آزمایا ہے اور ہمیشہ سچا پایا ہے۔

جان دو عالم ﷺ نے قریش کی تمام شاخوں کو نام بنام مخاطب کرنے کے بعد ارشاد فرمایا میں اللہ کے شدید عذاب سے ڈرانے والا ہوں اے قوم قریش! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے خاندان والوں کو اس کے عذاب سے ڈراؤں یاد رکھو جب تک تم لا الہ الا اللہ نہ کہو گے میں تمہارے لئے نہ دنیا کے کسی فائدے کا مالک ہوں نہ آخرت میں تم کو کوئی نفع پہنچا سکتا ہوں۔ (سید الوریٰ ص ۱۹۳، ج ۱)

سیالوی صاحب یہاں بھی صرف لا الہ الا اللہ کی بات ہے اب اس پر بھی کوئی فتویٰ لگائیں۔

(۴) کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

غور سے دیکھا جائے تو سارا قرآن دلائل توحید سے بھرپور ہے۔ (مقالات کاظمی ج ۱ ص ۳۲)

اب کیا اس سے مفہوم نکالو گے کہ قرآن پاک میں دلائل رسالت و آخرت اور دیگر عقائد ونظریات نہیں ہیں؟

اگر ہمارے شیخ کی عبارت میں مفہوم مخالف لیتے ہو تو یہاں بھی لو۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

مشرکین نے ”اللہ تعالیٰ کو تمام کائنات کے انتظام وانصرام میں عاجز و بے بس

سمجھتے ہوئے اسکے معاونین و مددگار فرض کر رکھے تھے۔ (ملخص گلشن ص ۹۴)

الجواب:

سیالوی صاحب نے بہت بڑا جھوٹ صرف اپنے شرک کو بچانے کے لئے بولا ہے آیئے اس جھوٹ کا فیصلہ انہیں کے گھر سے کریں۔

کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

مشرکین جو امور عظام میں اللہ تعالیٰ کو متصرف مانتے تھے ساتھ یہ عقیدہ بھی رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض عباد صالحین کو الوھیت عطا فرمادی لہذا وہ تمام مخلوق کے معبود ہونے کے مستحق ہو گئے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو وہ اس وقت تک مقبول نہیں ہو سکتی جب تک ان عباد صالحین کی عبادت کے ساتھ مضموم نہ ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو انتہائے بلندی میں ہے اس لئے اس کی مخصوص عبادت بے کار ہے۔

(مقالات ج ۱ ص ۳۰)

مشرکین تو یہ سمجھتے تھے کہ خدا نے خود ان کو یہ شان و اعزاز دیا ہے نہ یہ کہ خدا عاجز ہے۔

سیالوی صاحب

قرآن پاک (مومنون رکوع نمبر ۵ پارہ ۱۸) میں ہے۔

آپ کہیں کہ ہر شے کا مالک کون ہے تو مشرکین کہیں گے اللہ۔

سیالوی صاحب جیسے اس وقت کے مشرک کو قرآن پاک برداشت نہیں تھا آج بھی حالت ایسی ہی ہے کہ قرآن کے برخلاف آپ عقائد نکال رہے ہیں۔

سیالوی صاحب امام اہل سنت کی بزعمہ غلطی نکالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہرقل کی بات کہ "کیا انہوں نے کبھی جھوٹ بولا ہے۔" یہ بات نبوت کے ۱۹ ویں سال پوچھی گئی اور امام اہل سنت کے طرز سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوسفیان نے جو صفائی دی وہ مکی سال کے متعلق ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے کیوں سوال اعلان نبوت سے ماقبل والی زندگی کے

متعلق ہے۔ (ملخصاً ص ۹۶، ۹۷، ۹۸۔۱۰۰)

الجواب:

امام اہل سنت نے آپ علیہ السلام کی اعلان نبوت سے قبل زندگی پر روشنی ڈالتے ڈالتے آگے آپ کے اعلان نبوت کا ذکر کیا ہے اور پھر کافروں کی تصدیق کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کی صداقت کی گواہی۔

اور جب مسئلہ توحید کو بیان کیا تو سب بگڑ گئے۔

سیالوی صاحب اس بات کے ضمن میں ہرقل کا واقعہ اور ابوسفیان کی صفائی کا ذکر ہے جو ایک ادنی درجے کا فہم رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے آپ تو بڑے شیخ الحدیث ہیں آپ کی عقل کے کیا کہنے اصل میں توحید دشمنی نے آپ کو یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ صحیح بات سمجھنے کی اہلیت نہیں۔

اب جب یہ سوال جواب اس تمہید کے بعد ذکر ہوئے تو صاف معلوم ہو رہا ہے کہ سوال و جواب اعلان نبوت سے قبل زندگی کے متعلق ہے۔ نہ کہ مکی زندگی کے متعلق ہے۔

ہم مسلمان بھائیوں سے عرض کریں گے گلدستہ توحید کے ص ۷، ۸، ۹ کو ملاحظہ فرمائیں کسی قاری کا بھی ذہن اس بات پر نہیں جاتا کہ یہ سوال مکی زندگی کے متعلق ہے ہر کسی کو سیاق و سباق سے اس کا مطلب وہی سمجھ آ رہا ہے جو حضرت شیخ نے لیا ہے کہ یہ سوال اعلان نبوت سے ماقبل والی زندگی کے متعلق ہے۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں کافر تو جھوٹ سے شرم کرتے ہیں مگر تم خدا کے لئے جھوٹ کا امکان مانتے ہو۔ (ملخصاً ص ۹۹)

الجواب:

سیالوی صاحب امکان کذب کا معنی و مفہوم سنیئے۔ جیسے علم غیب کا معنی اصطلاحی ہے۔ ہمارے نزدیک بھی امکان کذب کا اصطلاحی معنی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نے جو فرمایا

ہے اس کے خلاف کرنے پر قادر ہے اگر چہ کریگا نہیں۔

اگر یہ معنی غلط ہیں تو پھر:

کاظمی، سعیدی، شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ عبدالقدوس گنگوہی مولوی احمد رضا بریلوی اور دیگر لوگ نہیں بچ سکتے کیوں ان سب کو یہ بات مسلم ہے۔ تفصیل آگے آئے گی۔

اور اگر امکان کذب کا معنی کوئی اور ہیں تو ہمارے اکابر اس کے قائل نہیں ہیں۔

سیالوی صاحب عنوان دیتے ہیں۔ علامہ صاحب کی بے شعوری

اور نیچے یہ لکھتے ...... ذکر ابولہب کا ہو رہا ہے مگر لکھ ابو جہل رہا ہے۔ (ملخصا ص ۱۰۶)

الجواب:

سیالوی صاحب ابولہب کے ساتھ متصلاً ہی ابو جہل کی بات چل رہی ہے اور درمیان میں جملہ معترضہ کے طور پر ابولہب کی بات آگئی اور پھر دوبارہ ابوجہل کی بات چل پڑی۔

سیالوی صاحب آپ اتنے بڑے اپنے لئے دعویٰ قبول کرتے ہیں مریدوں کی طرف سے اور جملہ معترضہ کا بھی علم نہیں، اگر آپ نے علم النحو پڑھی ہوتی تو آپ کو یہ اعتراض کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔

اگر پیچھے ابوجہل کی بات نہ ہو رہی ہوتی تو پھر یہ وہی ابو جہل کہنا غلط تھا۔ جبکہ حضرت شیخ نے لکھا ہے یہ وہی ابو جہل ہے (گلدستہ توحید) اب تو معلوم ہو گیا کہ بات پیچھے اس کے متعلق ہو رہی تھی اس لیے یہ لکھا کہ یہ وہی ابو جہل ہے اب آپ نے پچھلی بات کو چھپایا اور اصل بات کو چھپا جانا یہودیانہ فعل ہے اب آپ کو پتہ چلا کہ آپ کیا ہیں؟

سیالوی صاحب لکھتے ہیں ...... آیا اہل سنت خواص و عوام میں شرک موجود و متحقق ہے۔ (ص ۱۱۴)

الجواب:

سیالوی صاحب آپ کے خواص، (۱) عبدالسمیع رامپوری (۲) فاضل بریلوی مصدق ہونے کی وجہ سے (۳) خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف (۴) مولوی محمد مسعود صاحب اور اکابرین میں سے فخر الاماثل سید احمد کبیر رفاعیؒ کے فتاویٰ کی روشنی میں آپ کے خواص لوگ مشرک بن چکے ہیں جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

اور عوام کے بارے میں بھی سنیے:

سیالوی صاحب لکھتے ہیں اہل اسلام بحمداللہ تعالیٰ ان تمام ضلالات وکفریات اور شرکیہ حرکات سے محفوظ مصئون اور منزہ ومبرا ہیں اور بالخصوص اہل سنت وجماعت اور اگر کوئی عامی ان خیالات میں مبتلا ہو تو اس کی وجہ سے علماء اعلام اور خواص کو مورد الزام ٹھہرانے اور مجرم گردانے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ (گلشن توحید و رسالت ج ۲ ص ۱۰۴؛۔ ۲۷۰)

معلوم ہوا کہ عامی افراد بھی یعنی بریلوی عوام شرک وکفر میں مبتلا ہیں۔ ظاہری بات ہے کہ ان کے کفر وشرک کیوجہ سے خواص بریلوی کو مشرک نہیں کہیں گے۔ بلکہ بریلوی خواص کو اس وجہ سے مشرک کہتے ہیں کہ اس شرک میں جُس پر بریلوی عوام لگی ہوئی ہے۔

اس کو بریلوی حضرات جائز کہتے ہیں۔

اور ان کا دفاع کرتے ہیں اور ان کو لگانے والے وہی تو ہیں۔

آگے سیالوی صاحب نے شیخ دھلویؒ کی عبارت نقل کی ہے کہ:

عوام جاہل اور غافل خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کیے بغیر صاحب قبر کو مستقل طور پر متصرف سمجھتے ہیں اور صاحب قدرت جانتے ہیں۔ (گلشن توحید و رسالت ج ۲، ص ۱۰۵)

یہ تو بالاتفاق شرک ہے اور وہ سارے جاہل وغافل وعوام کا نام اب بریلویت ہے۔ اب ساری بریلویت شرک کے گھاٹ اتر گئی۔ بفضل اللہ ہم نے ان کو نہیں اتارا

بلکہ ان کو ان کے اپنے اکابر نے اتار دیا۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں ......علامہ اقبال مرحوم نے مولوی حسین احمد صاحب مدنی کو جو مشورہ دیا تھا وہ واجب العمل سمجھو۔ (ص ۱۱۹)۔

الجواب:

سیالوی صاحب معاف رکھیئے گا کچھ اشعار کی صورت میں بریلویوں کی درگت بھی اقبال مرحوم نے بنائی تھی آپ بھی اس کو صدق دل سے پڑھیے اور صبح شام ورد بنائیں، ہوسکتا آپ کو مفید ہو جائے۔

اور ادھر علامہ مرحوم کو غلط فہمی ہوئی تو حضرت مدنیؒ کو اشعار میں طعن کرنے لگے اور جب حقیقت حال واضح ہوئی تو اس اقبال نے مولانا مدنیؒ نے معذرت کی۔ جب علامہ اقبال کے سامنے صحیح صورتحال رکھی گئی تو انہوں نے واضح اعلان کیا کہ:

''میں اس بات کا اعلان ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھ کو مولانا کے اس اعتراف کے بعد کسی قسم کا کوئی حق ان پر اعتراض کرنے کا نہیں رہتا۔۔۔یقین دلاتا ہوں کہ مولانا کی حمیت دینی کے احترام میں میں ان کے کسی عقیدت مند سے پیچھے نہیں ہوں''۔

(انوار اقبال: ص: ۱۷۰۔ اقبال اکادمی پاکستان کراچی)

مزید تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب ''اقبال کے ممدوح علماء''، ''مکتوبات شیخ الاسلام''۔

سیالوی صاحب جگہ جگہ لکھتے ہیں توحید کے ساتھ رسالت بھی ضروری ہے۔

سیالوی صاحب اس سے کسی کو مفر نہیں ہم رسالت کے قائل الحمدللہ آپ سے زیادہ ہیں ناموس رسالت کے لئے ہماری کتنی جماعتیں کام کررہی ہیں، ناموس ختم نبوت پر مستقل کئی جماعتیں ہیں اور نام نہاد عشاقان بریلویوں کی ایک جماعت بھی نہیں ملتی جو ختم نبوت پر کام کررہی ہو۔

سیالوی صاحب نے بحث، آذر کے والد ابرہیم علیہ السلام ہونے نہ ہونے کے متعلق چھیڑی ہے اور کافی اس پر کلام کیا ہے۔ ہم بھی مختصر عرض کردیتے ہیں، سعیدی صاحب

لکھتے ہیں:

چونکہ اردو محاورہ میں چچا پر باپ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لئے ان آیات میں اب کا صحیح ترجمہ چچا ہے۔ (شرح مسلم ج ۱، ص ۳۲۸)

معلوم ہوا کہ صحیح ترجمہ بریلویوں کے ہاں چچا ہے تو پھر خان صاحب کا ترجمہ غلط ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کی یہاں کچھ تحقیق عرض کردی جائے، کہ بریلوی کیا ذوق رکھتے ہیں۔ سعیدی صاحب کا اصول پیش نظر رہنا چاہیے۔

اردو محاورہ میں چچا پر باپ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ یعنی اردو میں چچا کے لیے باپ کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا۔ تو پھر احمد رضا کا ترجمہ جو کہ بقول تمہارے مرادی و تفسیری ترجمہ ہے۔ لفظی نہیں ہے اور اس نے بقائی ہوش و حواس لکھوایا ہے۔ وہ آذر کو والد ہی سمجھتے ہونگے۔

(۲) علامہ کاظمی، پروفیسر مسعود کے والد صاحب (آپ خود بھی گلشن ج ۱، ص ۲۹۳)، سید ابوالحسنات قادری اور مفتی محمد حسین نعیمی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب کا مصدقہ ترجمہ جو کہ حافظ نذر احمد نے لکھا ہے۔

سب نے ترجمہ "اپنے باپ آذر سے کہا" کیا ہے (تفسیر الحسنات، البیان کاظمی آسان ترجمہ قرآن، تفسیر مظہر القرآن، کنز الایمان)

تو جب سعیدی صاحب کہتے ہیں کہ اردو میں چچا کو باپ نہیں کہتے بلکہ باپ والد کو کہا جاتا ہے تو پھر معلوم ہو گیا کہ ان سب کے نزدیک آذر والد ہے نہ کہ چچا۔

(۳) پروفیسر مسعود کے والد صاحب مفتی مظہر اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام جب سات برس کے ہوئے تو آپ نے اپنی والدہ سے دریافت کیا، میرا رب یعنی پالنے والا کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ تمہارا رب میں، تو پھر پوچھا کہ تمہارا رب کون ہے۔ انہوں نے کہا تمہارا باپ۔ پھر فرمایا انکا رب کون ہے۔ اس وقت والدہ نے کہا خاموش رہو اور اپنے شوہر یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آذر کو یہ قصہ سنایا (ملخصا تفسیر مظہر القرآن ج ۱، ص ۳۹۱)

(۴) سید ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں "ما کان للنبی والذین آمنو ..... الخ" کا شان نزول حضرت علی المرتضیٰ سے مروی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی "لاستغفرن لك" تو میں نے سنا کہ ایک شخص اپنے والدین کے لئے دعا مغفرت کررہا ہے اور اس کے والدین مشرک تھے تو میں نے اسے منع کیا اور بتایا کہ مشرکوں کے حق میں دعا مغفرت ممنوع ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آذر کے لئے دعا فرمائی حالانکہ بت تراش اور مشرک تھا۔ میں یہ سن کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور واقعہ سنایا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں جواب دیا گیا کہ دعائے ابراہیم بامید اسلام تھی۔ جس کا وعدہ آپ سے آذر کرچکا تھا......اور آپ آذر سے وعدہ فرما چکے تھے۔

اور جب آپ پر واضح ہوگیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بے زاری کا اظہار فرمادیا۔ (تفسیر الحسنات ج ۳، ص ۱۵۱)

(۵) مفتی محمد خلیل خان برکاتی لکھتے ہیں ابراہیم خلیل اللہ آذر بت پرست سے پیدا ہوئے۔ (سبع سنابل ص ۹۴) اس کتاب کی تصحیح مولوی عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری نے کی ہے۔

اور سبع سنابل فارسی نسخہ کی تصدیق و تعریف عبدالحکیم شرف قادری نے کی ہے اور بلکہ اس کو بارگاہ رسالت میں مقبول و منظور لکھا ہے۔

(٦) بریلوی مکتبہ فکر کے کتب خانہ "مکتبہ زواریہ" سے چھپنے والی کتاب قصص الانبیاء میں ہے۔ یہ نص قرآنی واذ قال اس لفظ کو وہاں لابیہ الخ۔ بالکل واضح کردیتی ہے۔ کہ آذر ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تھے۔ (قصص الانبیاء ص ۵۲)

(۷) شیخ یحییٰ منیری کے مکتوبات کا ترجمہ بریلویوں نے شائع کیا ہے اور بریلوی حضرات کے کتب خانہ سیرت فاؤنڈیشن لاہور سے چھپا ہے اس میں ہے کہ کبھی تو آذر کے بت خانہ سے خلیل پیدا کرتا ہے۔ (مکتوبات دوصدی ص ۲۸۱ مکتوب نمبر ۱٦)

(۸) مولوی سید اسد اللہ فاضل جامع نظامیہ رضویہ لاہور لکھتے ہیں۔ ابن جریر فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ اس کا نام آزر ہی تھا ممکن ہے کہ دونوں ہی اس کے نام ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک لقب تھا اور دوسرا علم۔ (قصص الانبیاء ص ۱۵۳ شبیر برادرز)

(۹) اور یہی بات بریلوی مفسر قرآن فیض احمد اویسی نے لکھی ہے۔ دیکھئے قصص الانبیاء مترجم ترجمہ مولوی فیض احمد اویسی۔

(۱۰) اور مولوی نعیم الدین مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں "واغفر لابی انه کان من الضالین" (الشعراء آیت نمبر ۸۶) ''اور میرے باپ کو بخش دے، بے شک وہ گمراہ ہے۔''

کہ توبہ و ایمان عطا فرما کر اور یہ دعا آپ نے اس لیے فرمائی کہ وقت مفارقت آپ کے والد نے آپ سے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا جب ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ اس سے بے زار ہو گئے۔ (خزائن العرفان ص ۵۳۶)

یہ دس عدد حوالے بریلوی حضرات کی کتابوں سے عرض کر دیے ہیں۔ آپ دیکھئے کہ ان تمام بریلویوں اور اکابرین امت میں سے ابن کثیر، ابن جریر، شیخ شرف الدین، یحیٰ منیری، میر عبدالواحد بلگرامی اور سبع سنابل کو پسند فرمانے والے ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد ﷺ کے متعلق آپ خود سیالوی صاحب تبرا کرتے ہوئے لکھتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی باپ اور والد کو کافر اور مشرک قرار دے دینا بہت بڑی جسارت اور بے باکی ہے اور نازیبا اور نالائق حرکت ہے۔ (گلشن توحید و رسالت ج ۱ ص ۱۵۴)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

حاشا للہ و پناہ بخدا کہ رسول معظم ﷺ کے نور پاک کو ظلمانی اور پلید جگہ میں رکھیں اور قیامت کے میدان میں آپ کے آباء و اجداد کو عذاب دے کر تحقیر و تذلیل کر کے نبی اکرم ﷺ کو رسوائی اور ذلت سے دوچار کریں۔ (گلشن توحید و رسالت ج ۱ ص ۱۵۴)

کیوں سیالوی صاحب

یہ تبرا آپ نے سرکار طیبہ ﷺ پر نہیں کیا؟ کیوں کہ آپ علیہ السلام نے میر عبدالواحد بلگرامی کی کتاب کو پسند کیا اور اسی میں لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام آذر بت پرست سے پیدا ہوئے۔

سیالوی صاحب یہ تبرا آپ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما پر بھی کیا ہے کیونکہ آپ کے مسلکی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حسن، سدی اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ آذر ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ہے۔ (تبیان القرآن ج ۳ ص ۵۵۳)

اور یہ تبرا اکابرین امت پر بھی ہے۔

اور اپنے مسلکی علماء اور اپنے اکابرین کو بھی سرکار طیبہ ﷺ کی ذات پر حملہ کرنے والا آپ نے قرار دیا ہے۔ باقی جرم تو آپ کا معاف ہو سکتا ہے مگر سرکار طیبہ ﷺ اور سیدنا ابن عباسؓ کی توہین نا قابل معافی جرم ہے۔ یہ ہے توحید دشمنی کی سزا۔

سیالوی صاحب نے جناب ابوطالب کے مشرک ہونے کا دعویٰ بھی غلط اور بے بنیاد قرار دیا ہے (گلشن ص ۱۳۵) اور اس پر کافی اوراق سیاہ کیے ہیں۔

الجواب:

سیالوی صاحب مولوی احمد رضا بریلوی جو آپ کے مسلک کے بانی ہیں اور جن کو آپ معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں۔

انہوں نے پورا رسالہ شرح المطالب فی عدم ایمان ابی طالب لکھا ہے:

ہم ان کے چند اقتباس پیش کر دیتے ہیں تا کہ بات واضح ہو جائے۔

(۱) وہ لکھتے ہیں:

نبی ﷺ نے ابوطالب مشرک کو کنیت سے یاد فرمایا۔ (رسائل رضویہ ج ۲، ص ۴۲۹)

(۲) دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔

اس حیثیت سے بھی ابوطالب کا شرک پر مرنا ثابت ہے۔ (رر ص ۴۳۱)

(۳) آنکہ مشرک بود وہ مشرک تھا۔ (رر ص ۴۳۵)

(۴) ابو طالب کا کفر پر مرنا قرآن و حدیث سے ثابت۔ (رر ۴۴۴)

(۵) اگر اسلام پر موت ہوتی تو سید عالم ﷺ کو استغفار سے کیوں ممانعت آتی۔ (ص ۴۶۰)

(۶) ابو طالب کا کفر پر مرنا اور دم واپسیں ایمان لانے سے انکار کرنا اور عاقبت کار اصحاب نار سے ہونا، ایسے روشن ثبوت سے ثابت ہے جس میں کسی سنی کو مجال دم زدن نہیں۔ (ص ۴۱۱)

(۷) صحیح و کثیر حدیثیں کفر ابی طالب ثابت کر رہی ہیں (ص ۴۳۱)

(۸) کفر ابی طالب کی حدیثیں مشہور ہیں (ص ۴۳۵)

(۹) علماء اہل سنت ابو طالب کا کفر مانتے ہیں شیعہ انہیں مسلمان جانتے ہیں۔

(ص ۴۵۱)

(۱۰) علماء کا جابجا کفر ابی طالب پر اجماع نقل فرمانا اور اسلام ابی طالب کا قول مزعوم روافض بتانا۔ (ص ۴۵۰)

یہ دس عدد حوالے کفر ابی طالب کی صراحت کر رہے ہیں۔ بلکہ مسلمان کہنے والا قول شیعہ کا ہے۔ سیالوی صاحب اگر آپ شیعہ ہیں تو پھر بخوشی یہ قول کیجئے۔ ہمیں پھر آپ سے کوئی گلہ نہیں ہے کہ یہ قول کیوں کیا ہے۔

بلکہ فاضل بریلوی نے جناب ابو طالب کو رضی اللہ عنہ کہنے پر اتنا سخت رد کرنے کے بعد لکھا ہے کہ کفار کے لئے دعائے مغفرت کرنا کفر ہے۔

تو جناب آپ تو ان کو صحابی ثابت کر رہے ہیں جبکہ سیالوی صاحب کے مسلک کے بانی کافر کے لیے دعائے مغفرت کرنا کفر کہہ رہے ہیں، سیالوی صاحب ایک اور کفر کا ہار گلے میں ڈالیے امید ہے کہ آپ کو گردن کے لئے مفید ہو۔

سیالوی صاحب امام اہل سنتؒ کی ایک گرفت سے سخت پریشان ہوئے ہیں۔

امام اہل سنت نے نبی پاک ﷺ کے مختار کل ہونیکی نفی عدم ایمان ابی طالب سے ثابت کی ہے۔ جبکہ سیالوی صاحب بری طرح ناکام ہوئے ہیں اس کا جواب دینے سے۔

سیالوی صاحب توجہ فرمائیے:

فاضل بریلوی لکھتے ہیں ایمان ابی طالب کے بارے میں سرکار طیبہ ﷺ کی خواہش کا تذکرہ کرتے ہوئے۔

(۱) اس کی حضور کو سخت خواہش تھی جو کچھ کوشش ممکن تھی سب خرچ فرمادی۔ (رسائل رضویہ ج ۲، ص ۴۵۴)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

(۲) جب ابوطالب نے حضور کی شدت خواہش دیکھی (ص ۴۵۵)

(۳) مولوی غلام علی اوکاڑوی لکھتے ہیں:

حضور علیہ السلام کی انتہائی تمنا اور آرزو کے باوجود انہوں نے آخری دم حالت نزع میں بھی کلمہ پڑھنے سے انکار کر کے نار کو اختیار کیا۔ (ص ۴۷۸)

سیالوی صاحب خود دیکھیں کہ:

سرکار طیبہ ﷺ کو بہت زیادہ خواہش تھی مگر پھر بھی ایمان ابو طالب کو نہیں ملا تو کیا اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ اختیار کلی صرف اور صرف خدا جل جلالہ کو ہی ہے۔ فاضل بریلوی ترجمہ کنز الایمان میں لکھتے ہیں۔

۱) اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو ایمان نہ لائیں گے۔ (یوسف نمبر ۱۰۳)

۲) بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ (الرعد نمبر ۳۱)

۳) اگر تم ان کی ہدایت کی حرص کرو تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے۔ (کہف نمبر ۳۷)

جبکہ سیالوی صاحب آپ تو رحمت کائنات ﷺ کو مختار کل مان رہے ہیں مخلوق

خدا آپ کی مانے یا فاضل بریلوی کی۔

فما هو جوابكم فهو جوابنا۔

فاضل بریلوی کے والد صاحب نے رحمت کائنات کے لئے خطاب کا ترجمہ ''تو'' کرنا گستاخی و گناہ قرار دیا (اصول ارشاد ص ۲۲۸) جبکہ فاضل بریلوی نے ترجمہ کنزالایمان میں ۱۵ جگہ رحمت کائنات کے لئے ک ضمیر وغیرہ کا ترجمہ تو کیا ہے۔

مثلا (۱) القارعۃ نمبر ۱۰، (۲) الھمزہ نمبر ۵ (۳) المنافقون نمبر ۴، (۵) الدھر نمبر ۱۹ (۶) المرسلات نمبر ۱۴ وغیرہ ذلك فماهو جوابكم فهو جوابنا۔

یہ ہم اس لئے کہہ رہے کہ سیالوی صاحب نے حکیم الامت تھانویؒ کا ایک ملفوظ نقل کیا ہے اگر رحمت کائنات باطنی قوت استعمال کردیتے تو پھر ابوجہل و ابو طالب ایمان لے آتے۔ لیکن سیالوی صاحب کی خدمت میں عرض ہے ہمیں تلاش بسیار کے باوجود یہ حوالہ نہیں ملا آپ کی عادت ہے جھوٹے حوالے دینے کی۔

مثلا مناظرہ جھنگ کے حاشیے میں جناب نے لکھا ہے کہ دیوبندیوں نے ووجدک ضالا کا گمراہ ترجمہ کیا ہے حالانکہ دنیا بریلویت الٹی لٹک سکتی ہے مگر یہ ثابت نہیں کرسکتی۔ اس طرح لگتا ہے کہ آپ نے یہ بھی جھوٹ بولا ہے.

سیالوی صاحب بری طرح بوکھلا گئے ہیں۔

لکھتے ہیں صرف شرک کی وجہ سے اس کو ناقابل مغفرت قرار دینا منصب نبوت کو غیر اہم ثابت کرنے کے مترادف ہے۔

الجواب:

جب ایک آدمی شرک کرتا ہے تو لازمی بات ہے کہ وہ رسالت کا بھی تو انکار ہی کررہا ہے کہ کیونکہ رسول پاک علیہ السلام کی تعلیم اور دعوت تو توحید ہے اور جو آدمی توحید کو نہیں مانتا تو وہ نبوت کو کہاں مانے گا اس لیے وہ رسالت کا بھی منکر تصور کیا جائے گا۔

سیالوی صاحب ایمان ابی طالب میں راجح و مرجوح کی بات لکھ رہے ہیں کہ یہ

راجح و مرجوح کا مسئلہ ہے عند العلماء۔ (ملخصا ص ۱۳۳)

سیالوی صاحب پیچھے خان صاحب کے حوالے سے گزر چکا کہ سنی کفر ابی طالب کے قائل ہیں اور یہ مسئلہ ایمان ابی طالب والا شیعت کا ہے آپ اپنی خیر منائیں۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں چچا پر باپ کا اطلاق ہوتا ہے۔ (ملخصا ص ۱۴۴)

جناب من پیچھے آپ کے سعیدی صاحب کے حوالے سے جس کتاب پر آپ کی تقریظ بھی موجود ہے گزرا کہ "اردو محاورہ میں چچا کو باپ نہیں کہتے"۔

تو جب اردو زبان میں فاضل بریلوی اور دیگر نے آزر کو باپ لکھا ہے تو وہاں یہ تاویل نہیں چل سکتی۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

آزر کو چچا ماننا لازمی ہے ص ۱۴۴، باپ کہنا بڑی جسارت و بے باکی ہے۔

(ص ۱۵۴)

الجواب:

جناب والا لازمی ہے یا غیر لازمی یہ فتوی تو آپ کے گھر کے جید افراد پر لگے گا جو پیچھے آزر کو باپ مان چکے ہیں چاہے ان پر کفر کا فتوی لگائیں یا فسق کا ہمیں دخل کی ضرورت نہیں۔ ہاں جو اکابرین امت اور صحابہ پر تبرا آپ نے کیا ہے وہ مردود ہے تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں ایمان ابوطالب کو موضوع بحث بنا لینا اچھی بات نہیں۔

(ص ۱۵۵)

الجواب:

جناب من ہم نے نہیں بنایا اگر بنایا ہے تو فاضل بریلوی نے، جنہوں نے پورا رسالہ عدم ایمان ابی طالب پر لکھا ہے۔

۸۰ علماء کے حوالہ جات دیے ہیں ۱۳۰ کتب پیش کی ہیں، امت کا اجماع نقل کیا

ہے اگر مجرم ہیں تو تمہارے اپنے ہی ہیں۔ بحمد للہ ہم نے کوئی کتاب خاص اس موضوع پر نہیں لکھی۔ جبکہ فاضل بریلوی نے پورا رسالہ عدم ایمان ابو طالب پر لکھا ہے آپ کے نزدیک وہ مجرم اور ان کے نزدیک آپ شیعہ ہیں۔

تو اگر یہ گستاخی ہے تو جناب کے گھر میں ہی گستاخ ہیں۔

سیالوی صاحب نے ایمان والدین رحمت کائنات ﷺ کا مسئلہ چھیڑا ہے۔ الخ

(ملخصا ص ۱۴۱ تا ۱۵۵)

سیالوی صاحب ہم الحمد للہ قائل ہیں:

ہمارے اکابر نے کہیں بھی ان کے کفر کا قول نہیں کیا۔

باقی فقیہ العصر، قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ نے جو لکھا کہ آپ کے والدین کا وصال کفر پر ہوا تو پوری علماء کی جمعیت اس بات پر ہے کہ وصال کفر پر ہوا بعد میں آپ کے دعویٰ نبوت کے بعد ان کو زندہ کر کے ایمان پیش کیا گیا، اگر یہ بات کرنا جرم ہے تو علماء کرام کی اکثریت و جمعیت اس قول پر ہے۔ ملاحظہ فرمایئے اپنے بڑے عنایت اللہ سانگلہ ہل کے (مقالات شیر اہل سنت)

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

امام اہل سنتؒ نے کفر ابو طالب ثابت کرنا ہے چاہے اپنا ایمان خطرے میں پڑ جائے (ملخصا ص ۱۵۶)

سیالوی صاحب بحمد للہ۔

۱) آپ نے امام اہل سنتؒ کو ایماندار تسلیم کر لیا۔ اور یہ آپ کا حسام الحرمین سے انکار ہے اور یہ آپ کے کفر کا بین ثبوت آپ کے اصول کی روشنی میں ہوا۔

۲) اگر یہ بات ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے تو پھر فاضل بریلوی کا ایمان تو خطرے ہی خطرے میں کہ ایسا رسالہ شرح المطالب فی عدم ایمان ابی طالب جو کفر ابی طالب پر فاضل بریلوی نے لکھا ہے میں نے نہیں دیکھا۔

بلکہ امت مسلمہ میں شاید کسی نے لکھا ہو تو ان کا ایمان تو سرے سے ہی خطرے میں گھرا ہوا ہوگا۔

پہلے آپ ان کی فکر کریں۔

یہ بھی آپ کے بقول ورنہ ہمارے ہاں فاضل بریلوی کا عدم ایمان ثابت ہے۔

جس سیالوی کو جرات ہے ایمان اعلی حضرت پر بات کرے۔

سیالوی صاحب کا دھوکہ:

سیالوی صاحب لکھتے ہیں امام اہل سنت نے رئیس المنافقین کی عدم مغفرت صرف شرک کی وجہ سے لکھی ہے۔ (ملخصا ص ۱۶۲)

الجواب:

امام اہل سنتؒ کی عبارت میں قطع برید نہ کریں پھر دیکھیں چونکہ قطع برید کا چسکا عبارات میں فاضل بریلوی کو بھی تھا جس کا اقرار آپ کے گھر کے افراد کو بھی ہے، دیکھئے۔ (انکشاف حق ۱۵۰ا۔۱۵۱)

تو وہی چسکا آپ کو بھی ہے۔

پوری عبارت یہ تھی۔

رئیس المنافقین (جس نے زبانی طور پر کلمہ توحید پڑھ لیا تھا مگر دل میں بدستور کفر وشرک موجود تھا)۔ (گلدستہ توحید ص ۲۱)

کیا سیالوی صاحب صرف شرک کی بات ہے حالانکہ الفاظ یہ ہیں کفر وشرک موجود تھا)۔ (گلدستہ توحید ص ۲۱)

کیا سیالوی صاحب صرف شرک کی بات ہے کفر وشرک کے الفاظ سے واضح ہو جاتا ہے صرف شرک نہ تھا بلکہ کفر بھی اس کے اندر تھا۔

یہ آپ کا دھوکہ ہے جو اسی چسکے کا آپ پر فیضان ہے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت میں منافق مشرک ہی ہوتے تھے۔

سیالوی صاحب ناراض ہیں کہ:

امام اہل سنت نے یہ تاثر دیا ہے کہ رحمت کائنات کی دعا رئیس المنافقین کو نہ بچا سکی حالانکہ آپ کو علم تھا کہ اس کی بخشش نہیں ہونی۔ (ملخصا ص ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹)۔

سیالوی صاحب:

بے شک علم تھا مگر پھر بھی دعا فرمائی رحمت کائنات ﷺ نے اور آپ یہ بتائیں کہ کیا اس دعا کے بعد اس کی بخشش ہوئی ہرگز نہ ہوئی تو پھر امام اہل سنتؒ کے اوپر برسنے کی ضرورت نہیں۔

بے شک آپ کو علم تھا کہ اس کی بخشش نہ ہوگی بے شک آپ کو اس کے خاندان کے لوگوں کو قریب کرنا تھا۔ مگر مانگی تو سہی۔

جب مانگی اور قبول نہ ہوئی تو امام اہل سنتؒ کا موقف اور استدلال درست ہے تو پھر جھگڑا کیوں، کتنی جگہ آپ بریلویوں نے بھی لکھا کہ آپ کی دعا قبول نہ ہوئی، دیکھیے خزائن العرفان۔ تو کیا وہ بھی قابل عتاب ہیں یا صرف مظلوم دیوبندی ہی قابل عتاب ہیں۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

سرزنش عتاب اور تنبیہ کے الفاظ رحمت کائنات کے لئے استعمال کرنا، بے ادبی گستاخی ہے۔ (ملخصا ص ۱۷۱)

الجواب:

کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

(۱) شجر ممنوعہ سے ان کا کھانا ان کی زلت تھی جو بطور نسیان ان سے سرزد ہوئی جس پر فوری ان کا مواخذہ اس طرح ہوا کہ ان کے جسم سے جنت کا لباس اتر گیا اور وہ ایک دوسرے کے سامنے عریاں ہو گئے، بس یہی صورت مواخذہ تھی، جیسے بعض مفسرین نے لفظ عتاب سے بھی تعبیر فرمایا ہے۔ الخ (التبیان مع البیان ص ۱۵۱)

لو جی سیالوی صاحب:

ایک مولوی تو آپ کا کھڈے لائن لگ گیا۔

گستاخ و بے ادب ثابت ہو گیا۔

(۲) کاظمی صاحب لکھتے ہیں رہا عتاب تو فی الجملہ وہ رسولوں کی طرف متوجہ ہوا صحیحین کی متفق علیہ حدیث ہے۔ عتب اللہ علیہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو عتاب فرمایا، بلکہ سورۃ عبس و تولی کی تفسیر میں یہ حدیث وارد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کی آمد پر فرمایا مرحبا بمن عاتبنی فیه ربی جس سے ظاہر ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی طرف بھی عتاب متوجہ ہوا۔ (ص ۳۶)

(۳) آپ کے علامہ اور موید غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

عتاب تو فی الجملہ رسولوں کی طرف بھی متوجہ ہوا صحیحین کی متفق علیہ حدیث ہے عتب اللہ علیہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو عتاب فرمایا (صحیح بخاری ج ۱، ص ۲۳، صحیح مسلم ج ۲، ص ۲۶۹)۔

بلکہ سورہ عبس و تولی کی تفسیر میں یہ حدیث وارد ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کی آمد پر فرمایا مرحبا بمن عاتبنی فیہ ربی جس کی وجہ سے مجھ پر عتاب ہوا اسے خوش آمدید (تفسیر کبیر ج ۸، ص ۴۷۰، روح المعانی ج ۳۰ ص ۳۹، ابن جریر ج ۳۰، ص ۲۸، ۲۹، ارشاد الساری ج ۱ ص ۴۱۱ جس سے ظاہر ہوا کہ آپ ﷺ کی طرف بھی عتاب متوجہ ہوا۔ (تبیان القرآن ج ۱، ص ۲۱۵)

اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو ہم مزید حوالہ جات نقل کرتے کہ عتاب وغیرہ الفاظ بریلویوں نے لکھے ہیں۔

فلہذا یہ سارا ٹولہ اشرف سیالوی کے فتویٰ کی رو سے گستاخ و بے ادب ٹھہرا۔

اور ان کا تائید کرنے والا ہونیکی وجہ سے خود بھی اس فتوے سے محروم نہ رہا۔

سیالوی صاحب کا جھوٹ:

کہ امام اہل سنتؒ نے رحمت کائنات کی دعاؤں کی اہمیت گھٹائی ہے۔ العیاذ باللہ

(ملخصا ص ۱۷۳)

سیالوی صاحب اگر یہ بات کہ آپ کی دعا قبول نہ ہوئی، یہ بات آپ کی دعاؤں کی اہمیت گھٹاتا ہے تو پھر سنیے کہ آپ کے گھر کے بانی بھی نہیں بچتے۔

وہ لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اے علی میں نے اللہ عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے اللہ تعالی نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھا۔ (فتاوی رضویہ ج ۱۵، ص ۶۸۶)

مرادآبادی نے لکھا کہ آپ:

نے تین دعائیں مانگی دو قبول ہوئیں ایک رد کردی گئی (خزائن)

کیا یہ دونوں رحمت کائنات ﷺ کی دعاؤں کی اہمیت گھٹا رہے ہیں۔

اگر آپ کی بات ٹھیک ہے تو پھر ان پر آپ کا فتوی کام آگیا اور اگر جھوٹ ہے تو پھر۔

خدا کی لعنت جھوٹوں پر۔

سیالوی صاحب نے آگے ایک حدیث نقل کی ہے:

ابن کثیر سے جس کا خلاصہ یہی ہے جو سیالوی نے بھی لکھا کہ اہل اسلام پر شرک کے فتوے لگانے والے خود مشرک ہیں۔ (ص ۱۸۶)

سیالوی صاحب غصہ تھو کیئے۔

قطع نظر اس کے کہ یہ روایت کیسی ہے۔

اور قطع نظر اس کے کہ ابن کثیر کو آپ کی جماعت کے ذمہ دار افراد وہابی کہتے ہیں احسن البیان، مقیاس نور وغیرہ میں ان کو وہابی قرار دیا گیا ہے بلکہ اویسی نے ان کو گمراہ قرار دیا ہے دیکھیے قصص الانبیاء مترجم بترجمہ اویسی۔

ہم کہتے ہیں کہ:

شرک کے فتوے:

تم نے ہی تو لگائے ہیں پیچھے آپ ملاحظہ فرما آئے ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اگر تحقیق سے واقعہ شرک ثابت ہو اور پھر اس کو مشرک کہنا اس حدیث کی زد میں ہے تو پھر تو تم خود بھی ہو اور جو جواب تمہارا وہی ہمارا۔ اور اگر یہ بات اس سے مستثنیٰ ہے تو پھر۔

ہم اس کی زد میں نہیں آتے

جو چاہے آپ حسن کرشمہ ساز کرے۔

تفصیل اس حدیث کے مقدمہ میں گزر چکی ہے۔

سیالوی صاحب کا جھوٹ:

کہ آپ بتوں والی آیات انبیاء واولیاء پر فٹ کرتے ہیں۔ الخ (ملخصاً ص ۱۹۶ تا ۲۰۰)

سیالوی صاحب آپ کے گھر کے افراد کافروں والی آیات ہم پر فٹ کرتے ہیں۔

کیا آپ نے ان کی بھی خبر لی۔

حضرت شیخ جیلانیؒ لکھتے ہیں:

اس کے قبضے میں بادشاہوں کی پیشانی ہے اس کے ہاتھ میں لوگوں کے وہ دل ہیں جو بدن کا بادشاہ ہے اور اس میں متصرف ہے۔ مخلوق کا مال اسی کا ہے۔ مخلوق خدا کی طرف سے امین وکیل ہے اور تجھے دینے میں ان کے ہاتھ کی جنبش دینے سے ہے اسی طرح مخلوق کا تجھے دینے سے باز رہنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس اللہ تعالیٰ سے رزق طلب کرو۔ اور فرمایا الخ۔ (فتوح الغیب مقالولہ نمبر ۲۰)

شیخ نے پہلے بات سمجھائی کے مخلوق چونکہ خدا کے قبضہ وقدرت میں ہے اور اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں چاہے بادشاہوں یا کوئی اور تو بجائے اس سے مانگنے کے خدا سے مانگو۔

اور آگے دلیل دیتے ہوئے۔

دو آیات پیش کی ہیں۔

(۱) واسئلوا اللہ من فضلہ

(۲) ان الذین تدعون من دون اللہ لایملکون لکم رزقا فابتغوا۔

یہ دوسری آیت تو آپ کے نزدیک بتوں کے متعلق نازل ہوئی اب آپ شیخ جیلانیؒ کے متعلق کیا کہیں گے ہمت کر کے فتویٰ لگا دیں۔

(۲) پیر نصیر الدین گولڑوی صاحب لکھتے ہیں:۔

بتوں کی عبادت کے رواج کی اصل بھی مذہبی قائدین اور روحانی بزرگوں کی بے جا تعظیم وان سے منسوب غلط عقیدت مندی ہے۔ لہذا اگر بتوں کی عبادت اور مشرکین اصنام کی مذمت میں آئی ہوئی آیات، زمانہ حال کے ان نام نہاد مومنین وموحدین پر فٹ کی جائیں جن کی زبان پر لا الہ الا اللہ ہے مگر ہمہ قسمی نفع ونقصان عزت وذلت اور تنگی وآسانی اللہ کی بجائے اپنے پیروں فقیروں کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ان کی رضا وناراضگی کے سبب سمجھتے ہیں تو یہ کوئی قیاس مع الفارق یا زیادتی نہیں بلکہ مزاج قرآنی کی عین تشریح وتوضیح ہے۔ (اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت ص ۹۲)

سیالوی صاحب اگر ایسی آیات انبیاء اولیاء پر فٹ کرنا جرم ہے تو بریلویوں پر فٹ کرنا درست کیوں ہے کیونکہ وہ تمہارے نزدیک واحد مسلمان ہیں اور باقی دنیا اسلام سے خالی ہے؟ تو تمہارے پیر جناب بریلویوں پر فٹ کر رہے ہیں۔

اگر یہ درست ہے تو پھر۔ ہمیں اجازت دو کہ ہم بھی تم پر ہی فٹ کریں۔

پیر صاحب کو غیر معتبر نہ سمجھا جائے۔

مولوی عبدالحکیم شرف قادری نے ان کو قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والا لکھا ہے۔

(نور نور چہرے ۸)

مفتی حنیف قریشی کے مناظرہ گستاخ کون میں ص ۴۳ پر ہے چراغ گولڑہ حضرت قبلہ پیر سید نصیر الدین شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اوز ڈاکٹر الطاف حسین سعید لکھتا ہے سلسلہ عالیہ کی متعدد روحانی و علمی شخصیت حضرت صاحب زادہ پیر سید نصیر الدین گولڑوی دامت برکاتہم العالیہ (افضلیت غوث اعظم ص ۴)

پیر نصیر الدین گولڑوی نے ایک کتاب لکھی ہے طریق الفلاح اور یہ ان کی آخری تالیف ہے اور ان کی زندگی میں چھپ کر نہ آسکی ان کی پوری کوشش تھی کہ چھپ جائے جیسا کہ ان کے بیٹے غلام نظام الدین جامی صاحب موجودہ سجادہ نشین نے لکھا ہے۔

اس کتاب پر مندرجہ ذیل اکابر بریلویہ کی تقریظیں ہیں۔

(۱) بریلوی علامہ عرفان مشہدی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت سید نصیر الدین نصیر مدظلہ اصول و فروع میں اپنے جد بزرگوار اعلیٰ حضرت گولڑوی قدس سرہ العزیز کے متبع ہیں۔ اور آگے پیر نصیر الدین کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فخر ملت وارث غوث جلی (طریق الفلاح، تقریظ محمد عرفان مشہدی)

(۲) مفتی منیب الرحمان صاحب لکھتے ہیں ہماری تمام بری بڑی خانقاہوں اور مزارات اولیاء کرام کے موجودہ سجادگان اور خلفاء باستثناء چند دینی تعلیم تو دور کی بات ہے دینی وضع سے بھی عاری ہے۔

ایسے ماحول میں حضرت علامہ پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی زید مجدھم کی شخصیت بسا غنیمت ہے۔

اور آگے لکھتے ہیں: متشرع و متدین بھی ہے اور صاحب علم بھی، اللہ تعالیٰ نے انھیں کئی نعمتوں اور محاسن سے نوازا ہے۔ (طریق الفلاح، تقریظ مفتی منیب الرحمان صاحب)

(۳) مفتی غلام مصطفیٰ رضوی مفتی انوار العلوم ملتان لکھتے ہیں:

اس نازک اور حساس موضوع پر برصغیر کے معروف روحانی خانوادے کے چشم و

چراغ نامور اہل قلم حضرت صاحبزادہ پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی نے......الخ

(طریق الفلاح، تقریظ مفتی غلام مصطفیٰ صاحب)

اب دیکھئے کیا ایسا آدمی صرف آپ کے کہنے سے غیر معتبر ہو سکتا ہے ہاں سیالوی صاحب اگر ایسے آدمی کو غیر معتبر کہو گے تو خود غیر معتبر بن جاؤ گے۔

(۴) مولانا احمد الدین بگویؒ جن کو صاحبزادہ اقبال فاروقی نے تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور میں۔

اپنے اکابر میں شمار کیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں:

اگر یہ اعتراض ہے کہ یہ آیات تو اصنام کے بارہ میں نازل ہوئی ہیں تم نے ان کی ان اصنام اور ان کے علاوہ دوسرے انبیاء مثلاً عیسیٰ اور عزیز علیہما السلام اور ملائکہ اور اولیاء کرام کے بارہ میں کیسے تعمیم کر دی۔

الجواب:

اصول فقہ میں یہ مسئلہ طے شدہ ہے کہ سبب کی خصوصیت کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ اعتبار الفاظ کی عمومیت کا ہوا کرتا ہے تو الفاظ عام ہیں جو ان سب کو شامل ہیں۔ (دلیل المشرکین ص ۱۰۶)

سیالوی صاحب یہ تو آپ کے اپنے افراد کی بات تھی۔

بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حق تعالیٰ فرماتے ہیں:

یعنی اللہ کے سوا جس کسی سے بھی تم دعا کرتے ہو وہ تمہاری طرح بندے ہیں انہیں یہ قدرت کہاں ہے کہ کسی کی حاجت پوری کریں اور اگر کوئی یہ کہے کہ (آیت) کفار کے حق میں آئی ہے جو بتوں کو پکارا کرتے تھے تو اس کا جواب یہ دیا جائے گا کہ لفظ عام ہے اور لفظ کا اعتبار کیا جائے گا نہ کہ مخصوص شان نزول کا۔ (ارشاد الطالبین ص ۵۵)۔

انشاء اللہ اگر بات آگے بڑھی تو ہم اس پر مزید دلائل دیں گے۔ ان شاء اللہ

سیالوی صاحب کی گھبراہٹ:

امام اہل سنت کے سامنے سیالوی طفل بکتب کی حیثیت سے بھی کم حیثیت رکھتا ہے، سیالوی صاحب:

اتنا عاجز آچکا ہے کہ وہ بجائے کوئی معقول جواب دینے کے اپنے اکابر کو ہی کوسنا شروع ہو جاتا ہے۔

دیکھئے امام اہل سنت پر یہ الزام لگاتا ہے کہ انہوں نے من دون اللہ میں انبیاء واولیاء کو داخل مانا ہے۔ (ملخصاص ۲۰۱ تا ۲۰۲)

الجواب:

حالانکہ امام اہل سنتؒ نے آیات پیش کی ہیں جن میں صراحۃ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔

سیالوی صاحب بات کو کھینچ تان کر بتوں تک لے جاتے ہیں آپ اپنے گھر کی تو خبر لیتے آیئے۔

میں سیر کروا دیتا ہوں۔

(۱) مولوی نعیم الدین مراد آبادی سورہ العمران کی آیت نمبر ۷۹ حاشیہ نمبر ۱۵۰ میں تحت لکھتے ہیں:

نجران کے نصاریٰ نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا کہ ہم انہیں رب مانیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں۔ اس آیت کے شان نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابو رافع یہودی اور سید نصرانی نے سرور عالم ﷺ سے کہا یا محمد! آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں حضور نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں۔ الخ (خزائن العرفان)

اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ نبی پاک ﷺ غیر اللہ اور من دون اللہ میں

داخل ہیں اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی کیونکہ یہ آیت ہے من دون اللہ کے متعلق یہ شامل کرنے والا نعیم الدین مراد آبادی ہے۔

(۲) افحسب الذین کفروان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء

(کہف ۱۰۲ خزائن العرفان حاشیہ نمبر ۲۱۳)

عبادی من دونی سے مراد حضرت عیسیٰ و عزیز اور ملائکہ کو کہا گیا ہے۔

(۳) وما کان هذا القرآن ان یفتری من دون الله . الخ (یونس ۳۷)

حاشیہ نمبر ۹۲ کفار مکہ نے یہ وہم کیا تھا کہ قرآن کریم سید عالم ﷺ نے خود بنالیا ہے اس آیت میں ان کا یہ وہم دفع کیا گیا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہی نہیں جس کی نسبت تردد ہوسکے اس کی مثال بنانے سے ساری مخلوق عاجز ہیں۔ یقیناً وہ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب ہے۔ (خزائن العرفان)۔

معلوم ہوا کہ اس تفسیر میں من دون اللہ سے مراد نبی پاک ﷺ ہیں۔

(۴) مقیاس حنفیت ص ۱۰۸ بحث من دون اللہ میں ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے۔

قل ادعو الذین زعمتم (انهم الهته) من دونه، الآیة.

یہاں من دونہ سے مراد ملائکہ و عیسیٰ و عزیز علیہم السلام ہیں۔

واذقال الله یا عیسی ابن مریم انت قلت للناس اتخذونی وامی الهین من دون الله (المائده نمبر ۱۱۶)

کا ترجمہ رضوی دیکھو کہ سیدنا عیسیٰ اور ان کی ماں علیہما السلام وہ من دون اللہ میں داخل مان رہا ہے۔

"جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو اللہ کے سوا۔" (ترجمہ کنز الایمان)

(۶) خود اشرف سیالوی صاحب آپ نے لکھا ہے کہ۔

جب آپ ﷺ نے وفد نجران کے عیسائیوں اور احبار یہود کو اسلام قبول کرنے

اور حلقہ غلامی میں داخل ہونے کے لئے فرمایا تو انہوں نے کہا:

اترید یا محمد ان نعبدك كما يعبدالنصارىٰ عیسی بن مريم.

اے محمد ﷺ کیا تمہارا یہ ارادہ ہے کہ ہم تمہاری عبادت کریں جیسے کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا (معاذ اللہ) ان نعبد غیر اللہ۔ مابذلک بعثنی وما بذلک امرنی۔ (تفسیر منثور جلد ۲ ص ۴۶)

پناہ بخدا کہ ہم خود غیر اللہ کی عبادت کریں یا کسی کو غیر اللہ کی عبادت کا حکم دیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے نہ اس کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور نہ ایسے کام کا حکم دیا ہے۔ اور قبل ازیں تعظیم اور عبادت میں باہمی فرق بیان ہو چکا ہے لہذا اس آیت میں بھی غیر اللہ کی عبادت پر ردو قدح اور اعتراض وانکار بیان ہے۔" (گلشن توحید و رسالت ص ۲۴۸)۔

سیالوی صاحب آپ بھی یہاں نبی پاک علیہ السلام کو غیر اللہ میں داخل مان رہے ہیں جو فتویٰ ماقبل میں گزر چکا ہے آپ بھی اس کی زد میں ہیں اور آپ بھی یہاں من دون اللہ کے اندر نبی پاک علیہ السلام کو داخل مان رہے ہیں کیونکہ یہ شان نزول جس آیت کا ہے اس میں بات ہی من دون اللہ کی ہو رہی ہے تو دوسرا آپ کا فتویٰ بھی آپ کی ٹیڑھی گردن پر۔

سیالوی صاحب سے کوئی معقول بات بن نہیں رہی، بونگیاں مار رہے ہیں۔

لکھتے ہیں: جو لوگ غائب خدا۔ الخ (گلشن ج ۷ ص ۲۰۶)

سیالوی صاحب نے خدا تعالیٰ کو غائب مانا ہے اور جو غائب ہو وہ حاضر نہیں ہوتا، جبکہ ان کے گھر کے چند حضرات لکھتے ہیں:

۱) نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

اگر خدا کو حاضر و ناظر نہیں سمجھتا تو محض جاہل ہے۔ (سرور القلوب ص ۲۱۶)

لو سیالوی جی یہ ایک اور تحفہ قبول فرمائیں۔

۲) میاں شیر محمد شرقپوری فرماتے ہیں:

جو اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر نہ سمجھے وہ کافر ہے۔ (کمالات شیر ربانی واحوال وتعلیمات شبیہ شیر ربانی ص ۱۷۸)

• سیالوی صاحب دماغ صاف ہوا۔

یہ صلہ آپ کو مسئلہ توحید میں مخالفت اور رخنہ ڈالنے کا ملا ہے۔

سیالوی صاحب سب سے بڑھ کر کہ آپ نے نبی پاک ﷺ کی صراحتاً مخالفت کی ہے کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

انکم لا تدعون اصما ولا غائباً

یعنی تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے۔

یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب آپ علیہ السلام نے ایک جماعت کو سنا کہ زور زور سے خدا کو پکار رہے تھے تفصیل کے لیے دیکھئے کتب احادیث

ہم ان سیالوی اینڈ کمپنی پر حیران ہیں کہ جس ذات کو حاضر سمجھنا تھا اس کو تو غائب بنا دیا اور جس ذات کو غائب سمجھنا تھا اس کو حاضر بنا لیا۔

نبی پاک علیہ السلام نے اپنے لیے غائب کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حضرت مابور کے قتل کیلئے بھیجا ان پر زنا کی تہمت کافروں کی طرف سے لگائی گئی تھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب ان کے پاس پہنچے تو ڈر کے مارے وہ گر گئے اور ان کا ستر کھل گیا تو اچانک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی نظر ان کے ستر پر پڑی تو ان کو نامرد پایا اور قتل نہ کیا اور سارا واقعہ سرکار طیبہ علیہ السلام سے عرض کیا تو نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا

الشاهد یریٰ ما لا یری الغائب

موجود آدمی جو دیکھتا وہ غائب نہیں دیکھتا۔

یعنی یہاں سرکار طیبہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے غائب کا لفظ استعمال کیا۔

اب رضا خانی حضرات کی سینہ زوری دیکھئے کہ نبی پاک علیہ السلام تو خدا کے لیے غائب کا لفظ پسند نہ فرمائیں اور اپنے لیے غائب کا لفظ پسند فرمائیں مگر اس ٹولے کا حال

یہ ہے کہ ان کو یہ بات پسند نہ آئے۔

تو پھر معلوم ہوا کہ یہ رضا خانی حضرات سرکار طیبہ ﷺ کے ماننے والے معلوم نہیں ہوتے۔

سیالوی دھوکہ

سیالوی صاحب نے امام اہل سنتؒ کی عبارت قطع و برید سے پیش کر کے یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ امام اہل سنت نے غلط لکھا ہے۔

وہ کہتے ہیں علامہ سرفراز کو مشرکین اتنے عقلمند کیسے معلوم ہو رہے ہیں کہ علامہ صاحب لکھتے ہیں کسی انسان سے یہ بات صادر نہیں ہو سکتی کہ محض اینٹ روڑے کو معبود بنائے۔ جو کچھ ہوا پیغمبروں بزرگوں کے نام پر ہوا آگے اس پر گرفت کر کے لکھتے ہیں:

گائے کی پوجا ہوتی ہے وہ کیا تھی؟

بچھڑے کی پوجا ہوتی ہے وہ کیا تھا؟ (گلشن ج اص ۲۰۸)

قارئین کرام آپ پوری عبارت دیکھیں امام اہل سنتؒ لکھتے ہیں، دنیا میں کوئی بھی قوم ایسی نہیں گزری جس نے محض لکڑی پتھر اور اینٹ کسی بے جان مورت کو خدا یا الٰہ بنایا ہو بلکہ بت تصویر اور مجسمہ جب بھی بنایا گیا کسی جاندار مخلوق بلکہ بزرگ اور پیغمبروں اور نیک بندوں کے نام اور شکل پر ہی بنایا گیا۔ (گلدستہ توحید ص ۵۱)

(۱) سیالوی صاحب یہ لفظ نظر نہیں آئے کہ کسی جاندار مخلوق کیا اس میں گائے اور بچھڑا نہیں آئیگا۔

(۲) بات مورتیاں بنانے کی ہو رہی ہے، گائے اور بچھڑے کی مورتی نہیں بنائی جاتی اگر بنائی جاتی ہے تو پیش کریں؟

سیالوی صاحب مست ہو کر لکھتے ہیں:

کسی کی مورتی بنا کر اس پر اس کا نام اطلاق کر کے پوجنا قطعاً اس ذات کی عبادت نہیں ہو سکتی۔ (ص ۲۱۹)

الجواب:

(۱) مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

جن انبیاء کی پوجا کی گئی ہے جیسے عیسیٰ و عزیز علیہم السلام انہیں اس آیت سے کوئی تعلق نہیں۔ (نور العرفان ص ۲۹۷)

(۲) پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں:

پس انہوں نے زعم کیا کہ واجب سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو امور جزئیہ کی تدبیر میں مستقل کر دیا اور اپنے لئے صرف تدبیر کلی محفوظ رکھی جیسا کہ سلطان وقت اپنے بعض خواص کو امور جزئیہ کی تدبیر مستقلا تفویض کر دیتا ہے اس لئے انہوں نے عبادت اوثان کو موجب تقرب زعم کیا، ان کے ناموں پر جانور ذبح کرتے ان کے ناموں کے ساتھ حلف اٹھاتے۔ امور ضروریہ میں ان سے استعانت جائز رکھتے۔ اس زعم پر کہ اس کو ایسی قدرت حاصل ہے جو کن فیکون سے تعبیر کی جاتی ہے۔ اور پیتل وغیرہ کی مورتیاں اس لئے بناتے کہ یہ مورتیاں ان کی ارواح کی طرف توجہ کے لئے برزخ (وسیلہ) میں پھر جاہل مشرکین نے (اندھا دھند تقلید سے) خبط عظیم میں پڑ کر ان مورتیوں کو مستقل معبود مان لیا۔ (تحقیق الحق ص ۱۵)

سیالوی صاحب دیکھئے کہ پیر صاحب نے بات واضح کر دی کہ:

نیک بندوں کے نام پر بت بنائے جاتے تھے، تاکہ ان کی توجہ حاصل کی جائے اور جاہل مشرکین ان مورتیوں کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے اور ان میں سمجھ دار تو اصل نیک لوگوں کی طرف ہی توجہ رکھتے تھے۔

(۳) کاظمی سے تقریبا یہی بات پیچھے عرض کی جا چکی ہے۔

(۴) فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

حضرت شیخ الانبیاء خلیل کبریا ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کہ ہمارے حضور اقدس ﷺ کے بعد تمام جہاں سے افضل و اعلیٰ ہیں ان کی اور حضرت

اسماعیل ذبیح اللہ حضرت بتول مریم علیہم الصلوۃ والسلام کی تصویریں دیوار کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں۔ (رسائل رضویہ ج ا ص ۴۱۹)

سیالوی صاحب اگر ان بتوں اور تصویر میں اصل شخصیت کو مدنظر اور نہیں پوجا جاتا تھا تو پھر صرف انہی کی شکل وصورتوں پر کیوں بت تراشے گئے اور شکلوں پر کیوں نہ تراشے گئے۔

وجہ اس کی یہی ہے کہ ان تصاویر کی اصل شخصیتوں کو وہ سب کچھ سمجھتے تھے اور بقول پیر مہر علی شاہ صاحب یہ صرف ان کی توجہ کا وسیلہ اور ذریعہ سمجھتے تھے اور ہاں بے شک جاہل قسم کے بریلوی ان تصویروں کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے۔

فاضل بریلوی ایک جگہ لکھتے ہیں:

(۵) بت ایک صورت حیوانیہ مضاہات خلق اللہ میں بنائی جاتی ہے تاکہ ذوالصورۃ کے لیے مراۃ ملاحظہ ہو۔ (رسائل رضویہ ج ا ص ۱۵۹)

فاضل بریلوی نے تو فیصلہ کر دیا کہ یہ بت یا تصویر ذوالصور یعنی اس شخصیت کے لئے آئینہ کا کام دیتے ہیں، یعنی مشرکین ان کو آئینے کے طور پر استعمال کرتے ہیں یعنی سامنے تو صورت و بت ہیں، مگر مراد و مقصود ذوالصورۃ یعنی اصل شخصیات ہیں۔

(۶) پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں:

وہ مشرکین کہتے ہیں کہ ہم سے پہلے صالحین گزرے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اس کا قرب حاصل کیا پس اللہ تعالیٰ نے انہیں خدائی دی اور وہ تمام مخلوق کے لئے مستحق عبادت ٹھہرے جیسے کہ کوئی شہنشاہ کہ اس کا غلام اس کی خدمت کرتا ہے اور اچھی طرح خدمت کرتا ہے پس بادشاہ اسے بادشاہی خلعت عطا فرماتا ہے اور اس کی طرف کسی شہر کی تدبیر سونپ دیتا ہے، پس اس شہر کی باشندے اس کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں وہ اس اطاعت کا مستحق ہو جاتا ہے، نیز مشرکین کا مذہب تھا کہ...... یہ صالحین اب بھی سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور اپنی عبادت کرنے والوں کی شفاعت کرتے

ہیں اور ان کے کاموں کی تدبیر کرتے ہیں پھر ان صالحین کے ناموں کے مطابق پتھروں کو کھڑا کر دیا اور ان صالحین کی طرف توجہ کرتے وقت ان کو قبلہ بنایا (اعلاء کلمۃ اللہ ص ۱۰۴)

سیالوی صاحب پیر صاحب نے فیصلہ فرما دیا کہ :۔

۱)اصل شخصیات کو پوجا جاتا تھا اور ان بتوں کو قبلہ سمجھا جاتا تھا۔

۲)وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ صالحین ان کی فریادیں سنتے ہیں جہاں سے بھی وہ ان کو پکاریں۔

۳)ان کو ہر جگہ سے دیکھتے بھی ہیں۔

۴)ان کو خدائی طاقتیں اور اختیار خدا نے ہی سونپے ہیں۔

اپنی ٹیڑھی گردن سیالوی صاحب اس آئینے میں دیکھیے کہ آپ ان ابتدائی مشرکین کے ساتھ ملتے جلتے ہیں یا نہیں؟

سیالوی صاحب کا بے بنیاد الزام کے علامہ سرفراز ،فاروق اعظم کے گستاخ تھے معاذ اللہ

وجہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے رحلت کے بعد سیدنا صدیق اکبرؓ نے جو خطبہ دیا اس میں انہوں نے لوگوں کو آپ علیہ السلام کی موت کے متعلق بتایا۔ جبکہ علامہ صاحب نے یہ تاثر دیا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے یہ سمجھا کہ لوگ موت کا انکار کر کے خدا کی صفت ازلی قیوم میں شرک نہ کرنے لگ جائیں اور موت کا انکار سیدنا عمرؓ نے کیا فلہذا یہ خیال علامہ سرفراز کا سیدنا عمرؓ کی گستاخی ہے۔ (ملخصاً ص ۲۲۵ تا ۲۲۸)

الجواب:

سیالوی صاحب توحید دشمنی کی وجہ سے آپ کو الٹا نظر آتا ہے، امام اہل سنت نے خطبہ سیدنا صدیق اکبر کی تشریح کی ہے وہ کوئی اپنی طرف سے نہیں کی، بلکہ بالکل سیدنا ابوبکرؓ کے خطبہ کی ترجمانی ہے۔ کیونکہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں خدا ذوالجلال

کے حیی و قیوم ہونے اور رحمت کائنات کے معبود نہ ہونے کی بات کی، اس کی وجہ یہی تھی کہ کہیں آگے چل کر کوئی مشرک ذہن کا رحمت کائنات ﷺ کی ذات کو بھی ویسے حیی اور قیوم نہ سمجھ لے۔

سیالوی صاحب صحابہ کی بات نہیں قرآن و سنت سے رضا خانی مشرکوں کو دھوکہ لگ گیا ہے اور وہ شرک کے ثابت کرنے کے لیے قرآن و سنت سے غلط استدلال کرتے ہیں تو صحابہ کرام کی بات تو پھر بھی صحابہ کی تھی کہ آپ فوت نہیں ہوئے۔

آگے انسانیت کے ادوار میں لوگ دھوکا کھا سکتے تھے اور ضرور کھاتے اس لئے سیدنا صدیق اکبرؓ نے یہ صاف سمجھا دیا کہ صرف زندہ رہنے والی اور جس کو موت نہ آئے وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔

اس سے سیدنا عمرؓ کی گستاخی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

البتہ گستاخی ہم بتاتے ہیں کس نے کی۔

۱) آپ کی جماعت کے بڑے ذمہ دار عالم قاضی عبدالدائم دائم لکھتے یہی واقعہ بیان کرتے ہوئے کہ سیدنا عمرؓ نے غلو سے کام لیا۔ (ملخصا سید الوریٰ ج ۲)

صحابی اور وہ بھی خلیفہ راشد کے لئے غلو کا لفظ استعمال کرنا بڑی جسارت ہے۔

۲) سیالوی صاحب آپ نے حدیث بھی پیش کی ہے مجھے تم پر شرک کا خوف نہیں، اور دوسری بات یہ کہ تم نے گستاخی کی ہے تو پھر سنیئے ان دونوں کا جواب۔

آپ کی بریلویت کی ریڑھ کی ہڈی جو مالی مشکلات میں آپ کے لئے معاون ہے۔

وہ لکھتا ہے سیدنا عمرؓ نے بیعت رضوان کا درخت اس لئے کٹوا دیا کہ امت میں شرک نہ پھیل سکے۔ (اسلامی عقائد)

اس کتاب پر نورانی، محمود رضوی، عبدالقیوم ھزاروی، عبدالستار نیازی، شرف قادری صاحب کی تقاریظ و مقدمے ثبت ہیں۔ سیالوی صاحب کیا سیدنا عمرؓ کے دور میں

اکثریت صحابہ کی نہیں تھی اگر زیادہ تابعی ہی ہوں مگر پھر بھی رضوان والے درخت کے نیچے تو کوئی تو صحابی بھی ہوگا مگر کٹوا اس لئے دیا تا کہ امت میں شرک نہ پھیلے۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے ان چھ عدد بزرگوں نے صحابہ وتابعین کی توہین نہیں کی آپ کے اصول کی روشنی میں؟

اور اگر آپ بھی یہی کہیں کہ آگے چل کر شرک کا راستہ کھل سکتا تھا تو ہماری طرف سے بھی یہی جواب قبول فرمائیں۔

اور دوسرا جواب بھی ہوگیا کہ اگر شرک نہیں آسکتا تو پھر آپ کے اکابر نے کیوں لکھا؟ کہ درخت اس لیے کٹوایا گیا کہ اس امت میں شرک نہ آسکے۔

اس حدیث سے امت مسلمہ کو دھوکہ مت دیا جائے، کہ اس امت میں شرک آ ہی نہیں سکتا لہذا جو مرضی کرو۔ وہ شرک نہیں ہوگا۔

سیالوی صاحب یہ بجا ہے کہ اس اُمت کا پورا طبقہ یعنی ساری کی ساری امت شرک میں مبتلا نہ ہوگی بلکہ کچھ افراد شرک کر سکتے ہیں بلکہ مشرک ہوئے ہیں۔ ھکھذا فی فتح الباری، وعمدۃ القاری، نووی علی المسلم. جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

اور آپ کے اکابر کے حوالہ سے پیچھے گزر چکا ہے کہ انہوں نے بریلویوں پر شرک کے فتوے لگائے ہیں۔

اگر آ ہی نہیں سکتا تو فتوے کیوں۔

آپ بھی جو پیچھے گزر چکا اس میں مان آئے ہو کہ عوام وجاہل لوگ شرک کرتے ہیں۔ اگر آ ہی نہیں سکتا تو یہ کیوں مشرک ٹھہرے۔

لگے ہاتھوں سیالوی صاحب کی ایک عبارت پر تبصرہ کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں:

ان کی پوجا کی یہی صورت تھی کہ ان کے نام پر ھیاکل اور مخصوص مجسمے بنا کر ان کی پوجا کرتے اور سمجھتے کہ بس ان ملائکہ کی عبادت ہوگی۔ (گلشن ص ۲۵۳)

کل میاں حجام جہاں مونڈتا تھا اوروں کے سر
آج اسی کوچہ میں خود اس کی حجامت ہوگئی

سیالوی صاحب ابھی تک یہی مانتے چلے آرہے تھے کہ مشرکین صرف ان مورتیوں کو پوجتے تھے، اب دبے لفظوں تسلیم کر گئے کہ عبادت تو ان شخصیات کی ہوتی تھی مگر وہ ظاہراً ان مورتیوں کی کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ان اصل شخصیات کی ہوگئی ہے۔

سیالوی صاحب:

امام اہل سنتؒ کے دلائل سے کافی پریشان نظر آتے ہیں۔ اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

امام اہل سنتؒ نے ماشاء اللہ وشئت۔ کے جملہ کے بارے میں شرک لکھ دیا ہے حالانکہ یہ شرک نہیں۔ (ملخصاً ص ۲۳۶)

الجواب:

سیالوی صاحب امام اہل سنتؒ نے نبی پاک ﷺ کے فرمان مبارک کو صحیح سمجھا ہے اور اس کی صحیح ترجمانی کی ہے۔ سرکار گرامی کا ارشاد گرامی "اجعلتنی للہ ندا" کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا۔ چونکہ رحمت کائنات نے پوری امت کو دین سمجھانا تھا اس لئے سمجھا دیا کہ یہ بات خدا کے ساتھ شرک ہے باقی صحابی کی ذات کے بارے میں کیا فیصلہ ہے۔

تو سیالوی صاحب لکھتے ہیں:۔

کہنے والا صحابی رسول تھا اور وہ یقیناً مقام الوہیت اور مقام نبوت کے فرق کو سمجھتا تھا۔ (گلشن ۲۳۶)

اور وہ فرق باقی انسانیت کی سمجھ سے ماوراء تھا اور وہ فرق نہ کرنے کی وجہ سے مشرک ہو جاتے اس لئے اس کو شرک قرار دیا۔

اب آیئے آپ کو جو دکھ و رنج ہے کہ اس کو شرک کہنا غلط ہے۔

اس کی وجہ محدثین سے سنیے۔

ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

لمافیه من التسویة بین الله وبینَ عباده۔ الخ

(مرقاۃ ج۸،ص۵۳۲)

کیونکہ اس بات میں اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان برابری ہے۔

فلھذا یہ شرک ہے۔

سیالوی صاحب آپ نے جو آیات پیش کی ہیں وہاں خدا اور رسول کے درمیان برابری لازم نہیں ہوئی۔

۱)اغنی هم الله رسوله من فضله۔

ساری دنیا انسانیت کا بھی عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ فضل وانعام فرمانے والا ہے اور رحمت کائنات غنائم وغیرہ دے کر احسان فرمانے والے ہیں دیکھیے (جلالین)

تو برابری نہیں سمجھ آتی۔

۲)اسی طرح "فسیری الله عملکم ورسوله" الخ۔

اس سے بھی انسانیت جانتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا دیکھنا اور ہے اور رحمت کائنات کا دیکھنا اور ہے۔

آپ تو انسان ہونیکی وجہ سے ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہیں اور خدا کو تو دنیا حاضر و ناظر سمجھتی ہے فلھذا شرک ہونیکی کوئی بات نہیں یہاں چونکہ برابری سمجھ نہیں آتی ہے۔ اس لئے شرک نہیں ہے۔

مثلاً کوئی کہے اللہ اور رسول چاہے گا تو نظام کائنات چلے گا۔ یا اللہ و رسول کے چاہنے سے دن رات کا نظام چل رہا ہے۔

تو عرف میں بھی ان جملوں میں اللہ و رسول کی مشیت میں برابری نظر آتی ہے، اس لئے ماشاء اللہ وشئت کہنا شرک ہوا۔

باقی اس کو شرک کہنا صرف امام اہل سنت کے قول سے نہیں بلکہ اس کے متعلق ملا علی قاری لکھتے ہیں اگر کہا ماشاء اللہ وشاء محمد لکان شرکا جلیا۔ (مرقاۃ ج ۸، ص ۵۴۴)

یعنی اگر کہا جو اللہ چاہے اور آپ ﷺ چاہیں وہی ہوگا تو یہ شرک جلی ہے۔

سیالوی صاحب اب تو اپنی خیر منایئے اور شرک کو اسلام نہ کہیں۔

۳) باقی اللہ ورسولہ اعلم کہنا، اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ دین کی سب باتیں اللہ نے اپنے رسول پاک ﷺ کو بتا دی ہیں۔

اس میں بھی برابری سمجھ نہیں آتی۔ کیونکہ تم نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ خدا کے علم کے سامنے نبی پاک کے علم کی قطرہ کی بھی حیثیت نہیں۔ (تحفظ عقائد اہل سنت)

۴) ماشاء اللہ ثم شاء فلان

کے جواز ہونیکی وجہ یہی ہے کہ اصل مشیت تو اللہ تعالیٰ کی ہی چلتی ہے اور پھر ہر آدمی کچھ نہ کچھ اس میں رائے تو رکھتا ہے۔ بقول ملا علی قاری اس میں برابری کا شائبہ تک نہیں۔ جب برابری کا شائبہ تک نہیں تو شرک کیسے، اور اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے۔

جو کچھ اللہ نے چاہا وہ ہو چکا اس آدمی کے چاہنے سے پہلے جیسا کہ ملا علی قاری نے لکھا۔

ماشاء الله كان قبل ثم شاء فلان

اب تو کسی صورت میں برابری کا تصور ہی نہیں۔

سیالوی صاحب کی جہالت:

سیالوی ناراض ہے کہ

امام اہل سنت نے لکھا ہے کہ فرشتوں کی بھی مشرکین عبادت کرتے تھے حالانکہ فرشتے قیامت کے دن اس سے انکار کریں گے کہ ہماری عبادت نہیں کی گئی تو امام اہل سنت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۲۵۴)

سیالوی صاحب:

شرک نے آپ کی رہی سہی عقل بھی چھین لی ہے۔

(۱) آپ خود اپنی اسی کتاب گلشن ج ۱ ص ۲۶۲ پر لکھ رہے ہیں کہ

جنات وملائکہ کی عبادت کی گئی۔

اب بتائے کہ جھوٹے آپ ہوئے یا امام اہل سنت؟

(۲) فرشتوں کی بات کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے کہنے سے اور ہماری رضامندی سے ہماری عبادت نہیں کی گئی بلکہ ان کو شیطان نے اکسا کر ہماری عبادت پر لگایا۔

تو یہ شیطان کی ہی عبادت ہوئی نہ کہ ہماری۔

اس لئے کہ احادیث میں آیا ہے کہ أنیس ان یعبده المصلون الحدیث

شیطان ناامید ہو چکا ہے۔

کہ اس کی عبادت کی جائے جزیرہ عرب میں کما قال۔ محدثین نے یہ معنی بھی کیے ہے کہ پوجا تو بتوں کو جاتا ہے مگر یہ نسبت شیطان کی طرف اس لئے ہے کہ شیطان ہی کے کہنے سے ہو رہی ہے۔ فلہٰذا یہ شیطان کی پرستش ہوئی۔

(۳) یا بت تو انہوں نے ملائکہ کے نام پر گھڑے اور یہی سمجھتے رہے کہ ہم فرشتوں کی عبادت کر رہے ہیں مگر ان بتوں میں شیطانوں نے قبضہ جما لیا تھا اس لئے درحقیقت شیطانوں کی عبادت ہوتی رہی جیسا کہ آپ نے لکھا ہے (گلشن ج ۱ ص ۲۵۰)

اور وہ سمجھتے یہ رہے کہ ہم فرشتوں کو پوج رہے ہیں۔

سیالوی صاحب کی بوکھلاہٹ:

سیالوی صاحب نے امام اہل سنتؒ پر اعتراض کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ یا احمد یا محمد وغیرہ کہنا ناجائز سمجھتے ہیں۔ جبکہ ان کے اکابر یارسول اللہ، یا محمد وغیرہما کہنا جائز رکھتے ہیں۔ (گلشن ص ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷)

الجواب:

سیالوی صاحب اتنا بوکھلا چکے ہیں بات جبرئیل ومکائیل علیہما وغیرھا فرشتوں کی ہورہی اور بات انبیاء علیہم السلام کی شروع کر دیتے ہیں۔

سیالوی صاحب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا کے جملے سے یاد کرنا یا یارسول اللہ کہنا عندنا شرائط کے ساتھ جائز و درست ہے۔

ان شرائط کے بغیر درست نہیں سمجھتے۔

اور آپ کے رامپوری وغیرہ حضرات کو بھی یہ شرائط قبول ہیں اور حاضر وناظر سمجھ کر کہنے کی صورت کو وہ بھی شرک مان چکا ہے۔

جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے اور دیگر فتاوی بھی یارسول اللہ کہنے کے متعلق پیچھے گزر چکے ہیں، وہیں دیکھ لیں۔

سیالوی صاحب نے یاجبرئیل یا میکائیل وغیرہ الفاظ سے مدد ونصرت کو مانگنا ثابت کرنا تھا وہ ان سے نہ ہوگا۔ سیالوی صاحب۔

اپنی علیت کا بھانڈا پھوٹتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

بات کس کی اور جواب کس کا۔

واہ امام اہل سنت آپ کی عظمت کو سلام:

امام اہل سنت" کی کتاب سے سیالوی بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور لگتا ہے کہ توحید کے پاس آگئے ہیں اور اپنی شکست مان چکے ہیں۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں اتنا ہی کہہ دو اور مان لو کہ خود تکلیف دور نہیں کر سکتے لیکن اللہ سے تکلیف دور کرادیتے ہیں، خود مشکلیں حل نہیں کرتے لیکن کرادیتے ہیں، پھر بھی نزاع واختلاف ختم ہوسکتا ہے۔ (گلشن توحید وسنت ج ا ص ۲۵۹)

واہ سیالوی واہ آخر علماء دیو بند کے نظریات کو تسلیم کرنا ہی پڑا۔

سیالوی صاحب یہ بات تو علماء دیوبندی تسلیم کرتے ہیں۔

اب آپ اپنی بات کو تسلیم کریں کہ:
نزاع واختلاف ختم ہو سکتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نہ عبارات شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ میں کفر و گستاخی ہے اور نہ ہی عبارات اکابرین دیوبند میں بس یہی ایک مسئلہ جو ہم مانتے ہیں اختلاف کو ختم کر سکتا ہے۔

سیالوی صاحب مسئلہ تو ہم پہلے سے تسلیم کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ہم سے اختلاف عقائد و نظریات کے حوالے سے نہیں بلکہ شکمی اور ضد کو ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہے۔

علماء دیوبند کی صفائی مناظر بریلوی کے قلم سے ثابت ہو گی اور آپ نے جو مناظرہ جھنگ کیا وہ بھی عوام کو دھوکہ دیا کہ سمجھتے تو ان کو حق پر ہیں مگر مخالفت کرنا ان کو کافر و گستاخ کہنا اپنا شکمی و بطنی فرض سمجھتے ہیں۔

ہم حیران ہیں کہ سیالوی صاحب جیسا بریلوی علامہ جہالت کی وادیوں میں سرگرداں ہے اور ہم سے پوچھتا ہے کہ تم استعانت کو شرک سمجھتے ہو جبکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خود حکم فرما رہے ہیں۔ (ملخصاً گلشن ج ا ص ۲۶۵ تا ۲۶۷)

سیالوی صاحب شاید آپ نے سمجھا کہ ہم جس استعانت کو شرک کہتے ہیں وہ صرف ظاہری ہے اور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری استعانت کا جواز بتا رہے ہیں۔

بات ایسی نہیں ہم تو جس استعانت سے منع کرتے ہیں وہ ظاہری نہیں ہوتی یعنی اسباب کے دائرہ کار میں جو ہوتی ہے چاہے وہ دعا کے طور پر ہو یا کسی اور سبب کے تحت ہو وہ جائز ہے اور جو اسباب کے دائرہ سے باہر کی ہے وہ غیر خدا سے استعانت شرک ہے، مثلاً ایک آدمی پیر صاحب سے کہتا ہے کہ میں آپ سے بیٹا لے کر ہی رہوں گا۔ تو کیا پیر صاحب نے بیٹوں کی مشین لگا رکھی ہے۔ یہ استعانت اسباب کے تحت نہیں بلکہ اسباب سے باہر کی ہے۔

اگر وہ یہ کہے میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بیٹا دے تو یہ درست ہے کیونکہ استعانت ظاہری ہے جو اسباب کے تحت ہے یعنی وہ دعا کرسکتا ہے اور اس کے اختیار میں ہے باقی دینا نہ دینا یہ اس کے اختیار میں نہیں۔

اور یہ خداوند قدوس کا ہی اختیار ہے جس کو چاہے بیٹے دے جسکو چاہے نہ دے، انبیاء اولیاء اسی در سے بیٹے مانگتے رہے۔ معلوم ہوگیا کہ صرف دینا اس کا کام ہے باقی سب مانگنے والے ہیں اس کے در کے۔ اب آپ کو معلوم ہوا کہ نبی پاک علیہ السلام نے جس کی اجازت فرمائی اس کو ہم بھی مانتے ہیں وہ صرف ظاہری ہے اور وہ استعانت جو شرک ہے اکابرین بھی کہہ چکے اس کی سرکار کیوں اجازت فرمائیں گے۔ آپ علیہ السلام تو شرک سے روکنے آئے تھے نہ کہ شرک کی تعلیم دینے۔

رحمت کائنات نے جو اعینونی یا عباد اللہ کہنے کی اجازت دی۔ اول تو اس کی سند ہی درست نہیں۔

ثانیاً اس سے ظاہری استعانت مراد ہے کہ جیسا کہ سمجھ دار آدمی جانتا ہے کہ جنگلات میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے صرف اسی لئے موجود ہیں کہ وہ بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ بتائیں اور انہیں اگر کوئی تکلیف پہنچے تو اس میں جو تعاون وہ کرسکتے ہیں کریں۔

یہ استعانت اسباب ظاہری یعنی اسباب کے اندر ہے اس سے آپ وہ استعانت قیاس نہ کریں جو اسباب کے دائرہ سے باہر ہو۔

سیالوی صاحب اگر یہ استعانت ظاہری اسباب والی نہ ہوئی اور غائبانہ ہوتی تو صحابہ کرام کو صرف جنگل میں یہ کہنے کی اجازت کیوں ہوتی وہ ہر جگہ سے اس قسم کے الفاظ ادا کرسکتے تھے حالانکہ اس کا صرف جنگل میں وہ بھی جب سواری وغیرہ گم ہوجائے یا راستہ نہ ملے تو یہ کہنے کو روا فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ ندا غائبانہ نہیں کیونکہ ملائکہ یا مسلمان جن وہاں موجود ہیں جن کی ڈیوٹی ہی یہی ہے۔

سیالوی صاحب ایک سوال:

آپ کے ممدوح مفتی احمد یار نعیمی صاحب نے جاء الحق میں یا اعینونی عباد اللہ کی تشریح کرتے ہوئے ملا علی قاری کی عبارت نقل کر کے غلط ترجمہ کیا۔

عبارت یہ ہے:

المراد بهم الملائكه او المسلمون من الجن اور جال الغيب المسمون بابدال۔

جس کا ترجمہ یہ بنتا ہے کہ عباد اللہ سے مراد ملائکہ ہیں یا مسلمان جن یا رجال غیب جو ابدال ہیں۔

لیکن مفتی احمد یار نعیمی نے اپنے مسلک کو ثابت کرنے کے لئے تحریف کی وہ لکھتے ہیں:۔

یعنی بندوں سے تو فرشتے یا مسلمان یا جن یا رجال غیب یعنی ابدال مراد ہیں۔

(جاء الحق ص ۱۹۸)

اس خیانت کی دو وجہیں ہیں:

۱) فرشتے یا مسلمان یا جن کا ایک مطلب تو یہ ہے وہاں مسلمان لوگ بھی موجود ہوتے ہیں تو ان سے استعانت کر لینی چاہیے تا کہ ہم یہ مسئلہ ثابت کریں کہ وہاں اولیاء سے مدد مانگنی جائز ہے تو یہاں کیوں نہیں۔

۲) مفتی صاحب مسلمان لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے لکھ رہے ہیں یا جن یعنی جن بے شک مسلمان ہوں یا کافر ہی کیوں نہ ہو ان سے استعانت درست ہے تو کفار وشیاطین سے استعانت کے مفتی صاحب اور ان کے مسلکی لوگ قائل نظر آتے ہیں۔

اس خیانت کا کوئی جواب سیالوی صاحب دیں گے، باقی رہی۔

رجال غیب سے کیا مراد ہے۔

ملا علی قاری خود لکھتے ہیں۔

وان رجال الغيب هم الجن، لان الانس لا يكون دائما

محتجبا عن ابصار الانس وانما یحتجاب احیانا۔ فمن ظن انهم من الانس فمن غلطه وجهله وسب الضلال فیهم

(شرح فقہ اکبر ص ۱۵۱)

قاری صاحب فرماتے ہیں:

رجال غیب جن ہوتے ہیں کیونکہ انسان ہمیشہ انسانوں کے نظروں سے چھپ نہیں سکتا ہاں کبھی کبھی انسان کی نظر سے چھپ بھی سکتا ہے، پس جو آدمی یہ گمان کرے کہ وہ رجال غیب انسان ہیں یہ اس کی غلطی ہے اور اس کی جہالت ہے اور یہ بات اس کی گمراہی کی وجہ سے ہے۔

تو سیالوی صاحب:

آپ تو رجال غیب سے مراد مسلمان اولیاء کرام انسان مراد لیں اور آپ کی طرف سے رجال غیب کے موضوع پر کتاب بھی لکھی جاتی رہے تو سنیئے آپ پر قاری صاحب کے تین فتوے ہیں۔

(۱) غلطی ہے، (۲) جہالت ہے، (۳) گمراہی ہے۔

اب اپنے مسلک کی خیر منائیے امام اہل سنت پر رد کرنیکی ضرورت نہیں۔

ایک بات سیالوی صاحب سے:

سیالوی صاحب آپ نے یہ جو کہا ہے۔

من دون اللہ کا ترجمہ ورے اور نیچے والا ہوتا ہے یہ نامناسب ترجمہ ہے۔

کیونکہ عملی طور پر انہوں نے اپنے معبودات کو اللہ تعالیٰ سے اوپر ہی جانا۔

(ملخصا گلشن ص ۲۷۴)

سیالوی صاحب اگر مشرکین کے جہلاء کی بات کریں تو آپ کے جہلاء کا بھی یہی حال ہے کہ وہ اپنے پیروں فقیروں کو خدا سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔

دیکھیے:

غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

بعض غالی اور ان پڑھ عوام اللہ سے دعا مانگنے کی بجائے ہر معاملہ میں غیر اللہ کی دھائی دیتے ہیں انہی کو پکارتے ہیں اور انہی کی نذر مانتے ہیں۔ (تبیان القرآن ج۱،ص۲۰۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

(۲) بعض غیر معتدل مقرر اور شاعر رسول اللہ ﷺ کے کمالات کو اللہ تعالیٰ سے بڑھا کر بیان کرتے ہیں۔ (ج۱،ص۲۹۳)

(۳) پنجاب کونسل لاہور کے چیئرمین صاحب مائیک پر آئے اور تقریر کرتے ہوئے کہنے لگے اگر نبی کریم ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا نہ زمین ہوتی نہ آسمان نہ جنت ہوتی نہ دوزخ ہوتا یہاں تک کہ خدا بھی نہ ہوتا (معاذ اللہ استغفر اللہ)۔

(مقالات شرف قادری ص ۲۹۹)

(۴) پھر کہنے لگا اللہ تعالیٰ بھی حضور کا محتاج ہے۔ (ص ۲۵۰)

(۵) آپ کے ایک فاضل درود پاک کے فضائل بیان کرتے ہوئے کہنے لگے یہ وہ عبادت ہے جس میں خالق و مخلوق دونوں برابر کے شریک ہیں۔ (ص ۲۵۴)

کیا آپ نے خدا سے نبی کو بڑھایا نہیں ہے؟

اور اگر سمجھ رکھنے والوں کی بات ہے تو وہ صرف اور صرف ان معبودان باطلہ کو قبلہ اور توجہ سمجھتے تھے اصل نگاہ ان کی ارواح طیبات اور عباد صالحین پر ہوا کرتی تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں اور ہماری بات سن رہے ہیں۔

باقی ترجمہ درست ہے غلط نہیں آپ بیمار ہیں اور بیمار آدمی کو شرینی کڑوی معلوم ہوتی ہے۔ آپ شرک کے مریض ہیں توحید جس لفظ سے بھی نیکے آپ کو وہ غلط اور گستاخ نظر آتی ہے۔

سیالوی صاحب کا تجاہل عارفانہ:

سیالوی صاحب اس پر ناراض ہیں کہ امام اہل سنت نے خدا کے علاوہ کسی کو کارساز بتانے پر شرک کا فتوی دیا ہے۔

حالانکہ کتنی آیات میں مسلمانوں کو مسلمانوں کا مددگار فرشتوں کو رحمت کائنات کا مددگار وغیرہ کہا گیا ہے۔ (ملخصا گلشن ص ۲۷۶ تا ۲۸۲)

الجواب:

سیالوی صاحب بچوں والی باتیں آپ کرتے ہیں:

جہاں تک امام اہل سنت کی پیش کردہ آیات کا تعلق ہے اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ مشرکین خدا ذوالجلال کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو ہی کارساز سمجھتے ہیں۔

جیسے آپ کے بریلوی کہتے ہیں خدا حافظ سہی ناصر سہی لیکن

ہمیں کافی ہے بس تیرا سہارا یارسول اللہ۔ (مقالات شرف قادری)

یا وہ کہتے ہیں:

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو

کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث (حدائق بخش) یہ خدا تعالیٰ کو سب کچھ سمجھنے کے باوجود:

خدا کو چھوڑ کر غیر خدا سے سب کچھ جو اسباب کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

سب طلب کرتے ہیں، یا خدا کو بھی کارساز سمجھ کر اور بندوں کو بھی پھر ہر جگہ سے ان بندوں کو پکارتے ہیں اب بتائیے کہ اس قسم کی استعانت کو کون اسلام کہے۔

باقی آیات جو آپ نے پیش کی ہیں:

کیا قرآن پاک کی سمجھ صرف آپ کو آئی۔

کسی ایک مفسر نے اس مسئلہ سے استعانت بغیر اللہ ثابت نہیں کی۔

یہاں سے زیادہ زیادہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کی مدد و نصرت جو عام طور پر ہر

مسلمان دوسرے سے کر نیکی کوشش کرتا رہتا اور بس باقی وہ کام جو انسان کی طاقت سے باہر ہوں وہ نہ کوئی ان آیات سے سمجھتا ہے اور نہ ہی سمجھنے کی ضرورت ہے فرشتوں کے مددگار ہونے کا کیا یہی مطلب ہے کہ آپ اپنی ضروریات و مشکلات زندگی میں ان کو پکارتے رہیں کیا اس آیت مبارکہ سے کسی معتبر مفسر نے یہ سمجھا ہے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو حکم دیتے ہیں اور وہ آ کر مدد کر جاتے ہیں۔ سیالوی صاحب استعانت ظاہری کہ صرف دعا وغیرہ اسباب کے اندر اندر ہو اسکو کون غلط کہتا ہے۔

اور اسباب سے باہر ہو جیسے اولاد دینا بارش دینا رزق دینا شفا دینا، دکھ اور مصیبتیں ٹالنا کیا یہ فرشتوں سے کسی مفسر نے مانگنا جائز رکھا ہے اگر جائز رکھا تو پیش کردیں ورنہ ان آیات کا غلط مطلب نہ لیں ورنہ خداوند قدوس کے ہاں ذلیل و خوار ہونا پڑیگا۔

سیالوی صاحب بریلویوں کی زد میں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص جب تک لوگوں کو مینگنی کی طرح حقیر نہ سمجھے تو وہ ایماندار نہیں ہوسکتا۔ (گلشن ص ۱۴۰)

. سیالوی صاحب اس کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ اس سے انبیاء و رسول کو مراد لینا غلط ہے۔ (ص ۴)

سیالوی صاحب ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ کی عبادت ہر بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے سامنے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان)

میں کہیں انبیاء و رسل و اولیاء کا ذکر ہے؟ تو مراد انبیاء و اولیاء نہیں لینے چاہئیں۔

اگر نہیں تو پھر تم نے بھی اپنی کتب میں کتنی دفعہ اس کو پیش کیا ہے۔

اگر آپ کہو کہ ہر چھوٹا یا بڑا ان کی وجہ سے انبیاء و اولیاء داخل ہیں تو میں کہتا ہوں کہ حدیث شریف میں لفظ الخلق ہے اور الف لام جنسی یا استغراقی مانا جائے تو معنی وہی بنے گا کہ تمام مخلوق۔ اور لفظ تمام مخلوق میں انبیاء شامل ہیں بقول آپ کے معتمد عالم پیر

محمد چشتی کے دیکھئے اصول تکفیر۔

اب فیصلہ آپ کیجئے یا تو شاہ اسماعیل شہیدؒ بھی بری ہیں آپ کے الزامات سے۔ یا آپ بھی مجرم ہیں۔

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کر دے

سیالوی صاحب کی شکست:

سیالوی صاحب نے ایک عبارت عربی نقل کی ہے۔

اور جس کو بڑا تیر سمجھ کر چھوڑ رہے ہیں دیکھیئے:

اما من اتخذ مسجد افی جوار صالح او صلی فی مقبرته وقصد به الا ستظهار بروحه او وصول اثر من آثار عبادته الیه لا التعظیم له والتوجه نحو فلا حرج علیه۔ (ص۳۱۱)

یعنی اگر کسی نے مسجد کسی نیک آدمی کے قرب میں بنائی یا کسی مقبرہ میں نماز پڑھی اور نیت اور مقصد یہ تھا کہ اس نیک آدمی کی طرف نازل شدہ برکات اور اس کی عبادات کا اثر بھی اور اس کی روحانیت کا فیضان مجھے پہنچا رہے تو کوئی حرج نہیں مگر یہ نیت نہ ہو کہ میری اس نماز سے اس کی تعظیم ہو یا اس کی طرف توجہ رکھ کر نماز پڑھے۔یعنی یہ آخری دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔

واہ سیالوی صاحب مناظرہ جھنگ نامی کتاب میں تو آپ نے یہی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ نماز میں انبیاء و اولیا کی تعظیم کرنی چاہیے اور قرآن وحدیث کے دلائل دینے کی کوشش کرتے ہیں اور یہاں اپنے کیے پر خود ہی پانی پھیر رہے ہیں آپ کی وہ بات غلط ہے یا یہ

اور یہی ہوگا کہ آپ کی وہی بات ہی غلط ہوگی کیونکہ اب آپ کا علم پہلے کی بہ نسبت زیادہ ہوگا۔

یہ تعظیم اگر نمازی کرے تو کیا یہ شرک کی طرف نہیں لے جائیگی؟ ورنہ منع کرنے

کی کیا وجہ ہو سکتی ہے گویا آپ نے خود ہی اپنے مناظرہ جھنگ کا رد کر دیا۔

سیالوی صاحب کا بہتان:

سیالوی صاحب کہتے ہیں کہ امام اہل سنتؒ نے حقیقت کو ترک کر دیا اگلی نسلوں کا حال تو بتایا مگر پچھلی نسلوں کا حال نہیں بتایا کہ وہ ان معبودوں کو ہی مشکل کشا اور اپنی بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ (ملخصا ۳۳۹،۳۴۰)

اور سیالوی صاحب نے ۲۸۳ سے ۳۵۶ تک یہی بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مشرکین بتوں کو ہی پوجتے تھے ان کو عباد صالحین کی توجہ کا ذریعہ نہیں بناتے تھے۔ الخ

الجواب:

سیالوی صاحب چونکہ امام اہل سنتؒ نے ذی ہوش اور سمجھ دار آدمیوں کی بات کی اور آپ کے پیر مہر علی شاہ کے حوالہ سے گزر چکا ہے جاہل وغافل عوام نے ان کو ہی پوجنا شروع کر دیا تھا۔

اب تو آپ کو اعتراض نہیں کرنا چاہیے کیونکہ پیر صاحب نے فیصلہ ہی کر دیا کہ عباد صالحین کو پوجنے کے لئے انہوں نے ان مورتیوں کو قبلہ بنایا ہوا تھا۔ اور جاہل لوگوں نے ان کی پرستش شروع کر دی امام اہل سنتؒ پر اعتراض کی ضرورت نہیں۔ پیر صاحب کو پکڑیں۔

دوسری بات پر تفصیل سے ہم پیچھے کلام کر آئے ہیں۔

ضرورت تو نہیں مگر ہو سکتا کہ:

اتر جائے تیرے دل میں میری بات

اور ہو سکتا ہے کسی کی سمجھ میں آ جائے۔

کچھ عرض کیے دیتے ہیں:

سیالوی صاحب کو بالکل انکار ہے کہ مشرکین نے عباد صالحین کو بالکل نہیں پوجا۔

آیئے سیالوی صاحب آپ کے قلم سے ہی آپ کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۱) سیالوی صاحب لکھتے ہیں: چند مخصوص ناموں والے اصنام اور مجسموں کی پرستش چونکہ مقبولان بارگاہ خداوند تعالیٰ کے نام پر شروع کی گئی۔ (گلشن ج ۱، ص ۳۱۲)

مان لیا کہ ان کے نام پر شروع ہوئی کہ پوجتے تو وہ ان صالحین کو تھے مگر سامنے اجسام و اصنام ہوتے تھے۔

۲) لکھتے ہیں شاہ ولی اللہؒ کے حوالہ سے کہ:

وہ لوگ پتھر اور پیتل وغیرہ سے مورتیاں بناتے تھے جنہیں ان ارواح کی طرف توجہ کے لئے قبلہ بناتے تھے۔ (گلشن ۳۳۲)

۳) پھر شاہ صاحب کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

انہوں نے اس سخی شخص کے متعلق جو حاجیوں کو ستو پلایا کرتا تھا، یہ نظریہ اور عقیدہ اپنا لیا تھا کہ یہ منصب الوھیت پر مقرر کر دیا گیا ہے تو انہوں نے اس سے مشکلات میں استعانت و استمداد شروع کر لی۔ (گلشن ۳۳۷)

۴) پھر شاہ صاحب کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

مشرکین اس نظریہ کے قائل ہو گئے کہ ہم سے پہلے گزرے ہوئے صالحین نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی پس اس کے مقرب بن گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو الوھیت دیدی لہٰذا وہ عبادت کے مستحق بن گئے۔

انہوں نے کہا یہ لوگ سنتے اور دیکھتے ہیں اور اپنے عبادت گزاروں کی شفاعت کرتے ہیں اور ان کے معاملات سدھارتے اور مشکلات حل کرتے ہیں اور نصرت و امداد دیتے ہیں:

پس ان کے ناموں پر پتھر گھڑ لیے اور ان اصنام و تماثیل کو ان کی طرف توجہ کے لئے قبلہ بنا لیا۔ (گلشن ۳۳۹)

۴) علامہ ابن کثیر کے حوالے سے لکھتے ہیں:

انہوں نے ایسے اصنام کی طرف قصد وارادہ کیا جن کو ملائکہ مقربین کی صورتوں پر بنا رکھا تھا اپنے زعم اور خیال فاسد کے مطابق اس صور و تماثیل اور اصنام کی عبادت شروع کی اور اس کو ملائکہ مقربین کی عبادت قرار دیے۔ (گلشن ج ا ص ۳۴۲)

اب بھی آپ کہتے ہیں کہ ملائکہ کی پرستش نہیں کی گئی۔

آگے لکھا ہے:

۶) ان مشرکین نے یہ اصنام اور اوثان اپنے انبیاء اور اکابرین کی صورتوں پر تیار کیے اور یہ اعتقاد فاسد جمایا کہ جب وہ ان مورتیوں اور مجسموں کی عبادت کے ساتھ مشغول ہوں گے تو وہ انبیاء اور اکابرین ان کی اللہ تعالیٰ کے ہاں شفاعت کریں گے۔

(گلشن ج ا ص ۳۴۲)

یہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے:

۷) سید شریف جرجانی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

انہوں نے ان صور و تماثیل کو اختیار کیا کہ وہ انبیاء اور زاہد لوگوں کو تصاویر ہیں یا ملائکہ مقربین یا ستاروں کی اور ان اصنام و اوثان کی عبادت کے طور پر تعظیم و تکریم میں مشغول ہو گئے حقیقی الٰہ کی طرف رسائی کے لیے۔ (گلشن ج ا ص ۳۴۳)

سیالوی صاحب یہ ۷ عدد آپ کے ہی حوالے ہیں

جو کہ بتا رہے ہیں کہ کفار و مشرکین انبیاء و اولیاء کی نیت سے ہی بتوں کی عبادت کرتے تھے اور ان بتوں کو توجہ اور قبلہ سمجھتے تھے۔

سیالوی صاحب کی جہالت:

سیالوی صاحب نے شاہ عبدالعزیزؒ کی کتاب کے حوالہ سے لکھا ہے:

قوم نوح علیہ السلام کے لوگ شرک میں مبتلا ہوئے تصویر سازی سے تاکہ ان کو دیکھ دیکھ کر نماز میں دل لگے (پھر امام اہل سنت پر طعن کی کوشش) آپ جو صورت بتاتے ہیں

شاہ عبدالعزیزؒ اس کے منکر ہیں۔ یعنی کہ بتوں کو قبلہ اور توجہ کا ذریعہ و وسیلہ سمجھنا شاہ صاحب اس کے منکر ہیں۔ (ملخصا گلشن ج ۱ ص ۳۴۴)

سیالوی صاحب خدا سے ہدایت مانگیے۔

شاہ صاحب قوم نوح علیہ السلام کے مشرکین کی بات کر رہے ہیں اور امام اہل سنت مشرکین مکہ کے شرک کی بات کر رہے ہیں قوم نوح علیہ السلام کے لوگوں نے صلحاء کے فوٹو بنائے پھر ان کو عبادت کی جگہ میں رکھتے تاکہ انہیں دیکھ دیکھ خدا کی عبادت میں خوب دل لگے۔

پچھلے لوگوں نے انہی کی عبادت شروع کر دی جب کہ مشرکین مکہ کا شرک۔

پیچھے آپ کے گھر کے جیدا افراد اور آپ کی تحریروں سے واضح کیا جا چکا ہے کہ وہ عباد صالحین کو الوہیت عطا ہونا مانتے تھے، پھر ان کی توجہات کا ذریعہ اور وسیلہ بتوں کو سمجھتے تھے سیالوی صاحب اگر اب بھی آپ کو بات سمجھ نہیں آئی تو پھر آپ کی جہالت کی انتہا ہے۔

کہیں کی بات کہیں جوڑ کر اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ شرک کی نحوست اور توحید دشمنی کا اثر ہے۔

اور سیالوی صاحب آپ خود ہی تو لکھ رہے ہیں کہ قوم نوح علیہ السلام بزرگوں کے فوٹو اور تصویریں نماز میں سامنے رکھتے تھے تاکہ ان بزرگ ہستیوں کی طرف توجہ رہے اور نماز میں دل لگا رہے۔

سیالوی صاحب یہی بات تو صراط مستقیم میں بیان کی گئی کہ معظم شخصیات کی طرف نماز میں پوری توجہ کرنا اور اسی میں مستغرق ہو جانا برا ہے۔

کیونکہ یہی چیز آگے چل کر شرک میں ڈال دیتی ہے لیکن وہ آپ کے نزدیک غلط ہے اور یہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی بات درست کیوں ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ صراط مستقیم کی عبارت ہے تو ٹھیک اور آپ کو اور آپ کے اعلیٰ

حضرت کو اس لیے نہیں بھاتی کہ شرک کے جراثیم آپ میں موجود ہیں اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ صراط مستقیم میں یکسوئی سے نماز پڑھنے کی ترغیب ہے اور رضاخانیت کے بانی کا حال تو یہ ہے کہ نماز میں نفس کی حرکت کی وجہ سے انگر کھے کا بند ٹوٹ جاتا ہے۔ (انوار رضا)

اور جو یوں کہے کہ نماز میں احتلام ہو جائے اور سلام پھیرنے تک منی نہ نکلے تو نماز ہو جائے گی۔ (فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۶۲)

اور جو یوں کہے کہ عورت کی فرج داخل پر نظر پڑ جائے اور شہوت بھی پیدا ہو جائے تو نماز و وضو میں خلل نہیں آئے گا (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۷ قدیم) تو ایسے آدمی کو یکسوئی سے نماز پڑھنے والی بات کیسے اچھی لگے گی اسی وجہ سے فاضل بریلوی شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے دشمن ہیں ورنہ صراط مستقیم کی اس عبارت پر فاضل بریلوی سے پہلے کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا حالانکہ ہندوستان میں ان سے بڑے بڑے صاحب علم گزرے ہیں مگر کسی نے بھی اس عبارت کو توہین و گستاخی نہیں کہا۔ دیکھیے شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ۱۲۴۶ھ میں شہادت ہے اور الکوکبۃ الشہابیہ ۱۳۱۲ھ میں لکھی گئی جس میں فاضل بریلوی نے اس صراط مستقیم پر اعتراض کیا ہے۔

درمیان کے ۶۶ سال کے اندر کوئی عالم، محقق، محدث، مفسر کیا پیدا نہیں ہوا۔ کیا ان لوگوں میں سے عشق و محبت نہیں تھا۔ کیا ان کو یہ عبارت محسوس ہوئی نہیں اور کسی کو بھی یہ عبارت توہین نہ لگی۔ (یہ الزامی جواب ہے) القصہ اعتراض کی وجہ ہم پیچھے نقل کر آئیں ہیں۔

سیالوی صاحب یہ کہتے ہیں:

بتوں اور مجسموں میں شیطانوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ فلہذا وہ لوگ شیطانوں کو پوجتے تھے نہ کہ انبیاء و اولیاء کو۔ الخ۔ (گلشن ج ا ملخصا ص ۳۴۹۔۳۵۰)

سیالوی صاحب کچھ بت ایسے بھی ہوں گے کیونکہ ۳۶۰ جو تھے تو ایسے بھی ضرور

ہو نگے۔

مگر انبیاء کرام کی تصاویر بھی تو نقش تھیں۔

کیا ان میں بھی شیطان ہے۔ اور فرشتوں کے لئے بھی تو انہوں نے بت بنا رکھے تھے، معلوم ہوتا ہے۔

وہ بھی تھا جو آپ کہہ رہے ہو اور وہ بھی ہوتا تھا جو ہم کہہ رہے ہیں۔

اور وہ بھی ہوتا تھا جو دوسرے اکابر نے لکھا ہے کہ جاہل لوگ انہی بتوں کو پوجتے تھے۔

بہر حال آپ کی گلو خلاصی نہیں ہوتی۔

مصنوعی شیخ الحدیث سیالوی:

سیالوی صاحب نے امام اہل سنت ؒ کو مصنوعی شیخ القرآن لکھا ہے الحمد للہ ہم نے تو پوری طرح شیخ علیہ الرحمۃ کا دفاع کیا ہے اور تحقیق وتدقیق کی ترازو میں تو مصنوعی نظر نہیں آتے آپ ضرور نظر آتے ہیں آیئے دیکھیے۔

آپ نے لکھا ہے:

حضرت خالد بن ولید کا واقعہ ہم اس کو صحیح پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان کو عزی کی تباہی کے لئے آپ علیہ السلام نے روانہ فرمایا۔

ایک دفعہ ہو کر واپس تشریف لائے تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے دوبارہ بھیجا۔

پھر جا کر دیکھا کہ:

ایک عورت برہنہ ہے جو بال کھولے ہوئے اور سر پر خاک ڈال رہی ہے تو آپ یعنی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا۔

مگر سیالوی صاحب آپ نے لکھا ہے کہ:

آپ ﷺ نے تلوار اس میں چبھو کر اس کو قتل کر ڈالا۔ (گلشن ج ا ص ۳۵۰)

دنیا کی کسی کتاب میں دکھادیں کہ عزی کو قتل رحمت کائنات ﷺ نے کیا ہو۔

بلکہ قتل تو اسے حضرت خالد بن ولیدؓ نے کیا۔

تو مصنوعی شیخ القرآن امام اہل سنتؒ ہوئے یا مصنوعی شیخ الحدیث آپ ہوئے؟

سیالوی صاحب بت پرستی سے ایک قدم پیچھے بقول اعلیٰ حضرت بریلوی

سیالوی صاحب کہتے ہیں:

تصاویر کا رکھنا اور ان سے انس اور ذوق وشوق اور سکون وقرار حاصل کرنا کفر وشرک بلکہ حرام ومکروہ بھی نہیں۔ الخ (ملخصاً گلشن ج ا ص ۳۳۶)

یہ ضمناً ہم عرض کرتے ہیں کہ سیالوی صاحب کفر کے پھندے میں بری طرح پھنس گئے۔

ملاحظہ فرمایئے:

فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

بالقصد تصویر کی عظمت وحرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا اسے بوسہ دینا سر پر رکھنا آنکھوں سے لگانا اس کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا اس کے لائے جانے پر قیام کرنا اسے دیکھ کر سر جھکانا وغیرہ ذلک افعال تعظیم بجالانا یہ سب سے اخبث اور قطعاً یقیناً اجماعاً اشد حرام وسخت کبیرہ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے۔ (رسائل رضویہ ج ا ص ۴۶۶)

سیالوی صاحب جب آپ کی مان کر بریلوی جاہل گھر میں بزرگوں کی تصویر رکھے گا تاکہ ذوق وشوق اور سکون وقرار حاصل ہو تو پھر سکون وقرار کے لئے یہ سب کچھ کرے گا اور شرک اور بت پرستش سے، آپ کے فاضل بریلوی ایک قدم اس کو پیچھے کھڑا کر رہے ہیں۔

سیالوی صاحب آپ تو لوگوں کو تباہ و برباد کر کے شرک اور بت پرستی کا راستہ دکھا رہے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

آپ کے گھر کے جید عالم مولوی تطہیر احمد رضوی لکھتے ہیں آج کل بزرگان دین

کی جھوٹی اور خیالی تصویریں گھروں، دکانوں میں رکھنے کا رواج بھی ہو گیا ہے یہاں تک کہ بعض لوگ اپنے پیروں یا دوسرے بزرگوں کی تصویریں فریم میں لگا کر گھروں میں ہی رکھتے ہیں اور ان پر مالائیں ڈالتے ہیں اگر بتیاں سلگاتے ہیں بعض جاہل ان کے سامنے مشرکوں بت پرستوں کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں یہ امور سخت ترین حرام بلکہ کفر انجام ہیں اور یہ ہاتھ باندھ کر تصویر کے سامنے کھڑا ہونا ان پر پھول اور مالائیں ڈالنا یہ کافروں کا کام ہے۔ (عوامی غلط فہمیاں اور ان کی اصلاح ص ۲۷)

۳) مولوی ابوداؤد محمد صادق صاحب لکھتے ہیں: از روئے اسلام کسی غوث و قطب و رسول و نبی کی تصویر بنانا، رکھنا بھی ناجائز و گناہ ہے تصویر کی وجہ سے ایک طرف بت پرستی کو تقویت پہنچتی ہے دوسری طرف بے حیائی و فحاشی پھیلتی ہے اور علاوہ ازیں قدرت خداوندی کے مقابلہ کی صورت پائی جاتی ہے جو سخت عذاب و غضب الٰہی کا موجب ہوتی ہے۔ (دعوت عمل ص ۱۰۹)

سیالوی صاحب کی کم علمی:

سیالوی صاحب کفار مشرکین کے متعلق یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ وہ خدا کو نہیں مانتے ہے۔

پھر آگے یہ تاثر دیتے ہیں وہ خدا کا شریک بتوں کو مانتے تھے اور اگر خدا کو مانتے ہوتے تو خدا کو گالیاں تو نہ دیتے۔ الخ (ملخصا گلشن ج ۱ ص ۳۵۷ تا ۳۶۴)

الجواب:

سیالوی صاحب:

۱) مشرکین خدا کو مانتے تھے اس کے متعلق قرآن پاک کی کافی ساری آیات شاہد و گواہ ہیں جیسا کہ امام اہل سنت ؒ نے گلدستہ توحید کے باب نمبر ۷ میں کافی ساری آیات اکھٹی کردی ہیں۔

سیالوی صاحب قرآن کو بھی تختہ مشق بنا رہے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ وہ مانتے

تھے اور آپ کہتے ہیں وہ نہیں مانتے۔

۲) سیالوی صاحب آپ کے بزرگوں کی تائیدات گزر چکی ہیں کہ وہ مشرکین خدا کو مانتے تھے وہ فقط عباد صالحین کے لیے جزوی الوہیت مانتے تھے۔

۳) کیا آپ رسول پاک ﷺ کو نہیں مانتے اگر نہیں تو پھر بتائیں اور اگر مانتے ہیں تو پھر جو نظریہ آپ نے تحقیقات میں اپنایا ہے اس کو آپ کے مقرر کردہ ثالث نے غیر اسلامی قرار دیا دیکھیے (اہم شرعی فیصلہ از پیر محمد چشتی)

آپ کہتے ہیں ہم مانتے ہیں مگر جو گستاخانہ جملے رحمت کائنات کے متعلق آپ نے لکھے ہیں وہ قابل بیان نہیں۔

(ا) رحمت کائنات ﷺ اور ابوجہل، موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کو بھائی بھائی قرار دیا ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۷)

(۲) رحمت کائنات ﷺ کی عبدیت سمجھاتے ہوئے کتے کی مثال لانا (تفسیر نور العرفان) کیا یہ آپ علیہ السلام کی شان ہے یا گستاخی؟ اس کے باوجود آپ عشق و محبت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دل و جان سے سرکار طیبہ ﷺ کی محبت تسلیم کرتے ہیں۔

ایسی ہی اگر مشرکین نے خدا تعالیٰ کے لئے نازیبا الفاظ کہے یا کہتے تھے تو وہ بھی باوجود ماننے کے تھے۔ یعنی مانتے بھی تھے اور گالیاں بھی دیتے تھے۔

۴) دیکھیے فاضل بریلوی نے وہابیوں کا خدا، دیوبندیوں کا خدا کہہ کر خدا تعالیٰ کو گالیاں دی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ا ص ۷۹۱)

تو یہ مشرکین ہی سے طریقہ سیکھا کہ وہ بھی خدا کو گالیاں دیتے ہوئے ہی کہتے تھے کہ مسلمانوں کا خدا ایسا ہے اور تم بھی ایسا ہی کہتے ہو کہ دیوبندیوں کا خدا ایسا ہے ایسا ہے واہ مشرکین کے پیروکارو۔

اپنی روش بالکل آپ نے نہیں بدلی۔ گالی بھی دی ہے تو مشرکین کے طرز پر۔

تو جس طرح فاضل بریلوی نے خدا کو گالیاں دی اسی طرح مشرکین بھی دیتے تھے۔

باقی رہی شریک ماننے کی بات تو اس سے کسی مسلمان کو انکار نہیں وہ شریک مانتے تھے اس کی صورت یہی تھی جو مذکور ہوئی پیر مہر علی شاہ صاحب کے حوالے سے گزر چکی ہے۔ سیالوی صاحب ہمارے ساتھ آپ کے بزرگوں کی تائید ہے فلہذا آپ اپنے مسلک کو چھوڑتے جا رہے ہیں۔

سیالوی صاحب نے:

امام اہل سنت رحمۃ اللہ کے دلائل پر اعتراضات کیے ہیں امام اہل سنت رحمۃ اللہ نے ثابت کیا تھا کہ مشرکین نمازیں پڑھتے تھے اس پر سیالوی صاحب نے اعتراض کرتے ہوئے کفار و مشرکین کے نماز نہ پڑھنے پر کئی دلیلیں دیکر ثابت کیا ہے کہ کفار و مشرکین کو نمازی کہنا یا ماننا صریح ترین غلطی اور قرآن کا انکار ہے۔ ترتیب وار ان کے جوابات ملاحظہ فرمائیے

وما کان صلا تهم عندالبیت الامکاء وتصدیه۔ الایة

مفہوم ہے اس کا یہ کہ کافروں کی نماز بیت اللہ کے پاس سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا تھا۔

معلوم ہوا کہ ان کی نماز یہی تھی۔ (گلشن ج۱ص ۳۶۷)

الجواب:

آپ کے مولوی نعیم الدین مراد آبادی نے دو احتمال ذکر کیے ہیں کہ وہ سیٹیاں وغیرہ بجاتے تھے دو وجہ سے:

(۱) اس کو عبادت کہنے کی وجہ سے۔

(۲) سید عالم ﷺ کی نماز کو خراب کرنے کے لئے۔

سیالوی صاحب آپ کے مسلم بزرگ آیت کی تفسیر میں دو احتمال لکھے ہیں۔

اور آپ خود ہی اصول لکھ رہے ہو۔ (گلشن ج ۱ ص ۳۷۵) پر کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔

جب اور احتمال آ جائے تو استدلال باطل ہو جاتا ہے۔

تو پھر یہ آیت آپ کا مستدل نہیں بن سکتی۔

دلیل نمبر (۲) ولم نك من المصلين. الخ

یعنی ہم نمازی نہیں تھے۔

معلوم ہوا کہ مشرکین نماز نہ پڑھتے تھے۔

الجواب:

روح المعانی والے نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ یہ بھی جائز ہے کہ اس سے مسلمان مراد ہوں۔ یا کفار جو اس کی فرضیت کا اعتقاد نہ رکھتے تھے یعنی یہاں پڑھنے کی بات نہیں بلکہ مطلب ہے کہ ہم نماز کی فرضیت کے معتقد نہیں تھے۔ اور آپ تو پڑھنے کی نفی ثابت کر رہے ہیں جبکہ مفسرین کچھ اور بتا رہے ہیں۔

دلیل نمبر (۳) ولا انتم عابدون ما اعبد.

اور تم عبادت نہیں کرنے والے جس کی میں عبادت کرتا ہو۔

..... سے معلوم ہوا کہ کفار و مشرکین خدا کی عبادت نہیں کرتے تھے سیالوی صاحب جس طرح حج وزکوۃ قربانی اور دیگر باتوں میں وہ عمل تو کرتے تھے مگر وہ اس میں اپنی طرز سے کرتے تھے نہ ہی اسلامی طریقے پر۔

بعینہ اسی طرح عبادت خدا یعنی نماز تو وہ پڑھتے تھے مگر اس ترتیب و طریقہ سے نہیں پڑھتے تھے جو اسلام کی شرط کے ساتھ تھی اور اسی عبادت پر اسلام ان کو لانا چاہتا تھا کہ اسلام لانے کے بعد اس طرح عبادت کرو۔ اگر نہیں تو یہ خدا کی عبادت نہیں تمہاری خواہشات کی عبادت ہے۔

سیالوی صاحب کہتے ہیں اگر وہ کرتے ہوتے تو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ ایک

سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں اور ایک سال ہم کریں گے آپ کے خدا کی۔الخ

الجواب:

سیالوی صاحب اگر وہ نہ کرتے ہوئے تو اتنی جلدی تیار کیوں ہو جاتے کہ ہم تمہارے خدا کی عبادت کریں گے۔

سیالوی صاحب مقصد یہ تھا کہ جیسے ہم مشرک عبادت کرتے ہیں خدا کی بھی اور ان بتوں کی بھی۔

اسی طرح آپ کرنے لگ جائیں۔

تو پھر ہم بھی ایک سال خالص تمہارے کہنے کے مطابق صرف اللہ جل جلالہ کی عبادت کریں گے۔

جناب آپ خود لکھتے ہیں

لآ تقتدون باوامر الله وشرعه فی عبادته بل اخترعتم شیاءً من تلقاء انفسکم . (گلشن ج ۱ ص ۳۸۸)

تم اللہ کے احکام اور اس کی شریعت اس کی عبادت میں پیروی نہیں کرتے بلکہ تم نے اس میں اپنی طرف سے طریقے جاری کر لئے ہیں یعنی عبادت تو خدا کی ہے مگر طریقہ اس میں اپنی طرف سے۔

آپ کو اگر یقین نہیں آتا تو پھر سئیے:

پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں:

مشرکین عرب ملت حنفیہ اور اس کے شعائر (رسومات شرعیہ) کے اتباع کے مدعی تھے یعنی حج بیت اللہ کرنا اور بیت اللہ کو نماز میں قبلہ بنانا۔الخ (تحقیق الحق ص ۱۴)

شاہ صاحب تو آپ کے بزرگ ہیں اب تو ان کی مان لیجئے، امید ہے سیالوی صاحب آپ تسلیم کرنے میں عار محسوس نہیں کرینگے وگرنہ شاہ صاحب مشرکین کے لئے

نماز ثابت کر کے آپ کے بقول:

مشرکین کا نمازی ہونا ثابت کرنا اس نص قرآنی کی صریح نفی اور کھلا انکار ہے جو عام مسلمان کے لئے بھی زیبا نہیں ہے چہ جائیکہ علماء کے لئے۔ (گلشن ج۱ ۳۶۸)

سیالوی صاحب اب آیات کا انکار بھی پیر مہر علی شاہ صاحب کر رہے ہیں لہذا فتوی بے شک مزید کس کے لگائیں۔

سیالوی صاحب نے امام اہل سنت کی دلیلوں کو توڑنے کی کوشش کی ہے۔

ایک دلیل امام سنت کی یہ تھی کہ فویل للمصلین کہ یہ سورت مکی ہے اور مکے میں مشرکین ہی تھے یا خالص پکے مسلمان تو خالص مسلمان تو نماز میں کوتاہی نہ کر سکتے تھے۔ بلکہ یہ مشرکین کے لئے ہلاکت بیان ہو رہی ہے کہ وہ سستی اور غفلت برتتے ہیں۔

سیالوی صاحب اس پر اعتراض کرتے ہیں۔

ریاکاری کی مشرکین کو کیا ضرورت نہیں کیونکہ آگے آیت کریمہ میں ہے کہ وہ دکھاوا کرتے تھے نمازوں میں اور مشرک تو مکہ میں غالب تھے انہیں دکھاوے کی ضرورت کیا تھی۔

الجواب:

سیالوی صاحب کے لئے عرض ہے کہ مشرکین نماز تو پڑھتے تھے مگر ریاکاری کے لیے اپنی عوام کو بتانے کے لئے ہم بڑے نیک لوگ ہیں تاکہ ہماری وجاہت اور بزرگی مہکتی رہے۔ سیالوی صاحب تمہارے لوگ بھی تو مشرک ہیں مگر نماز بھی پڑھتے ہیں اور دکھاوا بھی۔ آج تم لوگ مشرکین مکہ کی پوری مشابہت پر ہو۔

اور سیالوی صاحب فاضل بریلوی کے نزدیک تو شیطان بھی نماز پڑھتا ہے۔ (ملفوظات) آپ کے اصول کے مطابق آپ کے نزدیک کائنات کا سب سے بڑا کافر نماز پڑھتا ہے تو مشرکین مکہ بھی پڑھتے ہونگے۔ کیونکہ وہ تو شیطان سے کم ہیں۔

(۲) سیالوی صاحب کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس سے مروی ہے کہ اس سے مراد منافقین ہیں (ص ۴۷۲)

جناب عالی مفسرین وصحابہ کرام وغیرہ جب کسی بات کے متعلق یہ فرمائیں کہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے یہ آیت یہاں بھی فٹ ہورہی ہے، اگر صحابہ کرام ومفسرین اس سے منافقین مدینہ مراد لیں تو کوئی حرج نہیں نہ ہمیں انکار ہے۔ اصل تو مشرکین مراد ہیں اور منافقین بھی چونکہ مشرکین ہی تھے وہ بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ اس بات کی تفصیل کے لیے کہ نازل ہوئی وغیرہ الفاظ کا مطلب کیا ہے الفوز الکبیر مطالعہ فرمائیں۔

(۳) سیالوی صاحب لکھتے ہیں بے شک یہ سورت مکی ہے مگر یہ کب لازم آتا ہے اس کے احکام عملی طور پر مدینہ میں وقوع پذیر نہ ہوئے ہوں۔ یعنی اس سورت پر عمل مدینہ شریف میں ہوا

الجواب:

جناب یہ آپ کی طفل تسلی ہے ورنہ آپ نے کسی مفسر کا حوالہ دیا ہوتا کہ یہ سورت اتری تو مکہ میں اور اس پر عمل مدینہ طیبہ میں ہو۔

آیئے آپ کو امام رازی کے دروازے پر لے چلتے ہیں وہ اس سورت کے نزول کے بارے میں کئی قول لکھتے ہیں:

۱) مثلاً یہ ابوسفیان کے بارے میں نازل ہوئی۔

۲) عاص بن وائل کے بارے میں نازل ہوں۔ الخ (تفسیر کبیر ج ۱۱)

آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ نازل تو مکہ میں ہوئی اور عملی وقوع مدینہ میں ہوا۔

جب مفسرین نے صراحتاً اشخاص کے نام لکھ دیے ہیں کہ ان کے بارے میں نازل ہوئی تو پھر آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ آپ کہیں کہ نازل تو یہاں ہوئی اور عمل ان پر مدینہ میں ہوا۔

امام اہل سنتؒ نے ایام جاہلیت میں نماز پڑھنے پر دلیل دی کہ سیدنا ابوذرؓ نماز پڑھتے تھے۔

اس پر سیالوی صاحب بگڑ گئے کہ:

آپ ان کو مشرک ثابت کر رہے ہیں اور آپ نے تحریف کی ہے پورا حوالہ نقل نہیں کیا وغیرہ۔

الجواب:

سیالوی صاحب امام اہل سنتؒ نے:

پوری بحث میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ سیدنا ابوذر غفاری مشرک تھے یا شرک کرتے تھے بلکہ انہوں نے تو دور جاہلیت کی بات کی ہے سیالوی صاحب یہی بات شاہ ولی اللہؒ نے لکھی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے حجۃ اللہ البالغہ

آپ کیا شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ پر یہ فتویٰ لگائیں گے کہ انھوں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ جیسے موحد کو شرک کرنے والا لکھا کیا ان کو بھی دیانت کا خون کرنے والا کہیں گے؟۔

بڑے افسوس کی بات ہے آپ کی علمیت پر، باقی سیالوی صاحب آپ کا یہ کہنا کہ جزوی طور پر لوگ پڑھتے ہونگے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۳۷۳)

سیالوی صاحب ہم کب کہہ رہے ہیں کہ تمام مشرکین نماز پڑھتے تھے کئی حضرات پڑھتے تھے اور کئی حضرات بالکل نہیں پڑھتے تھے اور ہمارا مقصد یہ بات ثابت کرنا ہے کہ:

باوجود یہ کہ نماز تھے مگر شرک پھر بھی وہ لوگ کرتے تھے۔

سیالوی صاحب شرک تو تب ہی ہوگا کہ وہ خدا کی واحدنیت والوہیت میں غیر کو شریک بناتے ہوں اور اگر وہ خدا کی عبادت کرتے ہی نہ تھے تو وہ مشرک تو نہ ہوئے وہ کافر ہی ہوئے۔

باقی آپ کا یہ کہنا کہ ڈنڈی ماری ہے سیدنا ابوذر کو مشرک ثابت کرنے کے لئے۔

جناب ہم نے سیدنا ابوذر کو مشرک ثابت تو کیا نہیں تھا البتہ آپ کو ضرورت ہو گی صحابہ دشمنی کے لئے جیسے فاضل بریلوی اور دیگر بریلوی نے صحابہ کے خلاف جو تبرا کیا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں کافر تک صحابہ کو کہا ہے۔ (ملفوظات)

سیالوی صاحب جس کتاب کی آپ نے تعریف کی ہے اس میں ہے ابوذر اسلام سے پہلے کافر تھے۔ (تمہید ابوشکور سالمی ص ۶۲)

اس کتاب کا ترجمہ کرنے والے ابوالبرکات قادری ہیں اور نظرثانی وغیرہ کرنے والے بریلوی یہ ہیں مولوی مہر العین جماعتی، مولوی علامہ نصیر الدین چشتی، مولوی حمید الدین حمیدی، مولوی شاہد اقبال اور شرف قادری اب ان سب کے متعلق کیا خیال ہے۔

(۳) امام اہل سنتؒ نے:

دلیل دی ہے کہ یہ کافروں کی نماز کا وقت ہے۔

تو اس پر سیالوی صاحب برہم ہوئے کہ نماز نہ تھی۔ الخ (ملخصاً ص ۳۷۵)

الجواب:

سیالوی صاحب آپ نے تاویلیں کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ رحمت کائنات ﷺ نے خود ہی فرمایا ہے کہ یہ مشرکین کی نماز کا وقت ہے اور پیر مہر علی شاہ صاحب کے بقول نمازوں میں بیت اللہ کو قبلہ بناتے تھے، اب آپ کی تاویلات نہیں چل سکتیں باقی آپ نے جو یہ کہا ہے کہ اس سے مراد مشرک نہیں بلکہ منافقوں کا طریقہ ہے کہ وہ منافق آخری وقت غروب و طلوع کے وقت نماز پڑھتے تھے۔ الخ (ملخصاً گلشن ج ا ص ۳۷۵)

سیالوی صاحب منافق تو بہت دفعہ جماعت سے مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھتے تو کیا آپ جماعت کے وقت نماز بھی نہیں پڑھیں گے اگر علت منافقوں کی نماز کا وقت بنائیں تو پھر تو بالکل اس کو یعنی نماز کو ترک ہی کر دو گے۔ اور یہاں کفار کے ساتھ مشابہت کی بات ہو رہی ہے۔ اور کفار کے ساتھ مشابہت کیوجہ سے اس نماز کو ترک کرنا ہو سکتا ہے نہ کہ منافقوں کی مشابہت کی وجہ سے۔

دلیل چہارم پر اعتراض کا جواب:

شاعر کے قول پر اعتراض یہ کیا ہے کہ دیندار مشرک کیسے ہوسکتا ہے؟ یعنی شاعر جو کہہ رہا ہے کہ سواریوں نے رات کے آخری حصہ کو پالیا جب کہ عابد دیندار اپنی نماز ادا کر چکا حالانکہ اس وقت تو مشرک تھے دیندار نہ تھے۔

الجواب:

سیالوی صاحب ہم نے زمانہ جاہلیت میں نمازیں وغیرہ پڑھنا ثابت کیا ہے اگر آپ کو اس پر اعتراض ہے تو بات کریں۔

سیالوی صاحب آپ کو شرک کی سمجھ ہی نہیں شرک تو بنتا ہی تب ہے جب وہ خدا کی عبادت بھی کریں اور اپنے بتوں کی پرستش بھی کریں۔

ورنہ خدا تعالیٰ کی عبادت بالکل ہی نہ ہوتو مشرک کیسے ہوئے۔ سیالوی صاحب شاعر کے نزدیک دین داری اور عبادت جس کا نام ہے وہ اس وقت کرتے تھے۔ یعنی اس وقت لوگ جاگ کر خدا کو یاد کرتے تھے۔

بہرحال یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ لوگ تہجد کے وقت میں خدا تعالیٰ سے اس کی حمد وثنا کے لئے بیدار ہوتے تھے۔

اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

سیالوی صاحب کی جہالت:

سیالوی صاحب نے امام اہل سنتؒ پر یہ اعتراض کیا ہے انھوں نے کہ شاہ ولی اللہ کی تحریر کے آخری حصہ کو حذف کردیا۔

تاکہ اصلیت ظاہر نہ ہو۔ اور آخری حصہ میں ہے کہ انہوں نے نماز ذکر وغیرہ کو چھوڑ دیا تھا۔

الجواب:

(۱) سیالوی صاحب عبارت کا آخری حصہ حذف نہیں کیا بلکہ پورے باب کا آخری ورق پورا ہی نقل نہیں کیا۔ سیالوی صاحب آپ نے بھی کئی عبارات شروع کی نقل نہیں کیں اور آخر کی نقل کر دی ہیں تو پھر آپ بھی خائن وفریبی سمجھے جائیں گے؟ آپ اپنے اکابر کی تو سنیئے:

آپ کے گھر کا رئیس التحریر لقب پانے والا ارشد القادری لکھتا ہے کہ

جو لوگ تصنیف و تالیف کا تجربہ رکھتے ہیں وہ مصنفین کے اس دستور سے اچھی طرح واقف ہوں گے کہ کسی دعوے کے ثبوت میں جس کسی کتاب کی عبارت بطور حوالہ نقل کی جاتی ہے تو کتاب کا اتنا ہی حصہ نقل کیا جاتا ہے جتنے کی ضرورت ہوتی ہے پوری کتاب کوئی بھی نقل نہیں کرتا۔ (زیروزبر ص ۳۰۷)

(۲) سیالوی صاحب یہ شاہ ولی اللہؒ کی کتاب ہے اور شاہ صاحب کے بارے میں انہی کی سنیئے جن کو آپ نے کتاب کے شروع میں ہونہار فرزندان ارجمند سمجھا ہے۔ (ص ۲۱)

انہوں نے شاہ صاحب کے بارے میں لکھا ہے۔

معتبر شخص نہیں۔ (تنقیدات علی مطبوعات)۔

کہیں لکھتے ہیں کبھی یہ سنیوں کو خوش کرتے ہیں، کہیں وہابیوں کو کہیں شیعوں کو۔

اور آپ کے مسلک کے جنید زمان مولوی عمر اچھروی نے شاہ صاحبؒ کو وہابی، خدا تعالیٰ کی توہین اور گستاخی کرنے والا لکھا ہے، جب ایک شخصیت کو آپ معتبر ہی نہیں سمجھتے تو ان کے حوالے پیش کرتے ہوئے شرم کریں۔

(۳) سیالوی صاحب جس الفوز الکبیر کا آپ نے حوالہ دیا اسی میں اگلے صفحے پر ہی لکھا ہے کہ مشرکین نے مورتیوں کو عباد صالحین کی توجہ کے لئے ذریعہ وسیلہ سمجھا ہوا تھا، تو ایک صفحہ معتبر اور اگلا غیر معتبر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

(۴) سیالوی صاحب ہم نے تمام مشرکین کی بات نہیں کی ہم نے تو یہی کہا ہے، مشرکین میں کئی حضرات نمازیں پڑھتے تھے اور کئی حضرات بالکل نہیں پڑھتے تھے تو شاہ صاحب چونکہ ہمارے ہیں اس لئے ہماری بات ان کے خلاف نہیں۔ جب انہوں نے دونوں باتیں لکھیں ہیں تو تاویل کر کے دونوں میں تطبیق دیں گے اور تطبیق کی یہی صورت ہے جو ہم نے عرض کر دی۔

بلکہ امام اہل سنت" نے تو گلدستہ توحید کے ص ۷۷ پر لکھا ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ واقعی دوسری اقوام کی طرح ان مشرکین عرب کو بھی انسانی کمزوریوں سے دو چار ہونا پڑا۔ لیکن یہ خرابیاں ان کی شرک کا سبب اور علت نہیں ہو سکتی۔

سیالوی صاحب آپ ہمیں بار بار طعنہ دے رہے ہیں۔

دیوبندی بتوں اور مشرکین کے مداح ہیں بحمد اللہ ہم مداح نہیں بلکہ ہم اصل شرک بتانا چاہتے ہیں کہ کس طرح پیدا ہوتا ہے اور آپ شرک کی حفاظت میں لگے ہوئے ہیں آپ کو شرک کی حفاظت اور اس کی مدد سرائی مبارک ہمیں توحید وسنت کی حفاظت مبارک۔

آپ سے بڑا جھوٹا شاید احمد رضا خان بھی نہ ہو گا جو یہ لکھ رہے ہیں کہ علامہ سرفراز نے مشرکین کی خوبیاں گنوائیں اور ان کا قباحت اور برائی سے پاک صاف ہونا ہی بیان کیا۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۳۸۴)

اور آپ نے خیانت کرنے میں فاضل بریلوی کو بھی مات دیدی، وہ اس طرح کہ گلدستہ توحید کی عبارت نقل کی اور ادھوری نہ کہ پوری دیکھیئے نقل کرتے ہیں۔

بعض لوگ مشرکین عرب کے جزوی نقائص اور عیوب بیان کر کے ان کو شرک کے لئے کافی سمجھتے ہیں لیکن یہ خرابیاں ان کے شرک کا سبب اور علت نہیں ہو سکتیں۔ الخ۔

جبکہ درمیان میں خط سے کشیدہ عبارت سیالوی صاحب لقوے کا علاج سمجھ کر

ہڑپ کر گئے اور وہ یہ تھی کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ واقعی دوسری اقوام کی طرح ان مشرکین عرب کو بھی نقصان کمزوریوں سے دوچار ہونا پڑا۔ الخ (گلدستہ توحید ص ۷۷)

سیالوی صاحب آخر آپ فاضل بریلوی کے پیروکار ہیں آپ نے بھی تو اسی کی طرح خیانت کرنی ہے، ان کو جیسے قطع و برید کا چسکا پڑا ہوا تھا، شاید آج کل ان کی جانشینی کی بدولت آپ کو بھی چسکا ہے۔

میں دوسرا چسکا نہیں کہہ رہا جو آپ کے گھر کے جید عالم انور مدنی ڈاکٹر محمود ساقی، مولوی ذوالفقار نے پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں میں لکھا ہے۔

سیالوی صاحب نے ص ۳۶۲ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ علامہ سرفراز نے نبی کریم ﷺ کو نور ماننے والوں کو مشرکین کی فہرست میں شامل کیا ہے کیونکہ یہ بھی ان کا اعتراض کہ بریلوی آپ علیہ السلام کو ازلی نور سے مانتے ہیں اور بشریت کا انکار کرتے ہیں جبکہ ہم تو آپ علیہ السلام کے نور کو مخلوق مانتے ہیں لہذا یہ امام اہل سنت کا جھوٹ ہے۔ الخ (ملخصا گلشن ص ۳۶۲)

الجواب:

منافقوں کی طرح آپ کے بھی دو نظریے ہیں اپنے لوگوں میں اور باہر والوں کے لئے اور آپ نور مخلوق نہیں مانتے کیونکہ فاضل بریلوی نے لکھا ہے کہ:

نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی (حدائق بخشش حصہ اول ص ۶۲)۔

کیوں جی سیالوی صاحب آپ کے اعلیٰ حضرت نے نبی پاک علیہ السلام نور ازلی کا ٹکڑا مانا ہے یا نہ۔

اور بقول کاظمی کہ خدا کے نور کا ٹکڑا یا حصہ کہنا خالص کفر و شرک ہے۔ (مقالات کاظمی ج ۱ ص ۵۵، ۵۶)

اور مفتی احمد یار صاحب نعیمی صاحب نے بھی تقریبا اسی کے قریب قریب لکھا ہے (رسالہ نور)

اور اس کو شرک قرار دیا ہے ہو سکتا ہے آپ نور ازلی کا انکار کریں مگر فاضل بریلوی پر فتوی کفر و شرک ضرور لگائیں۔

باقی آپ بشریت کے بھی منکر ہے ہیں۔

۱) مراد آبادی خزائن العرفان ص ۵

پر لکھتے ہیں کہ قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کے بشر لکھنے والوں کو کافر فرمایا گیا۔

۲) نعیمی صاحب لکھتے ان کو بشر ماننا ایمان نہیں (تفسیر نعیمی ج ۱، ص ۱۰۰)

۳) خواجہ قمر الدین نے بھی لکھا ہے بشریت کی ابتدا آدم سے ہوتی ہے جو آدم سے پہلے ہو اس کو بشر ماننا یا کہنا کیسے درست ہوگا۔ (انوار قمریہ ص ۹۴)

۴) یہی بات تحفظ عقائد اہل سنت ص ۶۷۵ پر موجود ہے۔

۵) مقیاس نور میں بھی صاف حضور علیہ السلام کی بشریت کا انکار ہے اور یہاں تک لکھ دیا گیا کہ حضرت آمنہ نور اللہ کی حاملہ تھی۔

تو سیالوی صاحب:

امام اہل سنت کی بات درست ہے آپ نور کو بھی ازلی و ذاتی مانتے ہو اور بشریت کے بھی منکر ہو۔

سیالوی صاحب:

آپ کو ایک غصہ بار بار آ رہا ہے کہ یہ رسالت کی بات نہیں کر رہے۔

جناب من!

امام اہل سنت کے کہنے کا مطلب یہی ہے کہ اس قوم میں اصل خرابی اور مین جرم شرک کا تھا آپ شرک کو بچا کر بات رسالت پر لا رہے ہیں کہ وہ رسالت کے منکر تھے ہمیں سیالوی صاحب اس سے انکار نہیں۔

رسالت کے انکار کی وجہ توحید سے انکار ہی ہے اگر توحید کو مانا ہوتا تو وہ رسالت کو بھی قبول کر لیتے۔

کیونکہ انبیاء کو بھیجا ہی شرک کی تردید کے لئے گیا ہے۔

ہم بالکل رسالت کے منکر نہیں اور نہ ہی سرکار طیبہ ﷺ کی گستاخی کرنے والے کو مسلمان نہیں سمجھتے ہیں ہمارے نزدیک آپ علیہ السلام کی سواریوں میں ایک سواری دراز گوش کے پیشاب کی توہین بھی قبیح ہے۔

اگر آپ کو ہماری چند عبارتوں پر اشکال ہے تو ہمیں آپ کی سینکڑوں پر اشکال ہے۔

اگر ہم پر یہ اعتراض کہ تم نے نبی کو اپنا بھائی کہا ہے۔

ہم کہتے ہیں تم نے نبی پاک علیہ السلام کو ابو جہل کا بھائی کہا ہے۔ (تفسیر نعیمی ۷۰۰)

اگر ہم پر یہ اشکال کہ تم نے نبی پاک علیہ السلام کے خیال اور گدھے بیل کے خیال کا موازنہ کیا ہے تو تم نے اصحاب کہف کے کتے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ (نور العرفان)

سیالوی صاحب اگر ایک انگلی کسی کی طرف اٹھائیں تین اپنی طرف اٹھتی ہیں۔

آپ نے شیخ سعدی کا شعر (گلشن ج ۱ ص ۳۹۰) پر نقل کیا ہے کہ

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید الخ۔

جو بھی پیغمبر دو عالم ﷺ کے مخالف چلے گا وہ منزل کو نہیں پہنچ سکے گا۔ لکھا ہے۔

جبکہ آپ کی تمام بدعات ورسومات اور شرکیہ افعال کیا پیغمبر علیہ السلام سے ثابت ہیں۔
اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر آپ یقیناً اس شعر کی زد میں ہیں اور اپنی آخرت کی فکر کیجئے۔

سیالوی صاحب امام اہل سنت کی بات پر غصہ ہو کر لکھتے ہیں کہ شرک صرف بتوں کی عبادت کا نام ہے اور آگے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے لکھا ہے انہوں نے بتوں کو توڑا اگر وہ یہ سمجھتے کہ یہ تو محض قبلہ ہیں تو پھر کچھ اور کرتے۔ (ملخصاً ص ۳۹۱ تا ۳۹۲)

الجواب:

سیالوی صاحب پیچھے باحوالہ بحث ہو چکی ہے کہ پہلے کی بت پرستی کی نوعیت اور تھی اور مشرکین مکہ کی بت پرستی کی نوعیت اور تھی یہ تو شاہ ولی اللہؒ کی کتب اور آپ کے

اکابر پیر مہر علی شاہ اور کاظمی صاحب وغیرہ کے حوالہ سے گزر چکا ہے کہ مشرکین عباد صالحین کی پرستش کے لئے مورتیاں بناتے اور ان کو محض توجہ کا ذریعہ اور قبلہ قرار دیتے تھے اور جاہلین صرف انہی بتوں کو معبود سمجھتے تھے۔ بار بار اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔

سیالوی صاحب:

اس پر نالاں ہیں کہ امام اہل سنت فرماتے ہیں کہ مشرکین ذاتی اختیارات اپنے معبودان باطلہ میں تسلیم نہیں کرتے تھے۔

اور اس کا جواب یہ دیتے ہوئے سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مشرکین بت پرست اپنے بتوں کو واجب الوجود سمجھتے تھے اور بت پرست دو مستقل خدا بھی تسلیم کرتے ہیں۔ (ملخصاً گلشن ج۱ ص ۳۹۶ سے ۴۰۰ تک)

الجواب:

سیالوی صاحب بات مشرکین مکہ کے معبودوں کی ہورہی ہے جو عطائی طور پر الوھیت تسلیم کرتے تھے۔

اور اگر کوئی اس کو مستقل یا ذاتی بھی کہے تو اس کا مطلب پوجنے والوں کے نزدیک یہی ہے خدا نے ان بتوؤں یعنی عباد صالحین کو کچھ الوہیت عطا فرما کر مستقل ان کو بنا دیا ہے۔

جیسے کوئی سیالوی صاحب آپ کو شرک کی خدمت کرنے کی بنا پر ایک لاکھ روپے دے تو سیالوی صاحب اس ایک لاکھ روپے میں ذاتی طور سے مختار ہیں جو چاہیں جدھر چاہیں استعمال کریں ایسے ہی بت پرست مشرکین مکہ خدا تعالیٰ سے الوہیت کا کچھ حصہ اپنے عباد صالحین کو ملنا مانتے تھے یعنی دے کر ان کو ہمارا معبود بنا دیا ہے۔

ان بزرگوں اور فقہا و مجتہدین نے صحیح لکھا ہے کہ مشرکین عطائی مان کر اس کو خدا کی طرح مستقل بھی مان لیتے تھے اور یہ لوگ بعض تھے اور امام اہل سنتؒ کی بات بھی صحیح

ہے کیونکہ ہماری نظر سے دیکھا جائے تو ذاتی نہ ہوئے اختیارات بلکہ عطائی ہوئے۔

سیالوی صاحب آپ بات کو ہندوؤں وغیرہ کی طرف لے جا رہے ہیں یہ دو مستقل خدا مانتے ہیں۔

سیالوی صاحب اگر کہیں ایسا بھی ہے تو ہماری بات بھی غلط نہیں کیونکہ مشرکین کی کئی قسمیں ہیں۔

آپ ایک قسم کو لے کر سب قسم پر قیاس کر رہے ہیں جب کہ ہر جگہ بات جدا ہے۔ دیکھئے کہ سید جرجانی کی بات کہ بت پرست دو واجب الوجود الہوں کے قائل نہیں اور نہ وہ اوثان کو صفات الوہیت سے متصف مانتے ہیں، اگرچہ وہ ان پر الٰہیہ کا اطلاق کرتے ہیں بلکہ انھوں نے تو حضرات انبیاء کرام یا نیک بندوں یا فرشتوں یا ستاروں کی تصویریں اور فوٹو بنا کر عبادت کے طور پر ان کی تعظیم کرنا شروع کر دی تا کہ وہ اس طریقہ سے الٰہ حقیقی تک رسائی حاصل کر سکیں۔ (شرح مواقف ص ۵۸۰)

سیالوی بمقابلہ کاظمی

سیالوی صاحب لکھتے ہیں مشرکین قیامت کے دن اپنے معبودوں کو خدا کے برابر مان لیں گے۔ ملخصاً ص ۴۰۰)

الجواب:

سیالوی صاحب ہم اپنی طرف سے آپ کی جہالت واضح نہیں کرتے بلکہ آپ بڑی شخصیت ہیں تو آپ کی طبیعت آپ کے گھر سے ہی صاف کرنی چاہیے، آئندہ آپ سوچ سمجھ کر لکھیے گا ہم نے بریلوی کتب کا مطالعہ خوب کر رکھا ہے۔

شاید اتنا آپ نے بھی نہ کیا ہوگا۔

کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

امام رازی اور دیگر علماء نے فرمایا کہ آج تک ایسا کوئی مشرک نہیں پایا گیا جو اللہ

کی ذات و صفات میں کسی کو اس کے برابر سمجھتا ہو۔ (التبیان ص ۷۹)

بلکہ کاظمی صاحبؒ نے لکھا ہے کہ مملوک و مخلوق خدا سمجھنے کے باوجود انہیں مستقل بالذات سمجھتے تھے۔ (ملخصاً ص ۷۵) وہی ہمارے والی بات ہوئی کہ وہ ان کو ذاتی اختیارات کے حامل مانتے تھے حالانکہ حقیقت میں اختیارات خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہی ہوئے کیونکہ اسی کی طرف سے ہی تو ملنا مانتے تھے۔ جب ان عباد صالحین کو مخلوق سمجھتے تھے تو اختیارات بھی تو خدا ہی کی طرف سے ان کو ملنا مانتے تھے اور جب اختیارات بقول مشرکین ان کو مل گئے پھر وہ مستقل بالذات ہو گئے۔

سیالوی صاحب نے پھر وہی بحث چھیڑ دی ہے:

کہ امام اہل سنتؒ کفار کی آپ علیہ السلام سے دشمنی نہیں مانتے قرآن سے بھی نہیں مانتے باقی خصائل سے بھی نہیں مانتے وغیرہ (ملخصاً ص ۴۰۱ تا ۴۱۲)

سیالوی صاحب آپ تو مانتے ہیں تو پھر یہ کیوں لکھ دیا مشرکین کے متعلق کہ جونہی نبی مکرم ﷺ کی زبان حقیقت ترجمانی سے لا الہ الا اللہ کا اعلان سنا تو انکار کرتے ہوئے کہا:

اجعل الالهة الها واحدا ان هذا الاشی عجاب.

کیا انہوں نے سب مدبرین و منتظمین کی نفی کر کے صرف ایک مدبر اور متصرف بنالیا تو یہ بہت ہی تعجب انگیز اور حیرت خیز امر ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

انہیں تعجب لاحق ہوا اور حیرت دامن گیر ہوئی تو صرف اس لئے کہ اتنی بڑی کائنات میں صرف ایک ذات تدبیر و تصرف کیسے کر سکتی ہے اس لئے الوہیت کا صرف ایک ذات میں انحصار کا انکار کر دیا۔ (گلشن ج ۱ ص ۴۱۸۔ ۴۱۹)

کیا ہم بھی یہی نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ مشرکین کو آپ علیہ السلام سے صرف یہی مخالفت تھی باقی آپ علیہ السلام سے آخرت سے قبر و حشر سے جنت و دوزخ وحی و قرآن سے دشمنی نہ

تھی۔

جو جواب آپ کا وہی ہمارا تصور فرمالیں اور اگر آپ یہی کہیں کہ یہ تو میں ان کا بنیادی اختلاف بتا رہا تھا تو ہم بھی تو یہی کہہ رہے ہیں اس کی وجہ سے باقی ساری باتوں میں بھی اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ اصل اختلاف مسئلہ توحید کی وجہ سے تھا۔

سیالوی صاحب کی شکست فاش:

سیالوی صاحب اب تک یہی نظریہ دیتے آئے کہ مشرکین خدا کی عبادت نہیں کرتے تھے مگر اب آکر اپنے اس نظریہ کو خود ہی توڑ دیا اور اپنی ہار مان چکے ہیں۔

وہ لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار کی دیدہ دلیری دیکھیے کہ وہ اپنی زبانی خدا سے عذاب مانگ رہے ہیں۔

اے اللہ اگر یہ برحق رسول ہیں تیری طرف سے تو ہم پر پتھر برسا یا دردناک عذاب ہم پر لا۔ (ملخصاً گلشن ج۱ص۴۱۲)

سیالوی صاحب اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

۱) کفار و مشرکین خدا تعالیٰ کو مانتے تھے۔

۲) وہ خدا تعالیٰ سے مانگتے بھی تھے دعا وغیرہ۔

۳) چونکہ خدا سے مانگنا بھی عبادت ہے جیسا کہ آگے آئیگا تو وہ خدا کی عبادت بھی کرتے تھے۔

تو سیالوی صاحب جو آپ نے ساری کتاب میں دلائل دیے کہ مشرکین نہ خدا کو مانتے تھے اور نہ ہی خدا کی عبادت کرتے تھے وہ سب آپ کی اس بات سے ختم ہو گئے اور آپ کو بدفہمی یا جہالت ہٹ دھرمی کی وجہ سے یہ معلوم نہ ہوا کہ آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہا ہوں۔

سیالوی صاحب کا بہتان:

سیالوی صاحب بہتان لگاتے ہیں کہ چونکہ تم خود گستاخ رسول ہو اس لئے ان کو

گستاخ رسول نہیں مانتے۔(ملخصا گلشن ج۱ص۱۳۴)

سیالوی صاحب نہ ہم نے ان کو گستاخ رسول ماننے سے انکار کیا ہے اور نہ ہم معاذ اللہ گستاخ ہیں۔

ہم نے تو صرف اتنی بات کی ہے کہ اصل مسئلہ توحید کا ہے جس کی بنا پر آپ علیہ السلام باوجود صادق وامین ہونے کے وہ مشرکین آپ علیہ السلام کے جانی دشمن بن گئے اور آپ علیہ السلام کو مکہ سے نکالنے لگے۔

باقی ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ گستاخ کون ہے۔

سیالوی صاحب آپ کو گستاخ رسول آپ کے گھر کے لوگوں نے بھی بنا ڈالا ہے، آپ کتابیں دیکھیں، تجلیات علمی، مصطفے ﷺ کی نبوت ہر آن ہر لحظہ، اہم شرعی فیصلہ، پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں، تحقیقات کا ابتدائیہ، وغیرہ بہت سی کتب میں آپ کو گستاخ رسول کہا گیا ہے۔جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

جو گھر کے آدمیوں کی گواہی ہوتی ہے وہ جھٹلائی نہیں جاسکتی، جب گھر والے ہی آپ کو گستاخ رسول، بے ایمان، سمجھتے ہیں تو آپ مسلمان عاشق رسول کیسے۔

اب آپ کے چند نمونے آپ کو دکھلا دوں۔

شیعہ نے انبیاء علیہم السلام کو ناکام لکھا ہے اور آپ نے بھی وہی ناکام کے الفاظ انبیاء کے لئے استعمال کیے ہیں۔(۱) مفتی اقتدار نعیمی نے سیدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے۔

صرف ایک دفعہ لغزش کھائی اور ایک ہی دفعہ ناکام ہوئے۔(تفسیر نعیمی ج۱۶،ص۹۲۵)

(۲) مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے کلام اور عمل میں چونکہ فرق آگیا تھا کلام رب کی رویئت کی اور عمل یعنی نظر پہاڑ کی طرف تو اس بنا پر اپنے مقصد سے ناکام رہ گئے۔(مقیاس حنفیت ص۲۷۴)

(۳) مولوی نظام الدین ملتانی لکھتے ہیں:

حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے اس لئے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے۔ (انوار شریعت ج ۲، ص ۵۵)

(۴) مفتی احمد یار نعیمی اس بات پر کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے کتنی تکلیف دی تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی دانست میں ذلیل کر کے سولی بھی دے دی۔ (تفسیر نعیمی ج ۳، ص ۴۵۲)

(۵) آپ بریلویوں نے لکھا ہے:

ذات حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں انہیں یکجا کیا گیا۔

حق نے کل انبیاء کو جو بخشیں برائیاں

(انوار رضا کا اشاعت خاص بیان رفتگان ۲۰۰۴ ص ۴۰)

(۶) الیاس عطار قادری صاحب لکھتے ہیں:

جب سگان مدینہ کو دیکھے جوڑ کر ہاتھ تو ان کے آگے اشک بار آنکھ ان پر جما کر تو سلام کہنا۔ (مغیلان مدینہ ص ۱۹۴)

سیالوی صاحب سلام خدا کا نام نہیں یہ اس کی توہین نہیں؟

(۷) آپ کے ابوالحسنات قادری صاحب، رسول پاک علیہ السلام کے لئے لکھتے ہیں:

تیر ممات نے اسے فنا کیا۔ (اوراق غم ص ۱۲۸۔۱۲۹)

(۸) فاضل بریلوی نے نبی پاک علیہ السلام کا نام مبارک ایسے لکھا ہے..... سچے راعی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (اللہ جھوٹ سے پاک ہے ص ۱۱۱)

(۹) آپ کے مسلک کی معتبر کتاب میں آپ علیہ السلام کو بہروپیا لکھا گیا ہے۔

زمانے میں بہروپیا بن کے آیا (اسرار المشتاق ص ۲۷)

(۱۰) فاضل بریلوی رحمت کائنات کے لئے ذلت کا لفظ استعمال کیا ہے۔

عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام۔ (حدائق بخش ص ۱۴۰)

(۱۱) حضور پر نور ﷺ مع اپنی جمیع صفات جمال وجلال وکمال افضال کے ان (غوث پاک) میں متجلی ہیں۔ (فتاوی افریقہ ص ۱۰۶)

ختم نبوت والی صفت اور دیگر آپ کے صفات لاثانیہ کا کیا بنے گا؟

اب آپ بتائے گستاخ کون؟

سیالوی صاحب کی غلط بحثیں:

سیالوی صاحب مشرکین کو تحفظ دینے کے لئے:

کبھی شام کے مشرکوں کی بات کرتے ہیں کبھی قوم نوح کے مشرکین کی بات کرتے ہیں۔ (ملخصا گلشن ج ۱ ص ۴۱۹)

سیالوی صاحب:

عرض خدمت ہے کہ بے شک یہ سب قسمیں شرک کی مختلف جگہ ہونگی مگر ہمارا استدلال مشرکین مکہ سے ہے کہ ان کا شرک وہ آپ کی طرح دکھائی دیتا ہے۔

لہذا آپ اسی وجہ سے ان کی طرف بات کو آنے ہی نہیں دیتے تاکہ چوری پکڑی نہ جائے، سیالوی صاحب ہم بفضل خدا و بمنہ ایسی ناک کی نگاہ رکھتے ہیں کہ ہم آپ کو شرک کے دبیز پردوں میں چھپنے نہیں دینگے اور وہاں بھی آپ کا سراغ ضرور لگائیں گے۔

سیالوی صاحب کی جہالت یا دجل وفریب

امام اہل سنت فرماتے ہیں:

الٰہ کا وہ معنی جس میں مشرکین کو بڑا اختلاف تھا، قرآن کریم اور حدیث شریف کی رو سے بیان کیا جاتا ہے۔ (گلدستہ ص ۱۰۲)

اور آگے اس کو بیان کیا ہے:

وہ معنی یہ ہے!

مجبور اور بے کس کی پکار سننا اور اس کی مدد کرتا اور اس کی تکلیف دور کرنا الہ کا کام ہے گویا فریاد رس اور تکلیف دور کرنے والا الہ ہوتا ہے۔ (ص ۱۰۳)

سیالوی صاحب جہالت یا دجل وفریب سے کام لیتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ امام اہل سنت اور کوئی معنی تسلیم نہیں کرتے، حالانکہ امام اہل سنت نے تو یہ لکھا ہے کہ وہ معنی بتاتا ہوں جس سے مشرکین کو بڑا اختلاف ہے کیا اس کا یہ معنی ہے کہ الہ کا اور معنی ہی کوئی نہیں یا معنی تو ہے مگر مشرکین کو اختلاف نہیں۔ یہ سمجھ آپ کی ہو سکتی ہے ورنہ کوئی سنجیدہ اور فہم سلیم رکھنے والا ہی نہیں سمجھتا۔

سیالوی صاحب نے کئی معنی بتا کر آگے کئی صفحات اسی بات پر لگا دیئے۔

سیالوی صاحب آخر میں لکھتے ہیں:

لا الہ الا اللہ کے معانی موثر، متصرف، خالق، موجد، صفات کمال اوصاف جمال کا متصف حقیقی مخلوق کی جبیں نیاز کا حقدار اور سجود تذلل وانکسار کا مستحق موجود حقیقی۔

آگے لکھتے ہیں ان تمام معانی میں عطائی کمالات کی ہرگز نفی نہیں ہوئی۔ جیسے کہ عطائی وجود کی نفی نہیں بلکہ الہ حقیقی میں ان کمالات کا تحقق بتقاضائے ذات ہوگا اور دوسروں میں اس کی عطا اور وجود ونوال سے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۳۶)

سیالوی صاحب کی اس عبارت سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے:۔

۱) سجدے کا مستحق ذاتی طور پر تو خدا ہے اور عطائی طور پر مخلوقات بھی ہو سکتی ہیں۔ شاید اسی وجہ سے درباروں پر سجدے وطواف کی آپ نے اجازت دے رکھی ہے۔ مشرکین خالق ومدبر تو صرف اللہ کو سمجھتے تھے آپ تو تو ان سے بھی آگے گزر گئے مخلوق کو بھی مدبر وخالق مانتے ہیں۔

۲) سیالوی صاحب جیسے آپ عطائی طور پر اختیارات اولیاء کرام کے تسلیم کرتے ہیں ویسے ہی مشرکین اپنے معبود جو عباد صالحین تھے ان کے لئے اختیارات عطائی تسلیم کرتے تھے۔

جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

(۳) سیالوی صاحب اس صورت سے آپ کہیں ان کی طرف میں نہ جا گریں ......خیال کیجئے گا لگتا ہے کہ گرے ہوئے تو ہیں اب باہر نکلنے کی کوشش فرمائیں۔

سیالوی صاحب سنیے:

پیر مہر علی شاہ صاحب کہتے ہیں:

مشرکین کہتے تھے کہ جس طرح بادشاہ اپنے خادموں کو کسی خدمت کے بدلے میں کوئی ملک یا شہر دے دیتے ہیں اور اس ملک یا شہر کی تدبیر اسی کے حوالے کر دیتے ہیں اور وہ خادم اس ملک اور شہر کا مستقل بادشاہ اور متصرف ہوتا ہے۔ الخ (اعلاء کلمۃ اللہ ص ۱۰۳)

تو عطائی کمالات وہ بھی عباد صالحین کو مانتے تھے بقول پیر مہر علی شاہ اور آپ بھی مانتے ہیں اس بات میں آپ کا اشتراک ہے۔ وہ بھی کہتے تھے کہ نبی و رسول انسان نہیں ہوسکتا آپ بھی یہی کہتے ہیں۔

وہ بھی عباد صالحین کو حاضر و ناظر سمجھتے تھے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے اور آپ بھی سمجھتے ہیں۔

سیالوی صاحب کی بدحواسی:

امام اہل سنتؒ کے دلائل سے بریلوی صاحب کو جان چھڑانی مشکل ہو رہی ہے اور وہ مجبور و لاچار ہو کر ادھر ادھر کی مارنے لگ جاتے ہیں۔

پہلا اعتراض یہ کیا ہے کہ تم نے پکارنے میں تخصیص کی ہے کہ دور سے مافوق الاسباب پکار منع ہے جبکہ آیات میں مطلق ہے اور مطلق کو مقید کرنا درست نہیں ہے اور تم نے مطلق کو مقید کر دیا ہے۔ (ملخصاً گلشن ج ا ص ۴۴۵)

الجواب:

سیالوی صاحب فیصلہ آپ پر ہی رہا کہ آپ دور و نزدیک سے اولیاء انبیاء کو

پکارتے ہیں اور اگر کوئی ان کو مستقل اختیارات کا مالک جانے تو آپ بھی اس کو شرک کہتے ہیں، جیسے کہ آپ کی جاہل عوام کا خیال ہے اور آپ بھی ان کو مشرک سمجھتے ہو۔ سوال یہ ہے کہ اس شرک پر آپ بھی یہی آیات پڑھیں گے اس کے علاوہ اس شرک پر کون سی آیت پڑھیں گے؟ اور پھر اس میں آپ جو جائز صورت نکال رہے ہیں، ان کو نکال کے بھی دکھائیں مگر شرط یہ ہے کہ مطلق کو مطلق رہنا چاہیے مقید نہیں ہونا چاہیے۔

فما هو جوابكم فهو جوابنا.

(۲) سیالوی صاحب تفسیر قرآن، قرآن سے کرنا ہی بہتر ہے۔

قرآن پاک میں کئی جگہ ماتحت الاسباب اشیاء کی استعانت کا ذکر ہے:

اعينوني بقوة اور تعاونوا على البر والتقوى، وغيرها.

اور تحت الاسباب وہ کام ہوتے ہیں جو انسانوں کی طاقت اور قدرت میں ہوتے ہیں، مثلاً، دعا کرنا، دوا دینا، کپڑے دینا، روٹی دینا، پیسے دینا وغیرہ ان چیزوں کو مانگنا کسی سے یہ استعانت تحت الاسباب ہے اور قرآن پاک سے آپ جتنے دلائل بھی دیتے ہو وہ سب تحت الاسباب استعانت کے متعلق ہوتے ہیں۔ (تفصیل آگے آئیگی)

تو یہ مطلق کو مقید ہم نے نہیں کیا بلکہ قرآن مقدس نے ہی کیا ہے اب ہمارے ساتھ جھگڑنے کی ضرورت نہیں قرآن سے پوچھیے۔

(۲) سیالوی صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ امام اہل سنتؒ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے اگر کسی زندہ کو پکاریں تو جائز ہے چاہے دور سے ہو، اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر نزدیک سے کسی کو پکارا جائے اور مافوق الاسباب کاموں پر مدد مانگی جائے تو جائز ہے۔ (ملخصا گلشن ج ا ص ۴۴۶)

سیالوی صاحب شاید لقوہ کی وجہ سے عقل پر بھی کچھ اثر پڑ گیا وہ اس طرح کہ:

امام اہل سنتؒ کی تحریر میں دو قیدیں ہیں:

۱) سلسلہ اسباب سے مافوق استعانت نہ ہو۔

۲) حاضر و ناظر جان کر نہ ہو، (گلدستہ ملخصاً ص ۱۱۱)

سیالوی صاحب پہلی بات کا جواب دوسری قید سے آگیا کہ کسی زندہ کو چاہے وہ دور ہی کیوں نہ ہو پکارنا بھی جائز نہیں اس لئے یہ پکارنا کہ حاضر و ناظر جان کر ہوگا۔

اور دوسرے اعتراض کا جواب پہلی قید سے آگیا کہ نزدیک والے کسی کو پکارنا جو مافوق الاسباب ہو وہ بھی درست نہیں اس لئے کہ امام اہل سنتؒ کی تحریر میں مافوق الاسباب استعانت نہ ہو کی قید موجود ہے۔

سیالوی اشکال نمبر۳:

کوئی اگر کسی ڈاکٹر یا حکیم کو شافی سمجھ لے اور اللہ تعالیٰ کے شافی ہونے سے صرف نظر کرے یا دوائی اور سبب ہی کو مستقل موثر سمجھ لے تو اس کے متعلق کیا فتوی ہے اگر فتوی شرک ہے تو تحت الاسباب، فوق الاسباب کا اختلاف لغو ہوا۔ وگرنہ خدائی اختیارات میں تخصیص وتحدید لازم آئی۔ (ملخصا ص ۴۴۶۔۴۴۷)

سیالوی صاحب:

جب اس نے سبب کو ہی سب کچھ سمجھ لیا تو پھر تحت الاسباب تو رہا ہی نہیں یہ فوق الاسباب ہوگیا۔ کیونکہ دوا یا حکیم کو موثر بالذات سمجھ لینا تحت الاسباب نہیں اس لیے کہ یہ دوائی اور ڈاکٹر کے اختیار میں نہیں ہے اس لیے فوق الاسباب ہوگا لغو نہیں ہوا بلکہ آپ کی سمجھ کا فتور ہے یہ فوق الاسباب استعانت ہوئی عندنا شرک ہے۔

سیالوی صاحب قلت فہم کا شکار:

سیالوی صاحب یہ اعتراض کرتے ہیں کہ:

امام اہل سنت نے شرک کا انحصار غیر اللہ کی پکار کو سمجھ لیا ہے حالانکہ کوئی آدمی پکارے نہیں بلکہ جو غیر اللہ کو مستحق عبادت، یا واجب الوجود، وغیر با مانے وہ بھی مشرک ہے تو امام اہل سنتؒ ان کو مشرک نہیں سمجھتے۔ (ملخصا گلشن ج ۱ ص ۴۳۹)

الجواب:

امام اہل سنتؒ لکھتے ہیں

ان تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کا شرک یہ بتلایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نیچے مخلوق کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارا کرتے تھے۔ (گلدستہ ص ۱۰۵)

اس عبارت کی آخری سطر یہ ہے کہ یہی انکا شرک تھا۔ (گلدستہ ۱۰۶)

مگر سیالوی صاحب آپ ص ۱۰۵ والی عبارت نقل کر دیتے جو ہم نے نقل کی تو بات آپ کو سمجھ آجاتی کہ یہی بات جو ان کے اندر پائی جاتی ہے سلسلہ اسباب و مسببات سے بالاتر ہو کہ غیر اللہ کو مصیبت میں پکارنا اسی کو قرآن پاک کی ان آیات مندرجہ ذیل میں شرک کہا گیا ہے۔

سیالوی صاحب امام اہل سنت نے تو ان آیات میں جو شرک بتایا گیا ہے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور اس سے ان کے اور شرکیہ عقائد و نظریات کا انکار نہیں ہوتا۔

۲) سیالوی صاحب آپ کو مفہوم مخالف مراد لینے کی بڑی خواہش ہے اگر آپ یہاں مراد لینا چاہتے ہیں تو پیچھے ہم نے دو عبارات آپ کی ذکر کی ہیں ان میں بھی مفہوم مخالف مراد لے کر اپنے اوپر فتویٰ لگائیں۔

۳) بات اختلافی شرک کی ہو رہی ہے متفق علیہ شرک کی بات نہیں ہو رہی، کسی کو واجب الوجود خدا کے ساتھ ماننا یا مستحق عبادت سمجھنا بھی شرک ہے مگر اتفاقی اور یہاں اختلافی شرک کو امام اہل سنت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اور جو آپ مانتے ہیں اس پر زور لگانے کی کیا ضرورت۔

۴) حضرت شیخ کی جو عبارت آپ نے نقل کی ہے، مشرکین سلسلہ اسباب و مسببات سے بالاتر ہو کر غیر اللہ کو مصیبت میں پکارتے تھے اور یہی ان کا شرک تھا۔

(ص ۱۰۶ گلدستہ)

اس میں غیر خدا کو واجب الوجود اور مستحق عبادت وغیرہ سمجھنا بھی سمجھ آرہا ہے وہ

اس طرح

(۱) پکارنا عبادت ہے جیسا کہ احادیث میں اور وہ غیر اللہ کو پکارتے تھے، تو معلوم ہو گیا کہ وہ غیر اللہ کو مستحق عبادت سمجھتے ہے۔

(۲) واجب الوجود سمجھنا بھی اسی سے نکل رہا ہے کہ بت پرست ان شخصیات عباد صالحین کو الوہیت ملنا خدا سے مانتے تھے، اور پھر ملنے کے بعد ان کو خدا کا شریک مانتے تھے اور آپ کے بقول تو عملی طور پر خدا سے بڑھ کر سمجھتے تھے کما مر تو اسی عبادت سے واجب الوجود سمجھنا، اور مستحق عبادت سمجھنا بھی آرہا ہے تو حضرت شیخ کیسے اس بات کے منکر ٹھہرے سیالوی صاحب بات سمجھنے کی ہے اور سمجھ اور بریلویت دو الگ چیزیں ہیں۔

سیالوی صاحب کا جھوٹ:

سیالوی صاحب کہتے ہیں امام اہل سنت" آیات کا ترجمہ شیخ الہند سے نقل کرتے ہیں حالانکہ ان آیات کا ترجمہ شیخ الہند کا نہیں ہے حالانکہ ظاہر شیخ الہند کا کیا ہے اپنے مقصد کے لئے عبارت اکابر کی بدل دی جاتی ہے یہ عجیب سینہ زوری اور تحکم ہے۔ (ملخصا گلشن ج ۱ ص ۴۴۱)

الجواب:

سیالوی صاحب:

آپ جھوٹ بولنے میں اپنی مثال نہیں رکھتے حضرت شیخ امام اہل سنت" نے کہاں لکھا ہے کہ وہ شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ ان آیات کے تحت نقل کر رہے ہیں یہ سیالوی کا جھوٹ اور فریب ہے۔

یہ دھاندلی اور سینہ زوری آپ کی ہے، پر سے پرندہ بنا دیتے ہیں، غالبا فاضل بریلوی کو جو چسکا تھا وہ آپ میں منتقل ہو گیا ہے، ورنہ آپ ثابت کریں کہ ان آیات کے ترجمہ کو نقل کرتے ہوئے شیخ امام اہل سنت نے فرمایا ہے کہ یہ ترجمہ شیخ الہند کا ہے۔

سیالوی صاحب آپ کا اعتراض دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ نام تو امام المناظرین

اشرف العلماء علامہ وغیرہا مگر حالت افسوس ناک ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت نصیب فرمائے۔

ماتحت الاسباب اور فوق الاسباب کی بحث:

سیالوی صاحب آپ جیسے آدمی سے یہ توقع نہیں تھی کہ آپ حضرت شیخ امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی اس تحقیق کو غلط کا مبحث نام دیں گے، سیالوی صاحب نے اسباب کی بحث اس طرح کی ہے۔

عادات میں ہونگی یا نہ اگر عادت میں ہوں تو تحت الاسباب نہ ہوں تو فوق الاسباب۔

سیالوی صاحب ہم سے سنیے:

ماتحت الاسباب وہ کام ہیں جو عام طور پر آدمی کی طاقت اور قدرت میں ہوتے ہیں جیسے دعا کرنا، دوا دینا، کپڑے روٹی، پیسے دینا وغیرہ اور مافوق الاسباب وہ کام جو آدمی کی طاقت وقدرت میں نہیں ہوتے، مثلاً بیٹا دینا، بارش دینا، مصیبت وتنگی وغیرہ کو ٹالنا، شفا دینا، وغیرہ امور تو پہلی قسم کے کام مخلوق سے چاہے جا سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ ان کو ہر جگہ حاضر و ناظر اور عالم الغیب سمجھ کہ نہ چاہے۔

اور دوسرے قسم کے کام مخلوق سے طلب نہیں کیے جا سکتے۔

سیالوی صاحب نے معجزات کو بھی فوق الاسباب میں داخل کیا ہے دیکھئے۔ (گلشن ج۱ ص ۴۴۷۔ ۴۴۸) سیالوی صاحب معجزات میں ہمارا نظریہ یہی ہے کہ اس میں طاقت وقدرت اور فعل خداوند تعالیٰ کا ہوتا ہے اور وجود استعمال نبی کا ہوتا ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پانی میں رکھنا تحت الاسباب میں سے ہے اور اس سے پانی کے چشمے جاری کر دینا فوق الاسباب میں سے ہے ہیں جو خداوند تعالیٰ کا کام و فعل ہے۔

اسی طرح دیگر معجزات میں انبیاء علیہم السلام کے وجود مبارکہ کا استعمال ہونا تو

تحت الاسباب میں سے ہے اور ان سے معجزات کا ظہور ہونا فوق الاسباب سے ہے جو یقیناً خداوند قدوس کا فعل ہے۔

سیالوی صاحب کا کھوکھلا اعتراض:

اگر مشرکین صرف بتوں کو قبلہ اور توجہ سمجھتے تھے تو ان بتوں کو آگ میں ڈالنے کا فائدہ کیا ہے۔ (ملخصاً گلشن ج ا ص ۴۵۰)

الجواب:

اگر چہ یہ بت قبلہ اور توجہ کا ذریعہ ہی مشرک سمجھتے تھے مگر ظاہراً مانگنا تو انہی سے تھا اگر چہ حقیقتہ وہ ان عباد صالحین سے مانگ رہے ہوتے تھے نیت اور مراد بھی یہی ہوتی تھی کہ اصل مانگ تو انہی عباد صالحین سے رہے ہیں اور ظاہرا معلوم ہوتا تھا کہ ان سے مانگ رہے ہیں، اور وہ لوگ جو جاہل تھے وہ سب کچھ انہی بتوں کو سمجھتے تھے تو اس دوسرے طبقے کو معلوم ہو جائے کہ ان بتوں کو جہنم میں ڈالا جارہا ہے تو یہ بت جب خود جہنم میں جارہے ہیں ہمیں کیسے جہنم سے بچائیں گے۔

اور پہلے فریق کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ نیک لوگ اپنی تصویروں کو جہنم سے نہیں بچا سکے تو ہمیں کیسے بچائیں گے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

چونکہ آپ کی سمجھ موٹی ہے اس لیے آپ کو بات سمجھ نہیں آرہی۔

سیالوی صاحب کا دجل یا فریب یا دونوں

سیالوی صاحب کا حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے کلام سے غلط مطلب لینا۔

وہ اس طرح کہ شاہ صاحب کا کلام ہم پورا نقل کر کے پھر بحث کرتے ہیں۔

لیکن اس سے پہلے برہمن کے قول کو جو سیالوی نے اپنی تائید میں پیش کیا اس پر مختصر تبصرہ ضروری سمجھتے ہیں۔

برہمن نے شاہ صاحب سے کہا اگر تم اہل قبور سے دعا کے لئے کہتے ہو تا کہ

عنداللہ تماری شفاعت کریں تو ہم بھی اپنے معبودات سے یہی استدعا کرتے ہیں۔ (گلشن ص ۴۵۲)

سیالوی صاحب اب تک تو آپ کو تسلیم نہ تھا کہ مشرک خدا کو مانتے ہیں مگر آپ کو تسلیم کرنا پڑا۔

اب آیئے شاہ صاحبؒ کے کلام کی طرف جو ہم آپ ہی سے نقل کرتے ہیں:

شاہ صاحب نے فرمایا:

مدد واعانت کی خواستگاری دو طرح پر ہے اول مخلوق سے مدد مانگنا، جیسے کہ امیر اور بادشاہ سے نوکر اور گدا اپنے مشکل اور اہم معاملات میں مدد طلب کرتے ہیں (یہی تو ماتحت الاسباب ہے)

اور عوام الناس اولیاء سے دعا طلب کرتے ہیں کہ اللہ کی بارگاہ میں ہمارا فلاں مطلوب و مقصود طلب کریں استعانت کی یہ قسم شریعت مطہرہ میں زندہ اور فوت شدہ ہر دو سے جائز ہے۔

دوم: دوسرا قسم استعانت کا یہ ہے کہ مستقل طور پر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے تعلق رکھتی ہے مثلاً فرزند دینا بارش عطا کرنا۔ امراض دور کرنا اور درازی عمر وغیرہ عطا کرنا (اس کی مافوق الاسباب کہتے ہیں جن کے سیالوی صاحب منکر ہیں) بغیر اس کے دعا وسوال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے طلب کرنا نیت اور ارادہ میں (یعنی یہ نیت نہیں کہ یہ بزرگ خدا سے دعا کرے) اس کو مخلوق سے طلب کریں تو استعانت کا یہ قسم حرام مطلق کفر ہے، اگر اہل اسلام میں سے کوئی شخص اپنے مذہب کے اولیاء سے زندہ ہوں یا فوت شدہ اس طرح کی استمداد و استعانت کرتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے اور زمرہ اہل اسلام سے خارج ہو جائے گا بخلاف بت پرستوں کے وہ قسم مدد واعانت کا اپنے معبودات باطلہ سے طلب کرتے ہیں اور اس کو جائز سمجھتے ہو۔ (گلشن ۴۵۳۔۴۵۴)

شاہ صاحب کی بات سے معلوم ہوا:

کہ بت پرست مافوق الاسباب کام بتوں سے چاہتے ہیں اور ہم مافوق الاسباب کام اگر اولیاء سے چاہیں تو یہ حرام وکفر ہوگا۔

سیالوی صاحب آپ کا تو علاج شاہ صاحب نے کر دیا۔

آپ کی ساری جماعت کا زور اسی پر ہے کہ مافوق الاسباب افعال اور کام اولیاء انبیاء سے طلب کیے جا سکتے ہیں۔

سیالوی صاحب دعا کی غرض سے زندہ یا فوت شدہ بزرگوں کے پاس جانا اور دعا چاہنا عندنا بھی برا نہیں لہذا شاہ صاحب کے ماننے والے ہم ہوئے نہ کہ تم اور تم شاہ صاحب کے فتوے کی زد میں آ کر کفر سے جا ملے اور اسلام سے خارج ہو۔

سیالوی اندیشہ اور اس کا جواب:

سیالوی صاحب فرماتے ہیں شاہ صاحب نے دور ونزدیک کی قید تو نہیں لگائی لہذا دور ونزدیک سے انبیاء اولیاء سے استعانت دعا چاہنا کوئی حرج نہیں الخ۔ (ملخصاً ص ۴۵۴)

الجواب:

سیالوی صاحب اگر شاہ صاحب انبیاء اور اولیاء کو حاضر وناظر اور عالم الغیب سمجھیں تب تو آپ یہ بات کرنے کا حق رکھتے ہو جب وہ حاضر وناظر اور عالم الغیب ہی نہ سمجھیں تب آپ کا ان پر اتھام والزام ہے سنیئے:

شاہ صاحب لکھتے ہیں عقائد باطلہ میں افراط تفریط کا ذکر کر کے کہ:

رتبہ ائمہ واولیاء برابر رتبہ انبیاء مرسلین گردانند وانبیاء ومرسلین لوازم الوهیت از علم غیب وشنیدن فریاد ہر کس در ہر جا وقدرت بر جمیع مقدورات ثابت کنند یعنی اماموں اور ولیوں کو حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے برابر جاننا اور حضرات خواب انبیاء علیہم السلام کے لئے لوازم الوهیت جیسے علم غیب اور ہر ایک کی فریاد کو ہر جگہ سے سننا (جس کا دوسرا نام حاضر وناظر وفریادرس ماننا ہے) اور تمام مقدورات پر قدرت ثابت کرنا ہے۔

(تفسیر عزیزی ج پارہ ا، ص ۵۲)

جب شاہ صاحب ہی علم غیب ماننا اور ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا غیر اللہ کو شرک قرار دے رہے ہیں تو پھر سیالوی صاحب کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ کہے کہ یہاں شاہ صاحب کی عبارت سے دور سے بھی اولیاء کرام وانبیاء عظام کو وسیلہ اور توسل کے لیے پکارنا جائز ہے کہ آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ ہماری مشکلات کو حل کرے۔

سیالوی صاحب ایک مصنف کی تمام عبارات کو دیکھنے سے بات معلوم ہوتی ہے کہ کہ مصنف کا نقطہ نظر کیا ہے۔

سیالوی صاحب نے آگے ۴۵۵ سے ۴۷۱ تک مختلف واقعات سے استمداد واستعانت کو ثابت کرنے کے لئے بزرگوں کا سہارا لیا ہے۔

سیالوی صاحب اگر آپ دجل نہیں کرر ہے اور دل سے یہ لکھ رہے تو پھر بھی جاہل تو ثابت ہوئے۔

کیونکہ علماء کرام کے نزدیک بزرگوں سے استمداد واستعانت کا صرف مطلب یہی ہے۔

جو آپ بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

(۱) شاہ عبدالعزیز دہلویؒ لکھتے:

نیست صورت استمداد مگر ہمیں کی محتاج طلب کندہ حاجت خودرا از جناب عزت الٰہی بتوسل روحانیہ بندہ کہ مقرب ومکرم درگاہ وست وگوید خداوندا ببرکت این بندہ کہ تو رحمت واکرام کردہ اور ابرآوردہ گردان حاجت مرا یا ندا کندان بندہ مقرب ومکرم را کہ اے بندہ خدا ولی وے شفاعت کن مراد بخواہ از خدا تعالیٰ مطلوب مرا تا قضا کند حاجت مرا پس نیست بندہ درمیاں مگر وسیلہ وقادر ومعطی ومسئول پرودگار است تعالیٰ شانہ ودروے ہیچ شائبہ شرک نیست۔ (فتاویٰ عزیزی ج ۲ ص ۱۰۸)

استمداد کا یہی مطلب ہے کہ بندہ خدا تعالیٰ سے حاجت طلب کرے اور کسی

بزرگ کی برکت سے کہ اے خدا فلاں بندہ کی برکت سے میری حاجت کو پورا فرما۔

اوردوسری صورت یہ ہے کہ کسی بزرگ بندہ سے عرض کرتے ہوئے کہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے بزرگ ہیں آپ خدا سے میری سفارش کریں کہ خدا تعالیٰ میری فلاں حاجت کو پورا کرے۔ (ملخصاً)

سیالوی صاحب آپ کی استمداد اور استعانت توان دونوں صورتوں سے آگے ہوتی ہے۔

(۲) آیئے ایک بزرگ کی سنیے:

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں

ولیت شعری چہ می خواہند ایشاں باستمداد وامداد کہ ایں فرقہ منکر اند آنرا آنچہ ما می فہیم از آں انیست کہ داعی محتاج فقیر الی اللہ دعا فی کند وطلب می کند حاجت خودرا از جناب عزت وغناوے وتوسل می کند برروحانیت ایں بندہ مقرب ومکرم دردگاہ عزت وے گوید خداوندا ببرکت این بندہ تو کہ رحمت کردہ بروئے واکرام کردہ اور راو بلطف وکرے کہ بوے داری برآوردہ گرداں حاجب مرا کہ تو معطی کریم یا ندامی کندایں بندہ مکرم ومقرب را کہ اے بندہ خدا اے ولی دے شفاعت کن مراد بخواہ از خدا کہ بدہد مسئول ومطلوب مراوقضا کند حاجت مرا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۳،ص ۴۰۱۔ ۴۰۲ بحوالہ شرح صحیح مسلم سعیدی ج ۷ص ۷۴۔ ۷۵)

شیخ لکھتے ہیں ہم استمداد اور امداد کا یہی مطلب سمجھتے ہیں اور آگے وہی دو صورتیں نقل کی ہیں۔ جو شاہ عبدالعزیزؒ کی ہم نقل کر آئے ہیں۔

سیالوی صاحب یہی بزرگوں کا توسل واستعانت واستمداد وتصرف ہے۔

اوربس۔

باقی آپ کا ان سے اپنے کاموں کے لئے ضروریات ومشکلات کے لئے استعانت چاہنا جو اوپر کے قبیل سے نہ ہو وہ بالکل ناجائز اور شرک وکفر ہے۔

سیالوی صاحب پیچھے برہمن کے جواب میں جو آپ نے شاہ عبدالعزیز کا قول نقل فرمایا ہے اس سے بھی آپ پر فتویٰ کفر و شرک لگ رہا ہے۔

(۳) سیالوی صاحب آپ کے ممدوح جناب غلام رسول سعیدی صاحب نے لکھا ہے:

اولیاء اللہ سے استعانت کا صحیح طریقہ

ہونا یہ چاہیے کہ اولیاء کے مزارات کی زیارت کی جائے کیونکہ زیارت قبور سنت ہے ان کے مزارات پر ایصال ثواب کیا جائے یہ بھی احادیث سے ثابت ہے ان کی مغفرت اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی جائے کیونکہ قرآن مجید میں وفات یافتہ مسلمانوں کے لئے دعا کرنے کی تعلیم ہے اور ان کے وسیلہ سے اپنی حاجات کی قبولیت کی دعا کی جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ بنت اسدؓ کی مغفرت کے لئے اور انبیاء سابقین کے وسیلہ سے دعا فرمائی، اور زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اولیاء اللہ سے یہ درخواست کی جائے کہ وہ ہماری حاجت روائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیں اور اس کی اصل نابینا کی حدیث ہے۔ (تبیان القرآن ج ۱، ص ۱۸۷)

(۴) پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں:

نذر اولیاء تین وجوہ سے مباح اور جائز ہے۔ پہلا یہ کہ نذر گزار اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کرے کہ اگر میری مراد حاصل ہوگئی تو اے اللہ تیری نذر فلاں بزرگ کے مزار کے خدام کو دوں گا دوئم یہ کہ کہے بزرگ کو مخاطب بنا کر" یا حضرت آپ جناب الٰہی میں میری اس مشکل کے لئے دعا کریں کہ میری یہ مراد حاصل ہو جائے تو آپ کی طرف سے اس قدر طعام یا نقد جناب الٰہی میں بطور تقدس پیش کروں گا تا کہ آپ کو ثواب ملے، سوئم یہ کہ اس بزرگ کو جناب باری تعالیٰ میں وسیلہ اور شفیع بنا کر عرض کرے الٰہی فلاں بزرگ کے روح کی برکت سے اور بحق اپنی مہربانی اور عنایت ہر دو امر کے اگر میری مشکل حل فرمائے گا تو اس قدر مال آپ کے لیے خیرات کروں گا اور ثواب اس کا

اس بزرگ کی روح کو بخشوں گا۔ الخ (اعلاء کلمۃ اللہ ص ۸۹)

یہاں سے بھی معلوم ہوا کہ

بزرگوں سے استعانت اور استمداد کی یہی دو صورتیں ہیں کہ یا تو ان کے وسیلے سے خدا سے مانگنا یا ان بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کرنا چاہے وہ زندہ ہوں یا فوت شدہ۔

(۵) مولوی فیض احمد گولڑوی لکھتے ہیں:

اہل ایمان و توحید انبیاء، اولیاء، وصالحین کو معبود نہیں مانتے وہ اللہ تعالیٰ کو ہی حاکم اور بادشاہ مانتے ہیں ہاں وہ صالحین کو وسیلہ مانتے ہیں نہ ہی صالحین کو مستحق عبادت جانتے ہیں اور نہ ہی ان کی عبادت کرتے ہیں ہاں ان سے دعا کراتے ہیں یا خود دعا میں ان کے ساتھ محبت کی بنا پر توسل کرتے ہیں۔ (حاشیہ اعلاء کلمۃ اللہ ص ۱۰۴)

آپ کے بزرگ کی خط کشیدہ عبارت کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ استعانت واستمداد کی مذکورہ دو صورتیں ہی جائز نظر آتی ہیں اور بس۔

(۶) پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے

اگر کوئی شخص قبروں کا طواف یا سجدہ کرنے یا اس قسم کی دعا مانگنے اے صاحب مزار میرا فلاں کام سرانجام دو تو بتوں کے پجاریوں کے ساتھ مشابہت پیدا ہوئی جو نا جائز ہے۔ (اعلاء کلمۃ اللہ ص ۶۷)

(۷) مولانا احمد الدین بگوئی لکھتے ہیں۔

(جن کو پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب تذکرہ نے علماء اہل سنت و جماعت لاہور میں اپنے اکابر میں شمار کیا ہے)

والاستمداد والا ستغاثه التی جاء فی الاحادیث فصورتها ان یقول عند مرقد الکامل کالنبی والشیهد والذی بشرله مد حول الجنه یا الٰهی ان هذا الشخص محبوب ومقرب ان فی اعتقادی

فسهل امری فلانا بحبة و بر مه فهى جائزه بلا خلاف فى حضور المرقد وعدمه بهذا اندفع الله التدافع من احاديث الاستغاثه والآيات النافيه لها.

واما ان قال يا نبى الله مثلا فى الحالين اعطى ولداً اوحفظ علم اواشف مريضى اوسهل حاجتى كذا وكذا فقد كفر الخ. (دليل المشركين ص ۱۱۱)

یعنی انبیاء واولیاء سے دعا کی درخواست کے علاوہ مانگنا کفر وشرک ہے۔

(۸) خاتم المفسرین علامہ آلوسیؒ لکھتے ہیں

ان الناس قد اكثر وامن دعا غير الله تعالىٰ من الاولياء والاحياء منهم والاموات وغير هم مثل ياسيدى فلاں اغثنى.

وليس ذلك من التوسل المباح فى شىء والائق بحال المومنين عدم التفوه بذلك وقد عده اناس العلماء وشر كا وان لايكنه فهو قريب منه (روح المعانى بحث آيت وسيله)

یعنی لوگوں نے غیر اللہ سے مانگنے میں کثرت کردی اور وہ اللہ اولیاء میں سے ہیں چاہے زندہ ہوں یا وفات یافتہ۔

مثلاً لوگ کہتے ہیں اے میرے فلاں سردار میری مدد فرمائیں اور یہ بات مباح توسل میں سے نہیں اور مومنین کے مناسب یہ ہے کہ ایسے جملوں کو زبان پر نہ لائیں اور کئی علماء کرام نے اس کو شرک کہا ہے اگر یہ شرک نہ بھی ہو تو قریب بہ شرک تو ضرور ہوگا۔

(۹) شیخ عبدالحق سے وہی دونوں صورتیں جو سیالوی صاحب نے بھی نقل کی ہیں (گلشن ص ۱۵۱ تا ۱۴۴) لکھی ہیں۔

سیالوی صاحب کی کم فہمی

سیالوی صاحب نے آیات کی تفسیر میں مختلف اقوال نقل کیے ہیں کہ ان سے مراد بت ہیں نہ کہ عباد صالحین۔ (ملخصاً گلشن ج ا ص ۴۷۷ تا ۵۰۰)

الجواب:

سیالوی صاحب نہ بھی ہوں تو بھی ہماری تحریر پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ بتوں کی تفصیل پیچھے آچکی ہے کہ مشرکین نے عباد صالحین کے ناموں پر بت تراشتے تھے تاکہ ان بزرگان ملت کی طرف توجہ کا ذریعہ بنیں تو اب بات نکھر کے آجاتی ہے اگرچہ صراحتاً بت ہی مراد ہوں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔

سیالوی صاحب کے اعتراض:

(۱) اگر بت مراد ہوں تو وہ بے حس ہیں جبکہ انبیاء عظام اولیاء کرام تو بے حس نہیں وہ تو حیات ہیں۔ (ملخصاً ص ۴۲۹،۴۸۱)

الجواب:

سیالوی صاحب بتوں کی حقیقت جب معلوم ہو چکی تو پھر معلوم ہو گیا کہ ان کی اصل بھی بزرگان دین وملت ہیں جن کی روحوں سے ان بزرگان دین کے اجسام کو تعلق ہوتا ہے۔ تو پھر آپ کو اعتراض کی ضرورت کیا ہے۔

سیالوی اعتراض

(۲) آصف بن برخیا کتنا بڑا تخت کتنی مسافت سے لے آئے۔ (ملخصاً گلشن ج ا ص ۴۸۰)

الجواب:

(۱) اگر آپ نے نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر اس موقع پر دیکھی ہوتی آپ کو معلوم ہو جاتا کہ اصل واقعہ کیا ہے تو آپ کو معصوم جانا کہ اصل واقعہ کیا ہے انھوں نے

صاف انکار کیا اور لکھا ہے کہ تخت اللہ نے اپنی مہربانی سے وہاں رکھوا دیا، آصف بن برخیا نہیں لے کر آئے۔

(۲) شیخ جیلانی جن کی مخالفت تمہارے لئے دنیا آخرت کے تباہی و بربادی وہ لکھتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۲۳ قدیم)

سیدنا سلیمان علیہ السلام نے آصف بن برخیا کو حکم دیا وہ مجلس سے اٹھا اور سجدہ کیا اور اسم اعظم کے ساتھ خدا سے دعا کی وہ یا حی یا قیوم ہے پس تخت بلقیس ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ (غنیۃ الطالبین عربی ص ۲۱۴ ج ۱ قدیمی)

سیالوی صاحب قوم کو دھوکہ مت دیں آپ نے مرنا ہے اور خدا کے سامنے پیش ہونا ہے اپنی آخرت کی فکر کریں، باقی اپنے مریدوں کو خراب نہ کریں۔ کیونکہ اس کا وبال بھی آپ پر ہو گا۔

سیالوی اعتراض

(۳) موسیٰ علیہ السلام کی طاقت وقدرت یہ تھی کہ ملک الموت کو تھپڑ مارا۔ جبکہ ان بتوں کی طاقت تو کچھ بھی نہیں۔

الجواب:

سیالوی صاحب اس سے کس کو انکار ہے کہ نبی میں اس قدر بلکہ اس سے بھی زیادہ طاقت وہمت خدا کی طرف سے عنایت ہوتی ہے۔ جبکہ آپ کا اختلاف تو اس میں ہے ما فوق الاسباب استعانت غیر خدا سے درست ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کے لئے یہ در بند ہے کہ مافوق الاسباب استعانت وہ بزرگوں سے کریں، مافوق الاسباب استعانت صرف اور صرف خدا سے اور بس۔

اگر آپ بتوں اور انبیاء علیہم السلام کا موازنہ کر رہے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی طاقت زیادہ ہے اس میں کوئی شک نہیں اگر اس سے آپ یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ان سے مدد ونصرت مافوق الاسباب مانگی جائے۔

تو میں کہوں گا کہ خدا کی طاقت وہمت کا اندازہ بھی کوئی نہیں لگا سکتا، انبیاء کے مقابلہ میں اگر اس کی ہمت وقدرت دیکھیں تو اس کے مقابلہ میں ساری کائنات کی ہمت وطاقت وقدرت واختیار ایسے بھی نہیں جیسے قطرہ سمندر کے سامنے ہوتا ہے۔

تو پھر اسی خدا سے کیوں نہ مانگا جائے۔

اگر یہی بات دلیل استعانت تھی تو اس سے بڑی دلیل ہم نے پیش کردی ہے فلہٰذا خدا سے مانگئے نہ کہ غیر خدا سے۔

اعتراض سیالوی

(۴) سیالوی صاحب نے آیات نقل کی ہیں کہ انبیاء علیہم السلام خالق ہیں زندہ کرنے والے ہیں۔اور بت تو خالق نہیں تو برابر کیوں۔(ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۸۱)

الجواب:

سیالوی صاحب آپ کا دماغ لگتا ہے چکرا گیا ہے کہ آپ ان بتوں اور انبیاء میں موازنہ کررہے ہیں۔

یہ بت واقعۃً تخلیق اور احیاء واماتت پر قادر نہیں۔

مگر ان بتوں کی اصلیت پیچھے ظاہر ہو چکی کہ وہ شخصیات اپنے اپنے دور ووقت میں انبیاء وصلحاء تھا جو خدا کی عطا کردہ طاقت رکھتے ہیں۔

اور اللہ نے ان کی بڑی شان بنائی تھی۔

مشرکین نے سیدنا ابراہیم واسمٰعیل علیہم السلام کی تصویریں بنائی ہوئی تھیں۔ (رسائل رضویہ)

ان تصویروں کے متعلق بھی یہی حکم ہے کہ یہ خالق ومالک نہیں تو کیا اس سے آپ انبیاء علیہم السلام کے منکر ہو گئے۔

یہ بات فاضل بریلوی کے حوالہ سے پیچھے گزر چکی۔

باقی انبیاء کرام کا پیدا کرنا وغیرہ صرف ظاہری صورت پر محمول ہے کہ سیدنا عیسیٰ

علیہ السلام صرف پرندے کی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتے تھے خدا اس کو زندہ کر دیتا یعنی اس میں زندگی ڈال دیتا تھا۔

نہ اس سے انبیاء علیہم السلام خالق بنے نہ ہی احیاء الموتی پر قادر ہوئے بلکہ مردوں کا زندہ کرنا بھی خدا ہی کی طرف سے تھا صرف کہنا سیدنا علیہ السلام کا کام تھا اور مردوں کو زندہ خدا فرما دیتا تھا۔

شاید کے اتر جائے تیرے دل میں میری بات

سیالوی صاحب کی بدقسمتی ہے

سیالوی صاحب کا تعلق اس ٹولے سے جو بدفہم بھی ہے بدقسمت بھی ہے جو رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دین متین کی دھجیاں اڑائے خوش قسمت نہیں ہو سکتا۔

سیالوی صاحب نے:

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی عبارت پیش کی ہے۔

کہ نیک لوگ ملائکہ کے ساتھ مل کر تدبیر کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ (ملخصا گلشن ج ا ص ۴۸۵)

الجواب:

سیالوی صاحب پانی سے خدا پیاس بجھانے کا کام لیتا ہے روٹی کو خدا نے بھوک مٹانے کے لئے بنایا ہے اگرچہ موثر خدا ہی ہے۔

اسی طرح اگر کسی ولی سے خدا کوئی کام لے لیں تو اس سے کسی کو کیا اعتراض اور اشکال۔

خدا کے کاموں پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے بلکہ تعمیل حکم ہونا چاہیے۔

سیالوی صاحب اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ:

تم سب کو ان سے مدد مشکل کے حل کے لئے عرض کرنا چاہیے خدا جیسے ملائکہ سے نظام چلوا رہا ہے اگر کسی ولی وغوث قطب سے بھی کوئی کام لے لیں تو کیا حرج ہے۔

آپکی بات شاہ صاحب سے ہرگز ثابت نہیں ہوتی بلکہ سنئے شاہ صاحب کہتے ہیں:

۱)امراض قلوب میں سے ایک وہ شرک باللہ ہے جس میں غیر اللہ سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں۔(خیر کثیر اردو ص ۲۷۷)

دوسری جگہ لکھتے:

۲) قبر کے پجاریوں نے سمجھ رکھا ہے اور وہ اس بات کے قائل ہیں کہ پاکیزہ روحوں کو پکارنا اور ان سے حاجت روائی کی درخواست کرنا سنت اور مستحب ہے حالانکہ اس کے بدترین ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں معصیت اور گناہ کو حلال سمجھا ہے جو کہ کفر کی قسم ہے۔(البلاغ المبین ص ۲۹۵)

اس کو آپ کے جنید زمان مولوی عمر اچھروی نے شاہ صاحبؒ کی تصنیف مانا ہے دیکھئے مقیاس حنفیت:

۳)شاہ صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں ایک حدیث کا ٹکڑا نقل کرنے کے بعد کہ:

یہ جملہ صاف طور پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی سے حاجت روائی کی درخواست کے عدم جواز پر دلالت کر رہا ہے اگرچہ وہ غیر خدا خدا کا رسول ہی کیوں نہ ہو۔(البلاغ المبین ص ۱۰۹)۔

سیالوی صاحب کا مشورہ:

کہ انبیاء و اولیاء کو بتوں پر قیاس نہ کریں۔(گلشن ج ۱ ص ۲۰۹ ملخصاً)

الجواب:

سیالوی صاحب آپ اپنی کتابوں سے شاید بے خبر ہیں قیاس تو دور کی بات ہے۔

آپ تو شیطان کو بھی نبوت کے برابر سمجھتے ہیں۔

دیکھئے:

کوثر الخیرات کا حاشیہ ص ۹۵،۹۶۔

۱) کہ غیر خدا ہونے میں شیطان، ملک الموت، نبی برابر ہیں۔

۲) آپ نے اپنی کتاب تحقیقات میں رحمت کائنات ﷺ کو قیاس کفار پر کیا ہے۔

تفصیل دیکھئے نبوت مصطفے ہر آن ہر لحظہ۔

بلکہ آپ کی اس بات کو آپ کے گھر کے علماء نے منحوس قرار دیا ہے۔

۳) مفتی احمد یار نعیمی نے نبی پاک علیہ السلام کو سانپ سے تشبیہ دی ہے اور لاٹھی پر قیاس کیا ہے۔ (نور العرفان ص ۱۹)

تو کیا آپ ہمیں طعنہ دے سکتے ہیں۔

ہم نے انبیاء علیہم السلام کی شان اقدس کو کہیں نہیں گرایا نہ شیطان پر قیاس کیا ہے اور نہ ہی شیطان کے برابر کہا ہے۔

سیالوی صاحب کی تلبیس:

منافق دو باتیں رکھتے تھے ایک اپنوں کے لئے ایک دوسروں کے لئے۔

سیالوی صاحب بھی نفاق سے معمور ہو کر لکھتے ہیں۔

یہ فرماتے ہیں کہ ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ صرف ان حضرات کی خدمت میں شفاعت کی درخواست ہو۔ تا کہ منافع اور مصالح دلوا سکیں۔ الخ (ملخصا گلشن ج ۱ ص ۴۹۱)

الجواب:

آپ کے روحانی والد صاحب لکھتے ہیں:

صاف ظاہر ہے کہ حضور (ﷺ) ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہے۔ (فتاویٰ افریقہ، برکات الامداد)

سیالوی صاحب آپ جھوٹے ہیں یا آپ کے روحانی والد صاحب۔

آپ یہ اتنی تو جرات نہ کریں گے ان کو جھوٹا کہیں آپ خود ہی جھوٹے اور کذاب نکلے۔

دوسری جگہ بھی آپ کے پاپا جی لکھتے ہیں:

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو

کن اور سب کن ممکن حاصل ہے یا غوث۔ (حدائق بخشش حصہ دوم ص ۸)

سیالوی صاحب اپنا چہرہ اس آئینے میں دیکھیں اپنا حسن قبیح نظر آ جائیگا۔

ہم کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

ماتدعون من دون الله سے مراد اصنام و اوثان ہیں قرآن مجید میں انہیں مونثات قرار دیا ہے۔ الخ (گلشن ج ا ملخصا ص ۴۹۵) آگے لکھتے ہیں:

ان کے معبودات جمادات میں سے تھے جو فقط اثر پذیر تھے، موثر نہیں تھے حق تعالٰی نے ان کو مونث کہا۔ (ملخصا گلشن ج ا ص ۴۹۶)

سیالوی صاحب کے کہنے کا مقصد یہ ہے آیات سے مراد انبیاء و اولیاء نہیں بلکہ بت ہیں لہذا انبیاء و اولیاء سے مانگا جا سکتا ہے۔

سیالوی صاحب اب ہم وہ آیات آپ کو سناتے ہیں جو آپ کے بقول بتوں کے متعلق ہیں مگر ضمیریں مذکر کی ہیں۔ اگر صرف بت مراد ہوتے مذکر کے الفاظ ان کی طرف کیوں منسوب ہوتے۔

۱) ان تدعوهم لا یسمعوا دعاکم. الخ

یہاں ضمیر ھم بقول آپ کے بتوں کے لئے ہے۔ اور یہ ضمیر مذکر ہے۔

۲) وقد اضلو کثیرا ولا تزد الظالمین الا ضلالا.

اس میں اضلو کے اندر جمع مذکر کی ضمیر ہے اور یہ ہے بھی قوم نوح کے بتوں کے لئے۔

۳)فاسئلو هم ان کانوا ینطقون.

یہاں بھی ہم جمع مذکر کی ضمیر بتوں کے لئے ہے۔تو اب آپ کی شیخ الحدیثی کہاں گئی۔

سیالوی صاحب کا طعنہ:

کہ دیوبندی توحید دیکھیں۔

حوائج دین ودنیا کی کہاں لے جائیں ہم یارب۔الخ (ملخصا ص ۵۰۳)

سیالوی صاحب:

(۱) پیچھے ہم آپ کی برادری کا اصول لکھ آئیں ہیں کہ شاعر کی بات پر شرعی نگاہ سے کوئی حد نہیں لگتی۔

(۲) اب آپ اسی شعر کا مطلب سنیے، دین ودنیا کی حوائج سے مراد دینی مسائل آپ بتلاتے ہیں اور دنیاوی مسائل کے حل کے لئے کوئی اچھا سا حل بتلاتے ہیں یا دعا فرمادیتے ہیں۔

بتایئے اس میں کیا جرم ہے۔

سیالوی صاحب بار بار رونا رورہے ہیں کہ مشرکین بتوں سے استعانت کرتے ہیں اور ہم تو صرف توسل اور شفاعت انبیاء واولیاء کرام سے چاہتے ہیں تو پھر کیسے ہم ان کے مقابل ٹھہرے۔(ملخصا گلشن ج ا ص ۵۱۰)

سیالوی صاحب پیچھے باحوالہ بات گزر چکی ہے کہ یہ آپ کی منافقت ہے، آپ کا مسلک کچھ ہے اور یہاں امام اہل سنتؒ کے دلائل کے زور میں آپ بہہ گئے اور آپ کو اپنے مسلک کو بھی خیر آباد کہنا پڑا۔

سیالوی صاحب کا اپنے مسلک سے رجوع

پیچھے سیالوی صاحب کے حوالہ سے ہم نے نقل کیا کہ وہ بتوں والی آیات انبیاء پر فٹ کرنے سے بڑے نالاں ہیں۔جبکہ اب خود کررہے ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کی تفسیر سے

ان تدعوهم لا يسمعوا دعاء كم . الآية

میں عیسیٰ وعزیر ملائکہ کو بھی شامل کیا ہے۔اور آپ نے اپنے فائدے کے لئے۔
اس کو نقل کیا ہے۔

اگر یہ جرم تھا تو بشمول آپ کے قاضی صاحب بھی مجرم ٹھہرے اور وہ سب بھی جو پیچھے من دون اللہ کی بحث میں انبیاء کو شامل مانتے ہیں یا بتوں والی آیات انبیاء علیہم السلام پر فٹ کرتے ہیں۔(گلشن توحید ورسالت ص ۵۱۲)۔

سیالوی صاحب نے آگے بھی یہی کام کیا ہے روح المعانی سے نقل کیا ہے۔

اگر معبود ومستعان جمادات ہوں تو نہ سننا اور غافل ہونا ظاہر ہے لیکن اگر مستعان ذوی العقول میں سے ہو تو اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں مقربین میں سے ہے تو پھر اس لئے نہیں سنتا اور متوجہ نہیں ہوتا کہ ان نعمتوں میں معروف ومشغول ہے جو اس کو حاصل ہیں یا وہ ایسے مقام ومحل میں ہے کہ اس میں موجود ذات کی شان سے یہ نہیں ہے کہ وہ اتنی دور سے پکارنے والے کی پکار سنے جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت میں۔یا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کانوں کو ان بے ہودہ اقوال کے سننے سے محفوظ رکھتا ہے۔(ج ۷ص ۲۶ بحوالہ گلشن ص ۵۲۲)۔

۱) سیالوی صاحب آپ کا اب کیا بنے گا بتوں والی آیت انبیاء پر فٹ کررہے ہیں اور بشمول آپ کے علامہ آلوسیؒ بھی۔

۲)علامہ صاحب کی بات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو دور سے سننے کی طاقت خداوند قدوس کی طرف سے نہیں ہے۔

سیالوی صاحب کا کم علم ہونا

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

اگر تحت الاسباب اور فوق الاسباب کا کوئی فرق نبی ﷺ کی نظر میں بھی ہوتا تو

کافر کی منت و سماجت فرماتے اور عفو و درگزر کا مطالبہ فرماتے۔ (کافر کا تلوار آپ علیہ السلام پر سونت لینا اور آپ کا یہ فرمانا اللہ۔ الخ (ملخصاً ۵۴۰)

الجواب:

سیالوی صاحب تحت الاسباب اور فوق الاسباب کا انکار یہاں سے بالکل نہیں نکلتا یہ آپ کی جہالت ہے اس واقعہ سے استدلال کر رہے ہیں۔

نبی کا یقین تو بہت کامل ہوتا ہے۔

اور نبی الانبیاء کا یقین سبحان اللہ کیا کہنے۔

جب نبی اسباب کی طرف نظر نہیں کرتا تو نبی الانبیاء اس پریشانی میں اسباب کی طرف نظر کیوں کرے۔

اسباب کے درجے میں تعاون لینا کوئی جرم نہیں۔

لیکن جب نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام پریشانی میں اسباب سے مدد نہ لیں تو پریشانی میں نبی الانبیاء مدد کیوں لیں۔ باقی مدد و تعاون لینا اسباب سے ثابت بھی ہے۔

اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اور فوق الاسباب تعاون صرف خدا سے چاہیے اور بس۔

سیالوی صاحب کی جہالت:

علامہ علی قاری کا ارشاد کہ ولی کی نظر تو فاسق کو صالح، جاہل کو عالم کتے کو انسان بنا دیتی ہے۔ (ملخصاً گلشن ج۱، ۵۴۱)

الجواب:

سیالوی صاحب نے سیاق و سباق کو نقل نہیں کیا:

چلو ہم پھر بھی اس کے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں کہ واقعی نگاہ ولی جس آدمی پر پڑتی ہے فاسق و فاجر و جاہل پر تو ولی کا دل خدا سے دعا کرتا ہے کہ اس آدمی کو نواز دے

اور خدا اگر نواز دے تو اس میں کسی کو کیا لڑائی اور جھگڑا آپ بھی پیچھے تو یہی کہتے آئے ہو کہ:

انبیاء اولیاء مشکلیں دور نہیں کرتے بلکہ خدا سے کرادیتے ہیں یہ لوگ حاجتیں پوری نہیں کرتے بلکہ خدا سے کروا دیتے ہیں تو اب کیوں وہ بات بھول گئے معلوم ہوا کہ مشرک کا حافظہ بھی خراب ہوا کرتا ہے۔

سیالوی صاحب کا دجل:

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

جس طرح کی صفت اللہ تعالیٰ کی ہے اس قسم کی غیر میں مانو تو شرک ہے ورنہ نہیں۔ (گلشن ج۱، ۵۴۳)

سیالوی صاحب نے مان لیا کہ مفتی احمد یار نعیمی مشرک ہے کیونکہ اس نے تفسیر نعیمی ج۱، ۵۸ پر لکھا ہے:

کہ نمازی جس طرح خدا کو حاضر و ناظر مانے اسی طرح نبی پاک ﷺ کو بھی۔

تو یہ صفت آپ کے بزرگ نے خدا کی طرح مان لی تو وہ مشرک ہوا یا نہ ہو، آپ ان کو بزرگ سمجھتے ہیں یا نہیں اگر نہیں تو درست ورنہ آپ بھی ان سے بڑے مشرک ہوئے۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر ذاتی طور پر ہے۔ (ملخصا گلشن ج۱ص ۵۴۳)

سیالوی صاحب......آپ کے ہاں:

کل تک خدا کو حاضر و ناظر کہنا گناہ شرک و کفر بے دینی آپ کے مسلک میں تھا اور آج اسلام کیونکر آپ نے بنادیا۔

کیا آپ اپنے اکابر کے فتویٰ کی زد میں آتے ہیں یا نہیں۔

مولوی اختر رضا خان ازھری لکھتا ہے۔

۱) آپ کے امام الطائفہ نے بھی خدا کو ہر جگہ حاضر وناظر کہہ کر اس کی توہین کی ہے۔(انوار رضا ص ۱۱۵)

۲) آپ کے مفتی احمد یار نعیمی نے لکھا ہے کہ ہر جگہ میں ہونا تو رسول پاک کی ہی شان ہے۔(ملخصا جاء الحق ص ۱۶۲)

جبکہ آپ کے مفتی اختر رضا خان ازھری لکھتے ہیں۔

مخلوق کی صفت میں اللہ کی شرکت ماننا کفر ہے۔(انوار رضا ص ۱۱۵) تو آپ حضور علیہ السلام کی صفت میں خدا کو شریک کر کے کافر ٹھہرے۔

سیالوی صاحب دو فتوے آپ کے

آگے چلئے:

ازھری صاحب لکھتے ہیں:

میاں صاحب (شاہ صاحب شہیدؒ) ہر جگہ حاضر وناظر ہونا خدا کے ساتھ خاص بتا چکے اور اس طرح اپنی مزعوم توحید میں روافض سے مل چکے جو حضرت علی کی نسبت حلول کا اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ مشرکین کے بھی مشابہ ہو گئے جو رام کو ہر شے میں رما ہوا جانتے ہیں۔(انوار رضا ص ۱۱۷)

سیالوی صاحب پر کتنے فتوے لگے:۔

۱) گستاخ خدا۔

۲) کافر

۳) رافضی

۴) مشرکین کے مشابہ

آپ بیمار آدمی ہیں اور یہی فتوے کافی ہیں ورنہ آپ کی خدمت میں اور بھی پیش کرتے۔ہمیں آپ کی بیماری کا خیال ہے اور بڑھاپے کا بھی جبکہ آپ کے مسلک کے لوگ آپ کو معاف نہیں کرتے۔

سیالوی صاحب کا اقرار:

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

علماء دیوبند کے اکابر نبی اکرم ﷺ اور جملہ انبیاء علیہم السلام کی حیات کے قائل اور نبی اکرام ﷺ پر اعمال کے پیش کیے جانے اور قبر انور پر صلوۃ وسلام اور عرض ومعروض سننے کے قائل تو پھر غافل وبیخبر ہونے اور قیامت تک نہ سن سکنے وغیرہ کے دعوے کرنا، کس قدر غلیظ وگندہ عقیدہ ہے جو کہ اپنے اسلاف کو بھی گمراہ اور بے دین قرار دینے کے مترادف ہے۔ (گلشن توحید و رسالت ج۱ص ۵۴۵)

سیالوی صاحب کی باتوں سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے:

۱) اکابر علماء و دیوبند انبیاء کی حیات کے قائل ہیں۔

۲) اکابر علماء و دیوبند آپ علیہ السلام پر عرض اعمال کے قائل ہیں۔

۳) اکابر علماء و دیوبند آپ علیہ السلام کے روضہ پاک پر پڑھا جانے والا سلام اس عقیدے سے پڑھتے ہیں کہ آپ سنتے ہیں۔

۴) اکابر علماء و دیوبند استماع عند قبر النبی ﷺ کے قائل ہیں۔

۵) آپ علیہ السلام کے لئے غافل و بے خبر وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنا غلیظ وگندہ عقیدہ وگمراہی ہے۔

سیالوی صاحب ہمارے گھر کی صفائی آپ نے دی بحمد للہ ہم اصاغرین اور اہل سنت وجماعت کے اکابرین آپ علیہ السلام کو صحیح طور پر مانتے ہیں۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ علیہ السلام کو تمام جہان سے استعانت واستمداد کے لئے پکارا جائے اور آپ سنتے ہیں کیونکہ آلوسی کے حوالے سے آپ بھی نقل کر آئے ہو کہ:

ہر جگہ سے سننا یہ ان کی شان کے لائق نہیں ہے تو جو جواب آپ کا ہو وہی ہماری طرف سے سمجھ لیں۔

۲)غافل و بے خبر الفاظ استعمال کرنا جرم و بے دینی و گمراہی ہے تو آیئے اپنے گھر کی خبر لیں۔

۱)نقی علی خان والد اعلیٰ حضرت لکھتا ہے:

نزول وحی سے پہلے احکام شریعت سے جہالت اور دین حق کی طلب و تلاش منافی مرتبہ نبوت کے ہیں۔(الکلام الاوضح ص ۶۷)

یہاں جاہل کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۲)مفتی احمد یار نعیمی لکھتا ہے:

شب معراج میں آپ کو اپنی خاص صفات سے ناواقف پایا تو آپ کو اپنی ان صفات سے خبردار کیا۔(شان حبیب الرحمان ص ۲۱۸)

۳)سعیدی نے غافل پایا کا لفظ استعمال کیا ہے(شرح صحیح مسلم ج ۷، ص ۳۱۰)

۴)انوار رضا میں مولوی اختر رضا خان ازھری نے بے خبر پایا منسوب کیا ہے۔ (انوار رضا ص ۱۴۱)

۵)اعلیٰ حضرت نے موسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی۔ (شعراء)

۶)سعیدی نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے لکھا ہے کہ میں بے خبروں میں سے تھا۔ (تبیان القرآن ج ۱، ص ۲۱۶)

۷)مفتی محمود حسین شائق نے غافل۔ بے خبر وغیرہ الفاظ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منسوب کیا ہے۔(تجلیات علمی ص ۱۹۸۔۱۹۹)

۹)آپ نے بھی اپنی کتاب میں نبی پاک علیہ السلام کے لئے غافل کا لفظ استعمال کیا ہے۔(تحقیقات ص ۱۸۰)

ان سب حضرات کے متعلق کیا رائے ہے۔

سیالوی صاحب کی بوکھلاہٹ:

سیالوی صاحب دلائل سے اتنا پریشان ہوئے ہیں کہ اصل دلائل کا تو جواب آتا نہیں اور بار بار۔

سید احمد شہیدؒ کے خواب پیش کرتے ہیں کہ انہیں نہلایا گیا اور کبھی کہتے ہیں کھجور کھلائی گئی۔

اور کبھی کہتے ہیں کہ:

ان کو فیض دینے کے لئے روحیں لڑ پڑیں۔ (ملخصا گلشن ص ۴۷۱۔۴۷۵)

جبکہ:

(۱) مولوی ابوکلیم صدیق فانی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''عالم رویا کے حالات و واقعات پر شریعت کے احکام نافذ نہیں ہوتے۔''

(آئینہ اہل سنت ص ۱۹۸)

(۲) بریلوی ملک العلماء عطا محمد بندیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''ابولہب کا واقعہ خواب کا ہے جو کسی کو آئی تھی اور خواب حجت اور دلیل نہیں ہے۔'' (تحقیق ایمان ابی طالب ص ۳۸)

(۳) استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ مولوی اختر حسین فیضی مصباحی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''تم نے خواب دیکھا ہوگا، اور خواب کی باتوں کا کیا اعتبار'' (جہان مفتی اعظم ص ۲۰۸)

(۴) مفتی عبدالغفار ثاقب مفتی مدرسہ حمیدیہ گھاٹ، دربھنگ (بہار) لکھتے ہیں:

''خواب کوئی حقیقت تو نہیں۔ ذہنی خلل بھی تو ہو سکتا ہے۔ اس لئے خواب کا کوئی اعتبار نہیں۔'' (مفتی اعظم ص ۴۱۰)

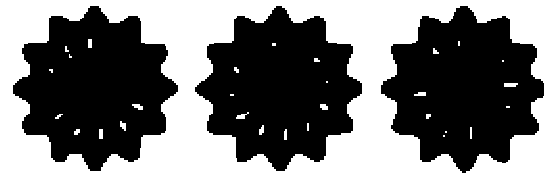
پھر ذرا اس بات کی طرف بھی توجہ دیں کہ سیالوی صاحب نے خوابوں کو گستاخانہ

قرار دیتے ہوئے تکفیر کی طرف جو قدم اٹھایا ہے اس پر بریلوی مفتی غلام فرید ہزاروی سعیدی رضوی سیفی صاحب کا درج ذیل فتوی پڑھیں کہ:

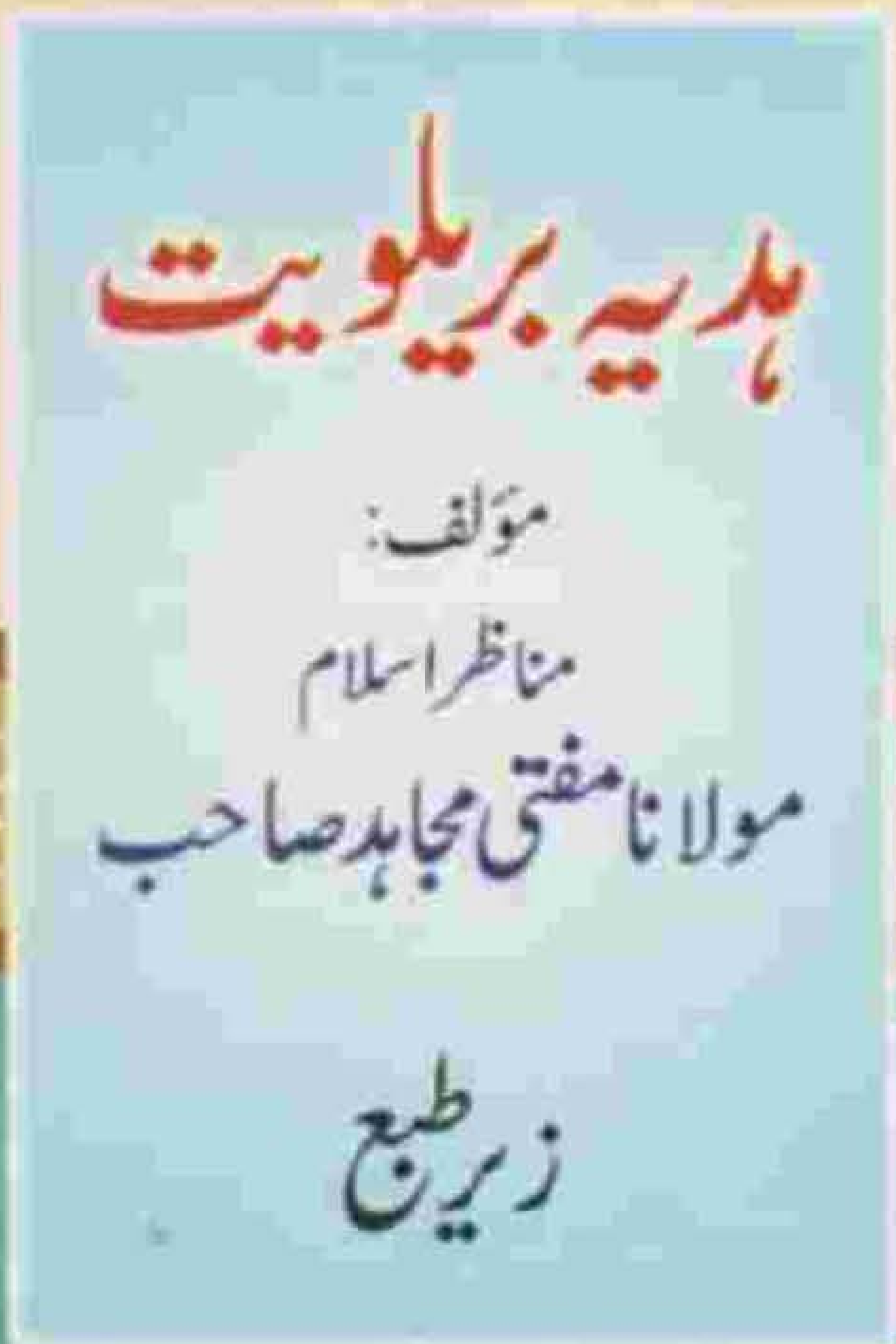
”محض خوابوں کو خصوصا مریدین یا خلفاء کی خوابوں اور انہیں کی تعبیرات کو بنیاد بنا کر کفر کا فتوی لگانا یا ضلالت کا فتوئی لگانا کہاں کی عقلمندی ہے“۔

(سہ ماہی انوار رضا اخوندزادہ مبارک نمبر ص ۴۳۳)

اس فتوی سے سیالوی صاحب عقل سے فارغ اور جاہل ثابت ہوتے ہیں اور حسن علی رضوی اور فیض اویسی نے جو اس طرح کے خواب نقل کر کے تکفیر کے فتوے دیے ہیں وہ بھی اس فتوئی کی زد میں آتے ہیں۔







ادارہ تحقیقات اہل سنت